ماشاء الله لا قوة الا بالله

به توفیق خداوند خرد آفرین مالک زمان و زمین کتاب

گلدسته خرد
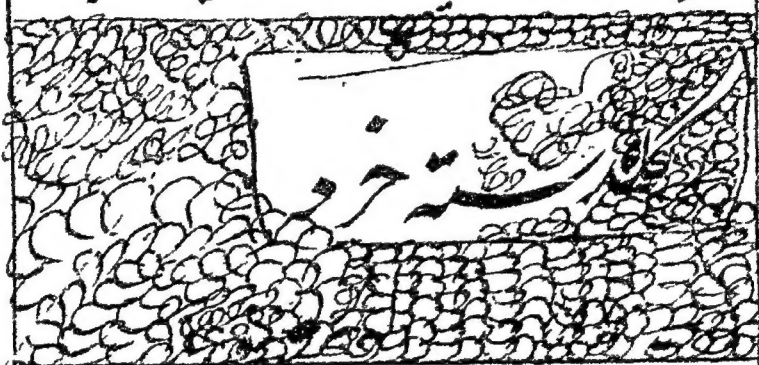
تصنیف مولوی ولی الله علی ابن مولوی محمد علی محمد آبادی متخلص بسیماب باهتمام محمد طالب علیخان

در مطبع محمدی محمد آباد ٹونک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد وثنا وہی خالق ارض وسما ہی کہ جسنی انسان خاکی کو زیور اخلاق سی
آراستہ کر کی عالم مین اپنا خلیفہ بنایا اور درود بیشمار اوسکی رسول برحق حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کہ جنکی ہدایت سی ہر یک کا مونس بنایا اور اچھی
باتوں کا حاصل کرنا معلوم ہوا اور اوسکی آل اصحاب پر ہون ۔ اما بعد معلوم ہو کہ ہر
ملک کے رہنی والوں کا کاروبار مین اپنی زبان کا سمجہنا اور اوسکا لکہنا پڑہنا ضرور ہے
اور بڑی فائدون سی دنیا کی تحصیل علم ہی کہ اوسکی باعث سی اچھی صفتین انسان مین

حاصل ہوتی ہیں اور بہت سی کامیں ہنر ور ہوتا ہی اور علم والا ہر جگہ عزت پاتا ہی اور بعد معلوم

کرنے اچھی باتوں اور زبانوں کی دریافت کی طاقت پیدا ہوتی ہی خصوصاً امرا اور حکام کو علم

حاصل کرنے سی ملک میں رونق اور آبادی زیادہ ہوتی ہی اور نیکنامی قیامت تک باقی رہتی

ہی بی علم سی عدالت اور ملکداری نہیں ہو سکتی اور کاروبار ریاست سی روز ابتری زیادہ ہوتی

ہی سو بنظر ان فائدوں کی امیر ولایت دل جوان بخت گوہر بار مبارک طلعت سعادت آثار گوہر درج

فتوت اختر برج مروت نواب دولت مآب والا شان خلیل اللہ + + + + + + +

امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ

گوشہ جگر و فرزند سعادت اختر حضرت محسن الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ

والی ریاست محمد آباد ٹونک نے حکم فرمایا کہ جو لوگ واسطی حصول استعداد و نوشت و خواند کی کتابیں

اور وہ نے پڑھتی ہیں ہر چند انکو قوت علم کی حاصل ہو جاتی ہی لیکن باعث مضامین ادبیہ

خصوص بفائدہ کی اخلاق سی نصیحت لیتی ہیں اور اگلی حکما اور بادشاہوں کی حالات سے واقف

نہیں ہوتی خصوصاً امرا اور اہل دولت کہ کاروبار ریاست میں اچھی باتوں کے سننے اور اسمیں عمل

انتخاب پہلے باب کا جسمیں بادشاہوں کے خصائل کا بیان ہے

حکایت

کہتے ہیں کہ ایک ظالم جو بنوں سے ایندھن بزور لیتا ۔ اور مالداروں کو فائدہ سے
دیتا کوئی نیک مرد وہاں گذرا اور اوسکا یہہ معاملہ دیکھکر کہا ہے

تو سانپ ہے کہ دیکھے جسکو کرے ہی ڈنگار ۔ یا بوم ہے کہ بیٹھا جہاں ہووے جا اجاڑ ۔ قطعہ ہر دو ہنر اگر ہمیلا ہمیں
ہمارا حق پہ چلتا نہیں کسیکا زور ۔ مت چلا زور اہل عالم پر + + + تا خدا پر نہ لاوے تیرا زور

حاکم نے اوس نیک مرد کے باتوں سے رنجیدہ ہو کر اوسکے طرف سے
منہ پھیر لیا اور اون باتوں پر کچھ التفات نکیا = ایک رات اوسکے باورچی خانہ
سے آگ لکڑیوں کے انبار میں جا لگی اور اسکا سب مال و سامان
جلا دیا اور بجائے بستر نرم خاک گرم پر اوسکے فرش ہوئی اتفاقاً وہی
نیک مرد اوسپر گذر رہے دیکھا کہ اپنے یاروں سے کہہ رہا تہا کہ یارو میں
نہیں جانتا یہہ آگ کہاں سے میری گھر میں آ لگی اونہیں نیک مرد نے
جواب دیا کہ یہہ آگ فقیروں کے دلکے آہ سے ہوئی

قطعہ

بہت حذر کر آہ دل ریش سے ۔ رہیگا ستانیکا انجام شر ۔ ستا نت اگر ہو سکے کسیکا دل
جہاں آہ میں ہوئے زیر و زبر ۔ قطعہ ہزاروں سال اسطرح گر دنیا میں ۔ ہماری رہیگی مدام خوش خاطر

یہ سفر جیسا ملا ملک سکو اور ریں ملیگا اور سکو ہمیشہ اسیطرح اخر

فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ ادمی ظلم سے بچے کہ انجام ظلم کا برا ہوتا ہے

حکایت

کسی بادشاہ نے ایک بے قصور کے قتل کا حکم دیا اس بیگناہ نے عرض کی کہ اے بادشاہ سبب اپنی غصہ کے مجکو مت ستا کہ یہ عذاب تیرا مجپر ایکدم میں گذر جائیگا اور وبال اس ظلم کا تجپر ہمیشہ رہیگا رباعی

دنیا میں سمجھ عمر کو مانند ہوا | نابود ہی سب عیش و غم شاہ اور گدا
ظالم نے یہ سمجھا کہ کیا ظلم ستم | گردن پہ رہا اسکے اور مجپہ گذرا

بادشاہ کو اسکی یہ نصیحت پسند آئی اور خیال قتل سے باز آیا اور اسکی تقصیر سے در گذرا

فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اچھی بات اور نصیحت کو غصہ میں مان لینا چاہئے تا آخر کو برائی میں نہ واقع ہو

حکایت

ایک شخص نوشیروان عادل کے پاس خوشخبری لایا کہ میں نے سنا ہی تیرے فلانے دشمن کو خدا تعالی نے دنیا سے اوٹھا لیا نوشیروان نے اسکے جواب میں کہا کہ کیا یہ بھی تو نے سنا کہ مجکو چھوڑ دیا

دشمن اگر مری تو نہ ہو شادمان کوئی | اپنی نہیں رہیگا بھلا جاودان کوئی

چند روزہ زندگی کے واسطے کسی کے نقصان پر خوش نہ ہونا چاہیے

حکایت

کسرا کے گہر میں چند حکیم کہ اوسکے وزیر تھے کسی کام کا مشورہ کرتے تھے حکیم بزرجمہر سب میں سردار تھا
درمیان اونکے خاموش تھا اور سبوں نے پوچھا کہ تم اپنی صلاح کیوں نہیں ظاہر کرتے
بزرجمہر نے کہا وزیر لوگ مانند طبیبوں کے ہوتے ہیں اور طبیب سوای بیمار کے دوا نہیں دیتا جب میں
سبکی صلاح اور رای ٹہیک اور اچھی سمجھتا ہوں تو اوس میں مجھکو دخل دینا عقل سے خلاف معلوم ہوتا ہے

مثنوی

جو میری دخل بن بنے کوئی کار	مجھے کہنا نہیں اوس میں سروکار
اگر دیکھوں کہ نابینا ہے اور چاہ	وہاں گر چپ رہوں تو ہوں گنہگار

فائدہ اپنی جان چلانے کو غیر سے اچھی لگار دکھریا

انتخاب باب دوم در اخلاق درویشان

حکایت

لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ تمنے ادب کس سے سیکھا لقمان نے کہا بے ادبوں سے لوگوں نے
کیا کسطرح انہوں نے کیا مجھکو جو کام اونکا ناپسند آیا میں اوس سے پرہیز کیا + + + + +

قطعہ

نہیں یہ کھیل سے کہتی کوئی بات	کہ پند اوس سے نہ لیوے مرد عاقل
اگر حکمت کے سو باتیں کہیں تو	تو لغو و کھیل سمجھے اوسکو جاہل

انتخاب تیسرے باب کا قناعت کی خوبیان

حکایت

مصر میں دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا تھا اور دوسرا مال جمع کرتا تھا آخر کو وہ علامہ ہوا اور یہ عزیز مصر بنا پس تونگر اوس عالم کو حقارت سے دیکھا کرتا اور کہتا میں دولت کو پہنچا اور یہ اسیطرح حقیر رہا اوسنے کہا اے بھائی میں خدا کی نعمت کا بڑا شکر کرتا ہون کہ علم جو میراث پیغمبرون کی ہے مجھکو ملی اور تو وارث ہامان اور فرعون کا ہوا کہ وہ بھی مصر میں حکومت کرتے تھے

مثنوی

میں وہ چیونٹی ہوں جو پاؤں ملی جاؤں	نہ وہ بھڑ ہوں کہ کاٹوں اور رلواؤں
ادا کیسی ہو یہ شکر باری	کہ طاقت دل دکھانے کی نہ پائی

فائدہ جس شخص سے کسی کو رنج نہ ہووے وہی بہتر ہے

حکایت

دو فقیر خراسانی ہمراہ رہا کرتے ایک ضعیف کہ دو دن میں ایکبار کہاتا اور دوسرا قوی کہ ہر روز تین بار کہاتا کسی شہر کے دروازہ پر جاسوسی کی علت میں پکڑے گئے دونوں کو ایک مکان میں بند کر کے دروازہ چنوا دیا بعد دو ہفتہ کے کہ بیقصوری اونکی ثابت ہوئی دروازہ کہولکر دیکھا کہ قوی مر گیا ہے اور ضعیف زندہ لوگوں نے اس بات سے تعجب کیا ایک حکیم نے کہا قوی مر جاتا تعجب نہیں

چوتھا باب کم بولنے کے فائدو ں مین

حکایت

جالینوس نے ایک بیوقوف کو دیکھا کہ کسی دانشمند کا گریبان پکڑے بے حرمتی کر رہا تھا
کہا اگر یہ دانشمند حقیقت مین سمجھدار ہوتا تو معاملہ اوسکا نادان سے یہانتک نہ ہوتا

دو عاقل مین کبھی ہوتے نہین جنگ | کہ دانا کو ہی احمق سے سدا ننگ
اگر غصہ سے نادان بد کہیگا | تو دانا اوسکے دلداری کریگا
دو صاحب دل نگہ رکھتی ہین اک بال | اگر دو جاہل ہوں اوسمین کہی بال
وگر دونو طرف جاہل ہون برہم | تو رکہدین توڑ کر زنجیر ایکدم
کسی اچھی کو دی بد شہدے نے دشنام | تحمل کرکے بولا اچھی خوش انجام
مین زائد اوس سے ہون جو کچھ کہا ہے | کہ تو میری بدی کیا جانتا ہے

فائدہ اگر آدمی بطریق انصاف اپنی بری باتون کو خیال کرے تو کبھی کسی کے کہنے سے کبھی رنجیدہ نہ ہو

انتخاب ساتوین باب کا تربیت اور تعلیم کی فائدو ں مین

حکایت

ایک حکیم لڑکون کو نصیحت کرتا تھا باپ کے کمال اور ہنر سیکھو اور سیکھا عمر

بہت فضول ہے کہ اگر دولت بھی ہو تو ملک و مال دنیا لائق اعتبار نہیں اور جیسا چاند ہے
مشکل ہی ہوتا ہے اسے دیا جو سب لیجاتا ہے یا خود انسان چند روز و ضیع جاہے
کر دیتا ہے اور کہا لیتا ہے اور ہنر اور کمال وہ چشمہ جاری ہے اور دولت پائیداری ہے کہ اگر
اگر ہنر والے کو دولت ظاہری جاتی رہے تو بھی اوسکو غم نہیں ہوگا کہ ہنر و کمال خود بڑی دولت لاینزال ہے
جہاں جائیگا اوسکی قدر اور عزت ہوگی اور بڑی جگہ بیٹھیگا اور اپنی کمال سے کہاتا پیتا رہیگا
اور بے ہنر بعد فقر کے بھیک مانگیگا اور لٹکا بیٹھیں اور کہا ہوگا شعر

مشکل ہی بعد دولت لوگون کا حکم اوٹھانا آرام ناز کر دولت کا رنج اوٹھانا

قطعہ
شاہ میں جبکہ اقتدار ہوا ہر کوئی رنج میں خراب ہوا
تھا خردمند جو کہ دیا تھے وہ دولت سے کامیاب ہوا
اور جیسی وزیر کے احمق اونکا محنت سے یا دل کمزور ہوا

فائدہ لیاقت ہنر صاحب کمال ہر جگہ پوچھا جاتا ہے اگرچہ فقیر ہو اور نا سمجھ
بے کمال خراب رہتا ہے اگرچہ امیر ہو

حکایت

ایک عالم کسی شہزادے کو پڑھاتا تھا اور مارتا اور غصہ بہت کیا کرتا ایکبار شہزادہ
نے کمال رنجیدہ ہوکر اپنی باپ سے شکایت کی اور بدن کہولکر مار کے داغ دکہلا دیے باپ
اوسکا یہ حال دیکھکر بے صبر ہوا استاد سے بلا کر کہا جو بیٹے لڑکوں کو تم اتنا نہیں مارتے

شہزادی کو مارتے ہو اسکا کیا سبب ہے - اوستاد نے کہا سو جگہ بات کہنا اور
بہت سے کام کرنا ہر کسیکو چاہئے - خاص کرکے بادشاہون کو اسکا لحاظ سب سے زیادہ لازم ہے واسطے
کام اور کلام جو منہ اور زبان سے صادر ہوتا ہے لوگون مین مشہور ہو جاتا ہے اور عوام کی قول و فعل
کو کوئی خیال نہین کرتا کہ کیا لیا اور کیا کہا

قطعہ

قصورون مین اگر سب ہون — کسیکو حال ہی اوسکے نہین کام
کہی گر بادشاہ ایک بات ولے — تو سب ملکون مین ہو جاتا ہے بدنام

پس شہزادون کے استادونکو واجب ہے کہ اپنی آقا کی اولاد کو خوب ہنر دین اور اچھی
طرح سے نیک اخلاق سکھا دین کہ حق تعالی اونکو دور دور سب مین نامور کرے اور

قطعہ

جو ہو نیکی کو کبھی بہت تعلیم اوتنی ضرور نہین
جب نہ سیکھی ادب لڑکپن مین — ہو جوانی مین اوس سے راحت دور
شاخ تازہ کو جیسے چاہی پھیر — خشک سیدھی ہو آگ سے مجبور

بادشاہ اوس حاکم کی خیرخواہی سے راضی ہوا اور یہ جواب پسند کیا بہت خلعت اور انعام
دیا اور اوسکا منصب بڑھایا فائدہ - اوستاد کے مار اور غصہ عزت اور دولت کا
سبب ہے اور خوشامد گو لوگ تعریف دولت جواری کا باعث

حکایت

کسی بادشاہ نے اپنی لڑکے کو اوستاد کی پاس بٹھایا اور کہا اسکو ایسا تعلیم کرنا

جیسے یہاں ہی کمہار و سنار وغیرہ او سپر اکسیاں تک محنت کی کچھ پایا وہ نہ ہوا اور لوس عالم کا بنا علم اور
فضل میں کامل ہوگیا پادشاہ استاد پر خفا ہوا او پوچھا خلاف وعدہ کیوں کیا ارسطو نے عرض کی
کہ ای خداوند ملک جان لی کہ تعلیم میری سبکو برابر تھی لیکن طبعتیں مختلف تہیں قطعہ

سیم و زر گر نکلی ہر کان سی ۔ پر نہیں ہر کان میں یہ سیم و زر
ہر کہیں ہوتا ہی پیدا اسپغول ۔ پر نہ ہر گہری میں خوشبو کا اثر

فائدہ ہونہار عالی ظرف کمال و ہنر پر رغبت کرتا ہی اور جیسی
قسمت میں جاہی ہو وہ نکمی باتوں پر دوڑتا ہی

حکایت

سنا میں نے ایک پیر اپنی مریدسی کہتا تہا کہ جسقدر آدمی کو روزی کا خیال ہوتا ہے
اگر روزی دینی والے کا ہوتا تو فرشتوں سی بڑہ جاتا قطعہ

خداوند میں تجکو او سپر نہ بہولا ۔ کہ ناچیز پانی میں نطفہ تہا مدہوش
تجہی دی جان طبع و عقل و ادراک ۔ دیا حسن و کلام و فکر اور ہوش
ہتیلی میں جما بیں اور انگلیاں دس ۔ دیے دو تجکو بازو پر سر و دوش
سمجہتا ہی بہلا ای بیوقوف اب ۔ کہ کر دیوی گا وہ تجکو فراموش

فائدہ ہر لحظہ آدمی خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانکر اوس سے ڈرا کری

حکایت

ایک امیرزادی کو دیکھا فلسفی کہ اپنی بات سے فقیر پر دھمکی کرتا ایک فقیر کی لڑکی ہی جھکر اکڑ رہا کہ صندوق
میری بات سے صندوق کا سنگین ہے اور قبر میرا رنگین اور فرش سنگ مرمر سفید ہے کا اور قبر تیری کی دو اینٹین حسن
ہوئی ہیں اور تیری بات سے قبر کس کام کی وو انشین رکھ لیتی ہے وہی ہی فقیر زادی بی بیہ سنکر
کہا تیرا باپ ہات اس بوجھ میں سست لکلیگا میرا باپ جنت میں پہنچ جا سکیگا
جیہ امتحان و لادو لیوین بار + گیتی و ارام ہی کسری گرفتار قطعہ رنج فاقہ یہ او بھی ہی بیان ہر فقرا
وقت مرنیکی سفر اونکو سکسار ہوا + جو جیا وو نعمت میں تن آسانی سی موت کا وبال سر اوسی ہی جو دشوار ہوا

قید ہستی کو جو قید کی ریا یاد + ایسی عالم ہی خوشتہ گرفتار ہوا

فائدہ آدمی وہ کام کری کہ بعد موت کے راحت پاوی اور سب اوسکو اچھا کہیں ++

آٹھوان باب آداب صحبت کی بیان میں

نکتہ

مال واسطی آرام زندگی کی ہی نہ زندگی واسطی جمع کرنی مال کی کسی عاقل سی پوچھا کہ نیک بخت کون
شخص ہی اور بدبخت کون اوسنی کہا نیک بخت وہ ہی کہ کماوی اور کھاوی اور بدبخت وہ ہی
کہ کماوی اور چھوڑ جاوی فائدہ یعنی اپنی دین و دنیا دونو بناوی حکمت داود بیون
نی محنت بے فائدہ اوسکا پایا ایک جنی جمع کیا اور نکھایا دوسرا جنی سیکھا اور عمل نکیا

مثنوی علم اگرچہ تجھکو بہت نہایت ہے + گر نہیں ہی عمل تو خسارت ہے + وہ نہ عالم ہی اور نہ دانشمند

بلکہ ہی وہ لدا کتابین جسپہ + ایسی احمق کو کیا ہی اوسکی خبر + اوسپہ لکڑی ہی یا کتاب یا دفتر

فائدہ

علم پڑھکر اوسپر عمل کرنا چاہیے کیونکہ علم سکھنا واسطے عمل کرنے کے ہی نہ واسطے جمع کرنے کے فرد

+ پڑھکر جسنے عمل نکیا + اوسنے جوتا بیل چلا +

یعنی جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا تو علم بیفائدہ ہی جیسے عالم بےعمل اندھے مشعلدار کے ہی

کہ اور کو راہ بتاتا ہے اور خود راہ نہیں پاتا +

بیت بیفائدہ جسنے وقت کھویا + کچھ نہ خریدا زر دیا +

پند ملک دانا اہلکاروں سے بنتا ہی اور دین پرہیزگاروں سے رونق پاتا ہی بادشاہ عقلمند

کی صلاح کی بہت محتاج ہین اور عقلمندوں کو بادشاہوں کی صحبت کی اتنی احتیاج نہیں

قطعہ

مان نصیحت مری ای پادشاہ + اگرچہ نہیں ایسی کتابوں مفید

غیر عقلمند کی مت کام کو دے + گرچہ نہ عاقل کو ہی خود پسند

فائدہ جس امیر کے مصاحب شریف عقلمند لکھے پڑھے ہوتے ہیں اوسکا

ملک مال اور نام و اقبال ہمیشہ زیادہ ہوتا ہی

حکمت تین چیزین بی تین چیزون کی باقی نہین رہتین مال بی تجارت
کے اور علم بی بحث کے اور ملک بی عدالت کے قطعہ

لازم ہی تجکو بات عنایت سی کہہ کبہو | تا مفت ہر کوئی تیرا اگر غلام ہو
غصہ سہی ہو کبہو کہ کہلانا بہت شکر | بی فائدہ ہی جب کبہی اتر شی کا کام ہو

فائدہ لطف و غضب اپنی موقع سی چاہیی حکمت رحم کرنا
بدون پر ظلم ہے نیکون پر اور بخشنا ظالمون ہی ظلم ہے غریبون پر شعر

خست پر تجہی کبہی گر اپنی چشم رحمت ہو | تو تیری مال رہین اسکو امید شکر کت ہو

فائدہ ہر آدمی کو اوسکی حیثیت اور کام کی موافق رکہنا چاہیے
پند ہر بہید اپنا دوست سی مت کہو اگرچہ وہ کمال دوست ہو
کہ نہین معلوم شاید وہ کبہی دشمن ہو جاوی اور جہان تک ہو سکی
بی تکلیف دشمن کو مت پہنچا امید ہے کہ کبہی دوست ہو جاوے
فائدہ دنیا کی باتون کا کچہہ اعتبار نہین انجام پر نظر رکہنا
چاہیی پند قطعہ

خاموش رہنا خوب ہی اس سے کہ دل کا بہید
ظاہر کسی سی کر کی یہہ کہنا کہ مت کہو
ای کم سمجہہ تو پہلی سے چشمہ کو بند کر
جب بہر گیا تو پہر نہ کسی سے وہ بند ہو

فرد
بات پوشیدہ وہ نہ زیبا ہو
جو سخن پر تلا نہ کہنا ہو

فائدہ اپنا بہید بن کبہی مشہور
نہین ہوتا سو جبتک چہپ سکی چہپاوی حکمت جو دشمن کمزور ہو کر

خوشامد کری اور دوستی جتلاوی مقصود اوسکا یہی ہی کہ کسی داؤن سی
تجھپر غالب ہو کہ عقلمندون نی کہا ہی جب دنیا کی دوستون پر اعتماد
نہین تو دشمنون کے خوشامد پر کون بہروسا کری اور جسنی چھوٹی
دشمن کو حقیر جانا اوسکی یہہ مثل ہی کہ تہوڑی آگ کو بجہا جانا **قطعہ**

آگ کو چاہیی پہلی ہی بجہائے　　　جبکہ پہیلی تو جلادی وہ جہان
مت چھوڑ کہ چڑہادی کمانکو دشمن　　　جسدم کہ ہوا قتل وسزا کی شایان

فائدہ جسسے کبہی دشمنی ہوئی ہو اوسسے انسان ہمیشہ ہوشیار
رہی **حکمت** جو شخص تیری دشمن سی موافق ہو تو وہ تیری دوستی مین مخالف
ہے **شعر** اوٹہا اوسکی یاری سے تو پہلی دست　　　تیری دشمنون سی جو رکھی نشست

فائدہ آدمی ایکطرف ہو اور ایک کا ہو رہی پسند جب کسی کام مین
تجھی تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ اوسکی کرنی مین تیرا آزار نہو **فرد**

جو نرمی کی لائق ہو نکہہ سخت اوسی نہار　　　جو صلح کری جنگ نہین اوسسے سزاوار

فائدہ یعنی جسکام مین فائدہ اور نقصان دونو متصور ہون تو فائدہ
کے جانب قبول کری **حکمت** جو شخص کسی ظالم کو ماری تو گویا اوسنی
ایک مخلوق کو بلاسی چھوڑایا اور اوسکو عذاب آخرت بچایا **قطعہ**

پسندیدہ ہی بخشایش و لیکن　　　نہ کہہ تو زخم پر ظالم کی مرہم
بجانا جسنی رحمت سانپ پر کے　　　کہ ظلم اوسنی کیا لوگو پہ ہردم

فائدہ عدل مین سبکو راحت ہی حکمت ہر وقت کی غصہ سی تو
اور ناامید ہو جاتی ہین آدمی بی موقع لطف کرنی سی ہیبت اور خوف جاتا
رہتا ہی نہ اتنی سختی کر کہ تجھسی لوگ ناامید ہون اور نہ اتنی نرمی کہ تجھپر دلیر ہون ابیات

عتاب و کرم دو نوانی ہین کار	کہ مرہم رکہی زخم پر ہوشیار
نہ غصی کیے عادت کری ہوشمند	نہ حلم اسقدر جس سی پاوی گزند
کہ بڑہ کر نہین حد سی لایق عتاب	نہ کم کر عنایت کہ ہو کامیاب

فائدہ جیسا موقع دیکہی ویسا کری تا بدکار ڈرتی رہین اور نیکوکار آرام پاوین

نظم یہہ بولا باپ سی کوئی خردمند	کہ تو تعلیم کر مجکو کوئی پند
کہا تو حلم کر ہر جا پہ ای جان	مگر مت کیجیو ظالم پہ احسان

حکمت دو آدمی دشمن دین و دنیا کی ہین ایک بادشاہ بی رحم دوسرا

بزرگ بی علم شعر	نہین لایق ملک وہ بادشاہ
کہ فرمان حق جو نہ لاوی بجا	فائدہ یعنی ان دونو کی ہر جگہہ

خرابی ہی حکمت جسکی خو بد ہو تو گویا وہ ایسی بلا مین گرفتار ہی کہ نہین

جاوی اوس سی چہوٹ نہین سکتا شعر	بلا سی چہوٹ کی بدخو گر آسمان پہ جاوی
مگر وہان بہی تو خوی بد اوسکی ہی عین بلا	فائدہ بری عادت والا

کہین آرام نہین پاتا حکمت جب دشمنون مین پہوٹ پڑی تو تو
اپنا خاطر جمع رکہہ اور جب اونمین اتفاق ہو تو اپنی خرابی سی ڈر قطعہ

خوشامد کر ۲

خوشی سی دو سلطنون مین شادمان ہو	جو دیکھی دشمنون مین اپنی تو جنگ
وگر ہون وہ موافق اور یکدل	تو آمادہ ہو محنت پر بفرہنگ

فائدہ دولت اتفاق سی اور خرابی نفاق سی حاصل ہوتی ہی
حکمت جب دشمن ہر طرح سی تہک جاتا ہی تو دوستی شروع کرتا ہی
اور دوست بن کی وہ کام کرتا ہی کہ کوئی دشمن نکر سکی فائدہ
ہر دوست لایق اعتماد نہین کہ اوسکو محرم اسرار بناوی پند دشمن کا
فریب نکہانا چاہیی اور خوشامد والی کی تعریف پر نہ پہولنا چاہیی کہ وہ
فریب کی واسطی جال لگاتا ہی اور یہہ اپنی نفع کی واسطی تجکو خراب
کرتا ہی فائدہ آدمی اپنی تعریف سی دلین نہ پہولا کری پند
احمق آدمی تعریف سی خوش ہوتا ہی جیسی دہونکنی کہ خالی ہوا سے
موٹی ہوتی ہی

قطعہ

خوشامد گو سی مت تعریف سن تو	کہ اپنی نفع کو کہتا ہی یہہ سب
کبہی گر وہ مراد اپنی نپاوی	تو تیری ہی عیب پر کہولیگا پہر لب

فائدہ جو بات آپ مین اچھی نہو تو اوس تعریف سی خوش نہوا کری کہ وہ حقیقت مین بیوقوف
بنتا ہی حکمت بہت بولنی والا جبتک جواب نہین پاتا خاموش نہین ہوتا

شعر

نہ مغرور ہو اپنی تقریر کا	نہ اس طرح اور سست تدبیر کا

یعنی بی قائل ہوی ہی نہین پاتا حکمت ہر شخص آپکو عقل مین سب سی

برا جانتا ہی اور اپنی بیٹی کو سب سی خوبصورت سمجھتا ہی قطعہ

کوئی یہود و مسلمان بحث کرتی تھی	کہ اوس خیال مین اب تک مین دل پریشان ہون
کہا یہ طنز سی مسلم نی گر قبالہ میرا	جو سچ نہو وی تو بس اور یہود یکسان ہون
کہا یہود نی توریت کی مجھی ہی قسم	جو جھوٹ بولون تو تیری طرح مسلمان ہون
اگر تمام زمانی سی عقل گم جاوے	تو یہ گمان نکریگا کوئی مین نادان ہون

فائدہ جو غیر کہی اوسکا اعتبار ہی حکمت دو آدمی ایک رکابی مین کہا لیتی ہین اور دو کتی ایک مردار پر اچھی نہین ہوتی حریص کو اگر نعمت جہان کی ملی تو بہی اوسکا پیٹ نہین بہرتا اور قناعت والا ایک روٹی سی

خوش ہو جاتا ہی سیر	پیٹ کی بہوک تو جاتی رہی اگر روٹی سی
اور دنیا کی یہ نعمت سی بہری حرص کی کا	سنو می مجہی میری پدر نی وقت رحلت
گئی عالم سی یہ کہکر نصیحت	کہ خواہش آگ ہی کر اس سی پرہیز
اگر دوزخ کی آتش آپ پر تیز	نہین اوس آگ اوٹہانیکی تجہی تاب
تو مار اوس آگ پر تو صبر کا آب	فائدہ آدمی قسمت پر راضی رہی

پند جو شخص با وجود قدرت کی نیکی نکری تو بمقدوری کی حالین رنج اوٹہاتا ہی شعر

سستانی سی بدتر نہین کوئی کار	کہ اوسکا نہو کوئی محنت مین یار

فائدہ جو سستی تو لوگون کا کام نکالدی کہ تیرا بہی کام خدای تعالے بند نکری حکمت صبر سی انسان مطلب کو پہنچتا ہی اور جلدی سے

گری ہی سر کی بل گرتا ہی مثل وہی
کہ منزل مین رہا جو تیز دوڑا
شتر آہستہ شب منزل پہ آیا

یہہ دیکھا اپنی آنکھون سی تماشا
بہت چالاک گھوڑا ہو گیا سست
فائدہ کوئی کام بنی سوچی

نکیا کرے ہر چند نادان شخص کے حق مین یہی بہتر ہی کہ چپ رہا کری لیکن اگر اتنا سمجھتا تو بیوقوف کیون ہوتا اور اپنا عیب بولکر خود نکھولتا قطعہ

جو لیاقت نہو تو ہی بہتر
آدمی کو زبان کری ر سوا
ایسا کوئی باتین گدہی کو تہا سکہاتا
کہا ایک اوس سی عاقل نے کہ نادان
نہ سیکہین تجہسی یہہ باتین بہایم
اشعار سوچ کی جو شخص نہ دیوی جواب
یا تو کہو بات کو با عقل و ہوش

آدمی مونہہ مین بند کرلے زبان
جیسی پہلی مغز میوہ اہی نادان
اسی محنت مین دل اپنا دکہلاتا
یہہ کیون بیفائدہ کہوتا ہی توجان
تو اسنی سیکہہ خاموشی کو دائم
اوسکا ہمیشہ ہو سخن ناصواب
ورنہ رہو مثل بہایم خموش

فائدہ نادان کو ہر چند سمجھاؤ کہنا نہین مانتا پند جو بڑی عالم سے بحث کری اپنا علم جتلانی کو تو یہی دلیل اوسکی بی عقلی کی ہے

فرد بڑا عالم جو کوئی بات بولے
تو کم علم اوسمین ہرگز لب نکہولے

فائدہ اپنی بڑی سے مقابلہ کرنا ذلیل کرتا ہے حکمت بری صحبت کے بیٹھنے والے کو بھلائی نہین ہوتی ابیات

دیو کا گر فرشتہ یا ہی	تو یہہ ویسا ہی نابکار سنے
خیر بدی بد سی کچہہ نہو حاصل	گرگ بکری نہووی اہی عاقل

فائدہ عقلمند کو چاہیی کہ بد صحبت سی بچی بہت بد لوگون کا چہپا عیب مت کہولا کرے کہ وہ بدنام ہوون گی اور پہر تجہپر کوئی اعتماد نکریگا فائدہ ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ بیان نکرنا چاہیی حکمت اگر ہمیشہ شب قدر ہووی

تو کچہہ قدر اوسکی نرہتی شعر	ہر سنگ اگر لعل بدخشان ہوتا
تو مول بہت لعل کا ارزان ہوتا	فائدہ آدمی اپنی وضع اور

عادت نچہوڑی حکمت ہر خوبصورت باطن میں اچہا نہیں ہوتا اظہار

باطن کا ہی نہ ظاہر کا قطعہ	سمجہہ سکی ہی تو اگر نہین حال مردم کو
کہ اسکا مرتبہ کیسا ہی اور کتنی علوم	بگر کسی کی نہ باطن پہ اعتماد کری
کہ خبث نفس نہیں ہووی یہ الہام معلوم	فائدہ خوشامد کی باتون سی

ہر کسی کو اپنا دوست نجانی حکمت بی ہنر لوگ جو امیر کی پاس ہون ہنرمند اور عاقلون کو پاس نہیں آنی دیتی کہ آپ بیقدر نہو جاوین جیسی بازاری کتا شکاری کو دیکہکر بہونکتا ہی اور پاس نہیں آسکتا فائدہ امیر چغلخورون کو مونہ لگاوی حکمت اگر پیٹ نہوتا تو کوئی مرغ جال مین

نہ پہنستا بلکہ کوئی شکاری جال نہ لگاتا	قید و زنجیر دست و پاہے شکم
اور شکم بندہ کو خدا ہے شکم	فائدہ آدمی پیٹ کی واسطی

برائی مین گرفتار ہوتا ہی حکمت عقلمند کے بات اگر بیہودہ لوگ نہ سُنا
کرین تو تعجب نہین کہ ستار کا آواز ڈہول کی شور مین سُنائی نہین
دیتا اور مشک کی خوشبو لہسن کی بدبو سی دب جاتی ہی مثنوی

کرین جسوقت احمق شور و غوغا	تو عاقل شرم سی ہوتی ہین خاموش
نظر کر تو کہ شور ایک بانسلی کا	نہ آوی ڈہول کی غوغا سی تا گوش

فائدہ عقلمند ظاہر مین خوار و غریب ہوتی ہین حکمت ہوتی اگر گہورے
مین ہو تب بہی اوسکی قیمت نہین جاتی اور گرد اگر آسمان پر چڑہ جاوی
تب بہی بیقدر ہی لیاقت بی تعلیم کے نہین آتی اور نالایق کا تعلیم کرنا
بیفائدہ ہی اگ سی راکہہ بہتر ہی اس سبب سی کہ پہلی اگ تہی اور وہ سب سی
اوپر ہی لیکن جب راکہہ ہو گئی تو کچہہ ہنر اوسمین نہ تہا بیقدر ہوئی اور اوسکے
قیمت نہ جہت کی ہی بلکہ وہ خود خاصیت اوسکی ہے مثنوی

جو حضرت نوح کا بیٹا تہا بدکام	نبوت کا گیا گہر اوسنی بدنام
ہنر عزت کا باعث ہی نہ گوہر	کہان خار و گل ابراہیم و آذر

فائدہ باپ دادا کی نام پر انسان غرور نکری اپنا کمال پیدا کرنا چاہیے ؛

انتخاب بوستان

باب اول بیچ بیان عدل و انصاف کی

حکایت

کناری پہ دریا کی آیا نظر
سوار ایک انسان مجھی شیر پر

مجھی خوف سی یہہ ہوا اوسکی حال
کہ بالکل گیا بھول اوسوقت چال

تو اوس شخص نی مجھسی ہنسکر کہا
کہ کیون تجھکو سعدی تعجب ہوا

رہو تابع حکم رب تم مدام
کہ تابع تمھاری ہون دد او دام

جو سردار مانی خدا کا کہا
خدا کی حفاظت مین ہو وہ سدا

خدا کا ہی دوست جسوقت تو
تو دشمن نہ لیوین تری آبرو

رہ حق پہ دایم رہو مستقیم
کہ ہووی ہمیشہ بناز و نعیم

نصیحت یہ ہووی اوسی سودمند
کہ سعدی کی باتون کو رکھی پسند

حکایت

ستا مینی یون وقت نزع روان
لگا کہنی ہرمز سے نوشیروان

کہ رکھنا فقیرون کو خوشدل مدام
نہ تن پروری کیجیو صبح و شام

نہ آوی یہ عاقل کو ہرگز پسند
کہ سووی شبان گرگ لی گوسپند

غریبون کا برلا سدا کار و بار
کہ سلطان رعیت سی ہوتا جدار

رعیت ہی جڑ بادشاہی درخت
درخت ای پسر جڑ سی ہوتا ہی سخت

اگر ہو سکی کوئی دل مت دوکہا — کہ ہی اوس دوکہائی مین تیرا برا

اگر چاہیی رہ تجہی مستقیم — تو راہ بزرگان ہی امید و بیم

کبھی کوئی اوس سی نہ برباد ہو — جو چاہی میرا ملک آباد ہو

وگر رحم کی اوسمین ہووی نہ خو — تو راحت کی اوس ملک مین ہی نہ بو

لیا بوجہ تو رکھہ رضا اپنی خو — کہ تنہا کری وہ جو منظور ہو

فراخی کو اوس ملک مین ہو نہ راہ — رعایا جہان تنگ ظالم ہو شاہ

نہ کر ظالمان دلاور سے خوف — کہ ڈر اوس سی جو رکھی داور سی خوف

نہ آباد وہ ملک دیکھی بخواب — کہ لوگون کی دلکو جو رکھی خراب

خدا ترس کو دی رعیت کا کار — کہ معمار دولت ہی پرہیز گار

سمجھہ دشمن اپنا وہ خونخوار خلق — کہ چاہی تیرا نفع و آزار خلق

ریاست نہین رہتی اوسکی سدا — کہ مخلوق سب جسکو دی بد دعا

سدا خوش رہی جو نکوکار ہو — رہی غم مین جو مردم آزار ہو

ذرا رحم تو دشمنون پر نکر — گرادی برا پیڑ تو کھود کر

جو مفتی ہو ظالم نہو اونکا دوست — کہ تو ایسی موٹون کا لی کہینچ پوست

تو اوس بھیڑیی کو کر اول ہلاک — کہ جو بکریونکا کری سینہ چاک

حکایت

سنا میں ہی روم کا بادشا — کسی نیک سی رو کی کہنی لگا

که دشمن سی غالب هی مجهپر هراس
بهت بینی چاها که میرا اسیر
کیا مجهکو دشمن نی اب اوز یون
کرون اون کی تدبیر اور کیا دوا
وه بولا غضب سی که ای تاجور
ریاست کو بهول اور کها اپنا غم
تجهی بس هی جو پاس تیری رها
تجهی کیا اوسی عقل هو یا نهو
مشقت کی لایق نهین یه جهان
تو تدبیر کر اپنی ای هوشیار
نکر چند روز اس جهان پر غرور
بنا کوئی بهی بادشاه عجم
که دولت مین اونکی نه آیا زوال
همیشه کی یهان کسکو امید هی
رها کسکا سیم و زر اور گنج مال
رها جسکی نیکی کا اسکا نشان
جهان مین رها جو کوئی نیکنام

نهاین شهر و قلعه سوا میری پاس
میری بعد هو میری بیجا تاجور
که مین اوسکی آگی هوا سرنگون
که غمسی نهین جان تن مین ذرا
ذرا اپنی دانش په تو غور کر
گزر اندگئی عمر و باقی هی کم
تیری بعد یهه ملک هی اور کا
وه کها وهی گا غم جو کوئی شاه هو
که جاتا هی یکروز یهه رائگان
کریگا وه غم پهر جو هو تاجدار
کر اندیشه اپنی سفر کا ضرور
غریبون په تها جنکا جاری ستم
سوا دولت و ملک ایند انتقال
که دنیا نهین جای جاوید هی
کیا غیرون نی آکی سب پایمال
پهنچی هی رحمت اوسی جاودان
تو اوسکو بهی هی حیات مدام

ہمیشہ درخت کرم تو لگا
جو شی کا پہل اوس سی سدا میوہ کہا

کرم گر کرہو کل جو روز حساب
موافق تو احسان کی پاوی ثواب

جسی رحم ہو اور زائد کرم
خدا کی یہان وہ رہی محتشم

جو خائن ہو اسے چاہیہ اور شرمسار
چہپاوی وہ مونہ اپنا انجام کار

سفر بین وہی غم سی کاٹی ہی ہاتھ
کہ روئی بکا کر نہ لی اپنی ساتھ

اوسی کیا ملی غلہ ای مہربان
کہ جس شخص نی کی نہ کہیتی یہان

گفتار

غریبون پہ مت زور اپنا جتا
کہ عالم ہمیشہ نہین ایک سا

دکہا مت سر پنجہ ناتوان
کہ گر وہ قوی ہو تو پہنچی زیان

کسی شخص کو زور سی مت گرا
کہ ہو ویگا حیران جو تو گر پڑا

رعایا کا دل شاد بہتر کہ زر
لٹا مال مت دی کسی کو ضرر

نہ کہو دو اکنوان تو کبہی راہ بین
کہ تو ہی گری شاید اوس چاہ بین

قوی کا اوٹہا زور ای ناتوان
کہ ہوگا تجہی زور ایکدن یہان

تو ہمت سی کر اپنی دشمن پہ شور
کہ ہمت ہی بہتر نہ خالی بہ زور

ہنسی گر نہ مظلوم با رنج و سوز
یہ ظالم کی توڑین گی دانت ایکروز

جگی شور نوبت سی جو بادشا
سپاہی کی جگنی کو جانی جو وہ کیا

زغم مال مالک کی ہی ہر حسین
اوسی پشت سی خر کی پروا نہین

نہین بیکس اب تو گر ہی نیکنام
غریبون کی کر دستگیری مدام

اسی پر سناؤن تجھی ایک حال
کہ سستی ہی اس سی گذرنا کمال

گفتار

تجھی کچھہ خبر ہی کہ اگلی امیر
جو کرتی تھی جور و ستم بر فقیر

کسی کی نہ شوکت نہ شاہی رہی
نہ اور و نیہ ویسی تباہی رہی

ستم ہاتھہ سی ظالمون کی ہوا
جہان رہگیا وہ بلا مین گیا

سہی داد گر شاد روزِ جزا
کہ ہو سایۂ عرش مین اوسکی جا

کری جنپہ لطف و عنایت خدا
اونہین شاہ دی عادل و نیک رای

جو چاہی کہ ویران کری ایک جہان
تو ظالم کو دیوی حکومت وہان

اسی واسطی اوس سی ہوتا ہی ڈر
کہ قہر خدا ہی وہ بیداد گر

حکایت

کوئی شاخ پر بیٹھہ کاٹی تہا جڑ
کہین باغ والی نی دیکھا اودہر

کہا گرچہ کرتا یہہ بد کام ہے
پر اسمین اسیکا بد انجام ہے

مگر بخت بس ناتوانون سی تو
کہ گر تو گرا تو ہوا زیر و رو

یہہ ہی اہل عزت مین بیشک برا
کہ کم زور سی جبکہ تو گر پڑا

بزرگان روشن دل و نیکبخت
بزور خرد لیتی ہین تاج و تخت

بزرگون کی چہتی تو ٹیڑہا نہ چل
وگر نہ یہ سعدی سی سن تو مثل

حکایت

سنی مینی یہہ بحر دجلہ مین بات
کہ تہا دیدبہ پادشاہی مبرا

کہ ایک گنجہ کہتا تہا عابد کی سنات
لقب سب مین دولت پناہی میرا

کیا جسی جب آسمان نی وفاق
یہہ چاہا کہ کرتا مین لون فتح کر

لیا مینی قوت سی ملک عراق
تو انجام مین کہا یا کرمون نی بہر

تورو نی کراہی جدا کان سی
نصیحت یہہ سن تو میری دہیان سی

حکایت نیک کام اور اوسکی فائدون مین

نہ دیکہی برا جو کری نیک کام
آوٹہاوی وہ شر جسکی ہو دل مین شر

کہ ہوتا بدی کا ہی بد اختتام
کہ پچہو بہت کم رہی اپنی گہر

سنو نفع بخشی کسیکو اگر
غلط یہہ کہا مینی ای مہربان

تو یکسان ہی سنگ سیمہ اور زر
کہ ہی سنگ و آہن مین نقع زیان

یہہ بہتر کہ مرجاوی وہ ننگ سی
نہین دوسی بہتر یہان ہر بشر

کہ جو نفع دین ہووی کم سنگ سی
درندہ بد انسان ہی خوب تر

درندون سی بہتر ہین اہل خرد
جو انسان کہ کہاوی اور سووی سدا

نہ جو حتمین ہون اور لوگونکی بد
اوسی جانور پہ فضیلت ہو کب

جو کم بخت بی راہ جاوی سوار
جو نیکی کا تخم اوس جہان مین لگاگیا

توکر اوس سی پیادہ کو بہتر شمار
تو مقصد کا خرمن وہ اوس سی اوٹہا گیا

نہ یہ عمر بہر ہمنی سے اپنے سنا ۔۔۔ کہ بدمرد کی حق مین اچہا ہوا

حکایت

کوئی اپنی بیٹی کو دیتا تہا پند ۔۔۔ کہ رکہہ یاد جو کچہہ کہی ہوشمند

نکر اپنی چہوٹون پہ ظلم ای پسر ۔۔۔ کہ جاوہی بزرگی تری سربسر

نہین ای پسر کیا تجہی اسکا ڈر ۔۔۔ کہ پہاڑ ہی تجہی ایکدن شیر نر

لڑکپن مین مجکو بہت زور تہا ۔۔۔ ضعیفون کی دلکو ستاتا سدا

مجہی ایک نی گہونسا مارا بزور ۔۔۔ کسی پر کیا پہر نہین مینی شور

گفتار

نہ ہرگز جہان جای جاوید ہے ۔۔۔ وفا کی نہ دنیا سی امید ہے

ہوا پر جو چلتا تہا صبح و شام ۔۔۔ وہ تخت سلیمان علیہ السلام

سہو آخر مین برباد وہ بہی ہوا ۔۔۔ عدالت کری جسنی وہ خوش گیا

حقیقت مین دولت اوسیکو ملی ۔۔۔ کہ آرام سی جسنی خلقت رکہی شاد

دیا جو کچہہ آیا وہ آخر مین کام ۔۔۔ رہا جو کہ جوڑ کچہہ ص تمام

حکایت

کوئی پہلوان تہا ضعیفی کا سُست ۔۔۔ نہ اوسکا لباس اور نہ کہانا درست

اوٹہاتا تہا ہمی شکم کی لیے ۔۔۔ کہ روزی نہ پاوی کوئی زور سے

ہمیشہ زمانہ سی تہا تنگ حال ۔۔۔ غم و رنج سی ہر گہڑی پر ملال

کبھی جنگ تھی اوسکو ایام سے
کبھی دیکھکر دوسرون کو وہ شاد
کبھی اپنی سختی پہ روتا تھا وہ
کہ اورون کو ہی شہد و مرغ و کباب
جو پوچھو تو یہ کچھ نہ انصاف ہی
کسی طرح افسوس یہ آسمان
کہ مجکو بھی ہوتا جہان مین سرور
سنا ہی کہ ایکدن جو کھودی زمین
جدا اوسکی منہ کی تھی ہر استخوان
تو اوسنے زبان منہ نی اوس سے کہا
یہ ہوتا ہی حالِ دہن زیر گل
زمانہ کی غمسی نہو دل فگار
جب اوس کھوپڑی سی یہ اوسنی سنا
کہا دلمین اپنی کہ ای نفس پاک
کوئی بوجھ گر اپنی سر پہ پھر آئی
مگر جب نکلنی لگی اوسکا دم
نہو یہ غم و رنج اوسکا و لیک

کبھی تنگ دل بخت ناکام سے
لہو دلکا پیتا تھا بس نامراد
یہ رو رو کی ہر لحظہ کہتا تھا وہ
میر القمہ بی ساگہہ کی ہو خراب
کہ بلی بھی مجسی بہت صاف ہے
بتاتا خرابی کا مجکو نشان
میری دلسی ہوتا غم و رنج دور
تو ایک کھوپڑی اوسمین نکلی وہین
نہ دانتو نکلا تھا اوسکی موہنہ مین نشان
کہ ای خواجہ غمسی نہ گھبرا ذرا
شکر کھاہی تو یا پی خون دل
کہ بیجا ہین اوسکی بہت کاروبار
تو غم اوسکی خاطر سے باہر ہوا
نکر غمسی بیہودہ خود کو ہلاک
و یا سر کوئی آسمان تک اوٹھائے
تو اسکی خوشی ہو نہ کچھ اوسکا غم
جزا کام کی پاہی اور نام نیک

سخاوت ہی بہتر نہ یہ تاج و تخت
کرم پیچھی رہتا ہی ای نیکبخت
نہین دولت و ملک جاہی غرور
کہ رہجا ہی یہہ اور تو جاہی دور

انتخاب باب دوم بیچ بیان احسان کی

حکایت

کہا ایک عورت نی خاوند سے
کہ گیہون نہ کو جو کی بنیہ سی لے
تو گیہون کو غلہ کی منڈیمین جا
کہ یہہ جو کو دیتا ہی گیہون دیکہا
تو عورت سی بولا وہ صاحب نیاز
کہ اس بات مین کر نہ کوشش دراز
ہماری سبب سی یہ بیٹہا یہان
نہ لایق ہی نفع اسکا ہو رائیگان
تو کر اختیار اچھی لوگون کی راہ
قوی ہی تو کمزور کو بھی نباہ
کرم کر کہ مردان حق ماہ و سال
غریبونکی دوکانسی لیتی ہین مال
سخی مرد ہوتا ہی بیشک ولی
سخا پیشہ تہی شاہ مردان علی

حکایت

نظر راہ مین ایک آیا جوان
کہ مینڈہا تہا پیچھی سے اوسکی دوان
کہا مینی رسی کا ہی یہ سبب
کہ چلتا ہی اوسمین بند مار و ز و شب
یہ سنکر دیا کہول اوسکا گلا
لگا دوڑنے ہر طرف بر ملا
وہ جاتا جدہر مینڈہا تہا اوسکی ساتھہ
کہ اسکو کہلاتا تہا وہ اپنی ساتھہ

غرض دور کر جب ہوا وہ کہڑا — تو یوں دیکہکر مجکو کہنی لگا
کہ ربی نہیں لائق ای ہوشمند — ہی احسان کی اسکی گلی مین کمند
کرم کی سبب مست ہاتی یہان — دو کہاتی نہیں کچہہ تن فیلبان
نوازش بدون پر بہی بیجا نہیں — کہ ہو سگ بہی روٹی سی خورسند ہین
نہیں اوسکو جیتی سی ڈر ای امیر — کہ ملتا ہی اوسکو زبان پہ پنیر

حکایت

یہ حاتم کو بینی سنا ہی کہ تہا — عجیب اوسکی پاس اسپ ایک باد پا
ہوا چال مین رعد آواز مین — تڑپ برق سی بہتر انداز مین
برستی تہی اولی جو کرتا گذار — کہی تو وہ تہا ایک ابر بہار
روان مثل سیلاب میدان مین تہا — ہوا سی بہی وہ تیز جولان مین تہا
لگی کہنی ایکبار اہل علوم — سخاوت کو حاتم کی باشاہ روم
کہ کوئی سخاوت مین ویسا نہیں — نہ مرغوب اوسکی گہوڑی سی گہوڑا نہین
سبک رو ہی مانند کشتی بر آب — نہ اوڑکر کبہی اوس سی نکلی عقاب
وزیرون سی بولا یہ تب بادشاہ — کہ ثابت نہیں دعوی بیگواہ
مین حاتم سی کرتا ہوں گہوڑا طلب — وہ ہی گر مجہی دی وہ عالی نسب
تو جانونگا مین وہ سخی ہی بڑا — نہیں ڈہول کا خالی آواز تہا
غرض بہیجا اک قاصد خوش صفات — گئی اور وس آدمی اوسکی سات

وہ رہ کر کی طی آئی حاتم کی پاس
گیا راہ کا دور دل سی ہراس

قضا سی تہی اوس روز بارش کمال
نکلنا تہا لوگون کا گہر سی محال

کیا اونکی دعوت کو گہوڑا حلال
شکر اون کی آگی رکہی اور نال

وہین کہا کی دعوت کیا شبکو خواب
کہا شہ کا پیغام دنکو شتاب

تو حاتم نی ہوکر پریشان کہا
اور اس غم سی نا تون کو کاٹا کیا

کہ ای خوش قدم قاصد نیک نام
کہا کیون نہ یہ تو نی پہلی پیام

کہ میٹی تہی اسپ دلدل شتاب
کیا شبکو خاطر تمہاری کباب

کہ بارش سی تہا مجکو دشوار تر
چرائی سی لاؤن کوئی جانور

سوا اسکی مجہ سی نکچہ ہوسکا
کہ اوسوقت گہر مین یہی اسپ تہا

مروت نی میری نہ کی اقتضا
کہ مہمان فاقہ سی سوئی میرا

مرا خلق مین ہوی نام نکو
اگر اسپ بہتر ہو تو [illegible]

دیا اسپ کو پہر خلعت و اسپ و زر
کہ پیدا اسی ہی کرم کا اثر

سنا روم مین جب یہ حاتم کا حال
تو کی آفرین شہ نی او سپر کمال

حکایت

اگر ڈہونڈتا ہی تو کوئی ولی
تو خدمت سی ایکدم نکر غافلی

تو ہر جانور کو کہلا تو مدام
کہ آوی کسی دن ہما بہی بدام

کہ جو ہر طرف تیر باران کری
تو ناگہہ کبہی صید ہی مار لی

وہ پاتا ہی موتی جو ڈھونڈی صدف ۔ کہ سو تیر میں اک لگی بر ہدف

حکایت ۔ بیان نالایق کی ساتھہ احسان نکرنی میں

کسی گھر میں بہروں نی تہا گھر کیا ۔ تو گھر والا چہتا گرانی لگا

کہا اوسکی عورت نی ای نیکخو ۔ نکر بی وطن ان غریبوں کو تو

جب اوس مرد نی اونکو چھوڑا اوہیں ۔ تو عورت کو بہروں نی گھیرا وہیں

دوکان سی جب آیا طرف گہر کی مرد ۔ تو عورت کو اوسنی کہیں گرم و سرد

مگر تہا بہت جو اوس عورت کو درد ۔ کہا اوسکی شوہر نی با آہ سرد

کہ مجھپر نہو تا کہیں تو خفا ۔ کہ رکہنی کو تو نی ہی انکی کہا

بہروں سی کرمی کیونکہ کوئی بہلا ۔ کہ بد ہو بہلائی سی زائد برا

جو رکہی کسی میں تو آزار خلق ۔ تو تیغ عدالت سی کاٹ اوسکا حلق

نہ اگی رکہی کوئی کتی کی خوان ۔ اوسی ڈال تو ردی و استخوان

کہا ہی کسی نی کہ لادی رکہو ۔ وہ گہوڑا جو بد او رلت مار ہو

کہ نیکی کری گر کہیں کوتوال ۔ تو چوروں سی ہو شب میں سونا محال

کی نیزہ لیویں لی کار زار ۔ کہ آوی نکچھہ نیشکر اوسمیں کار

نہیں ہی ہیں ایک شخص لایق بمال ۔ کوئی مال چاہی کوئی گوشمال

جو بلی کو پالی کبوتر وہ دہی ۔ وہی بہیڑیا ہو تو یوسف کو لی

کسی کے نہ امید مین ہو فگار | فقط دینے والا ہے پروردگار
کرے نیک اگر تجکو تو شاد ہو | خرابی جو چاہے تو برباد ہو
خداوند کی اوسنے طاعت نکی | کہ روزی پہ جسنے قناعت نکی
قناعت سے ہوتا ہے انسان امیر | سمجھتا نہین پر حریص و فقیر
طبیعت کو اپنی تو کر بُردبار | کہ نکلی پہ نکلی نہ گل اور نہ خار
نہ تن پروری کر تو اے ہوشیار | کہ ہوتا ہے تن پرور آخر کو خوار
خردمند وہ ہے کہ سیکھے ہنر | نہ تن پروری کا یہان فکر کر
یہی آدمی بس وہی باشعور | کرے جو سگِ نفس کو خود سے دور
درندون کو ہے کھانے سونے سے کام | جو ایسا ہو وہ ہے شکم کا غلام
وہ خوش حال ہے جسنے گوشہ مین جا | بہت علم کا جمع توشہ کیا
یہان سرِ حق جسپہ ظاہر ہوا | تو وہ علم کے راہ سیدھے گیا
بجانی جدا جو سیاہی و نور | اوسے ایک دیکھتے ہین دیوار و حور
گرا اسکے یار تو چاہ مین | کہ بے دیکھے دوڑ اٹھا تو راہ مین
ہوا مین اوڑے خاک وہ باز کیا | کہ تہہ پرون مین ہو اوسکی پیندھا
پہنسا ہو نہ شہوت مین دامن اگر | تو تو شوق سے عرش پر سیر کر
ہوا جو کوئی آدمی کم خوراک | تو خصلت مین مثل فرشتے ہے پاک
شکم سیر ہرگز نہو دلاک | زمین سے وہ کب اوڑ سکے تا افلاک

تو پہلی تو سیکھہ آدمی کے ہنر فرشتہ ہی کی تو پھر فکر کر

بچھیری ہی یہ تو جان خود کو سوار بہت اوسکی جانب سی ہو ہوشیار

کہ ٹوٹی اگر اوسکی باگ ای جوان تو ماری تجہی اور دی اپنی جان

تو اندازہ سی کہا گر انسان ہی بہت کہانیوالا پریشان ہے

شکم ذکر و سانس اور کہانی کو ہی نہ بندہ خوراک آزمانی کو ہے

بہلا کسطرح ذکر کیجے ہو وی جاے جہان سانس بہی مشکلو لینی سماہی

نہ تن پروردن کو یہ ہی آن کہی کہ معدہ بہرا عقل سی ہی تہی

نہین بہرتی ہرگز یہ چشم اور شکم تو کم کہا کہ انتون مین ہو بوجہ کم

جہنم ہی پیٹ اسکو جتنا بہرو کہی گا یہی یہ کہ ہان اور دو

نہین جانتا تو کہ دو اور دام نہین یہ بجز حرص آتی بدام

جو جیتا کہ ہو وحشیون پر قوی تو پہندی مین آکر پہنسی گا وہی

جو چوہا کہ کہاتا ہی نان و پنیر وہی قید مین آئی یا کہا ہی تیر

حکایت

ہوا تپ مین کوئی ولی مبتلا کسی نی کہا تو شکر مانگ لا

کہا اوسنی مرنا تو ہی سہل تر ہی دشوار پر مجہکو لینا شکر

شکر کو نہ عاقل کبہی اوس سی لے کہ دیکر تکبر سی ترشی کرے

نکر سعی تو دلکی ارمان مین کہ تن پروری کم کری جانکنین

کسی مرد کو نفس امارہ خوار | سمجھ ہی تو مت نفس کو جان یار
اگر کھا ہی جو تو کہی دل ترا | تو ہوگا تری حق مین آخر برا
تنور شکم گرم کرنا مدام | مصیبت ہی جیسے دم نیا وی طعام
نہ تنگی مین تیرا اوڑہی موتہ کا رنگ | فراخی مین جو تو رکھی معدہ تنگ
پریشان ہو جو شخص پالی شکم | کہ کھینچی فقیری مین سو بار غم
شکم پرور اکثر رہی ہی خجل | شکم تنگ رکھنا ہی بہتر نہ دل

حکایت

کسی کو ہوئی خواہش شکر | تو گنجڑی کی دوکان پر کی نظر
کہا ایک کو قرض دی تو دلا | تو پھر اسکی قیمت کو کرنا ادا
دیا اوسنی اوس شخص کو یون جواب | کہ خواہش سی مت کر دل اپنا خراب
تجھی صبر مجھپر نہین ہی اگر | نہین مجھکو پر خواہش نیشکر
نہین ایسی کنی مین یارو مزا | کہ ہو قرض مین وام کی مبتلا

حکایت

کسی کا نہ تھا نان خورش غیر پیاز | کہ رکھتا نہ تھا گھر مین کچھ برگ و ساز
کہا ایک نے اوس سے ای بی نوا | کہین لوٹ لا خوان کہانا بھرا
کسی سے تو کر لوٹ نی مین شرم | کہ بھوکے کو اس بات کا ہی نہ غم
گیا جبکہ وہ لوٹ نی کے لئی | تو مارا اوسی اور دہکی دئی

تو وہ خستہ دل آگی رونی لگا ۔ کہا حرص کا بس نہی چارہ تہا
بلا مین رہی جسکو زائد ہو آز ۔ رہون گہر مین اور کہاؤن روٹی پیاز
جو محنت سی مین جو کو کہایا کرون ۔ تو زردی کا ہرگز نہ مین نام لون
حریصون کی غمسی نکلتا ہی جان ۔ جو اورون کی آگی دیکہی اونکو نان

حکایت

کسی ایک بڑیا کی بلی ضعیف ۔ تہی فاقہ کشی سی بہت ہی نحیف
گئی حرص سی سوی خوان امیر ۔ غلامون نی ماری گئی اوسکی تیر
وہ خون بہتی بہاگی بس اوسجا ہی سے ۔ لگی کہنی فریاد اور داہی سے
کہ گر مین بچی اب کی اس تیر سے ۔ تو نکلون نہ پہر گہر زن پیر سے
نکہا شہد وہ جسمین ہو خوف نیش ۔ قناعت سی رکہہ اپنی دوشاب پیش
نہوا ایسی بندی سی راضی خدا ۔ جو تقدیر حق سی نہ راضی ہوا
ضرور آدمی کو ہی رکہی کمال ۔ نہین فقر کا با ہنر پر وبال
جو ہو گنج قارون کمینون کی پاس ۔ رہین نا تحمل سے تب بہی وہ دل اوداس
سخی کی نہو پاس گر کچہہ درم ۔ مروت نہو اوسکی کچہہ دلسی کم
سخاوت زمین اور کہیتی ہی مال ۔ اسی دیکہی بڑہتا تو کہیتی کمال
خدا نی کیا خاک سی آدمی ۔ تعجب ہی کہودی جو تو مردمی
بہت جمع کرنی سی غرہ نہو ۔ کہ پانی کہڑی مین بہرآتی ہی بو

جہان تک بنی دی کہ اب جان
کمینون کی جہن جای دولت اگر
سدا زر کی تکڑی کو لیوین اوٹھا
نکالین ہین شیشہ کو بس سنگ سی
خوش اقبال ہردم ہی فرخندہ فال

مدد اوسکی دایم ہی از آسمان
تو بیقدر ہوتی ہین جا وین جدہر
اگر کیچ مین ہی وہ ہو گر پڑا
بچاتی ہین آئینہ کو زنگ سی
کہ یکسان نہین حال اقبال و مال

انتخاب ساتوین باب کا تربیت کی فائدون مین

حکایت

ہی بس تین شخصون کی غیبت روا
بُرا ایک اوس بادشہ کو کہو
بُرائی مین اوسکی نہین کوئی ڈر
دوم بیحیا کو کہا گر بُرا
نہین اوسکی گر بی سی تجکو گناہ
سوم جو کہ تولی کم اسباب کو

بُرا ہی گرکوئی بس سی تو ہی خطا
کہ دل خلق کا جس سی ناراض ہو
کہ تا خلق اوس سی رہین پر حذر
کہ ہی فاش خود اوسنی پردا کیا
کہ خود اپنی خاطر وہ کھودی ہی چاہ
بُرا اوسکو جتنا ہی چاہو کہو

انتخاب آٹھوین باب کا شکر کی بیان مین

حکایت

کروں کسطرح شکر حق مین ادا — کہ راضی ہی کس شکر سی وہ خدا

کہی اوسنی یہہ بال تن پر عیان — نہ ہر بال سی شکر حق ہو بیان

ثنا ہی خداوند بخشندہ کو — کہ پیدا کیا جسنی ہی بندہ کو

بیان کس سی ہو وصف احسان حق — کہ بالا ہی توصیف سی شان حق

کیا آدمی گوندہ کر آب و گل — اوسی جان دی عقل اور ہوش دل

ولادت سی لی تا بہ پیری تجھے — جدا ہر زمانی مین خلعت دیی

جو پیدا کیا ہی مجھی حق نی پاک — تو ہی شرم ناپاک جانا بخاک

ہمیشہ کر آئینہ سے گرد دور — کہ زنگار خوردہ مین ہووی نہ نور

تو اول مین تہا ایک قطرہ منی — نہ کر ظاہر اب مرد ہو کر رعونی

تجھی اپنی کوشش سی روزی اگر — ملی ہی تو مت سی پر غرہ کر

ذرا غور سے دیکھ اے حق پرست — کہ تجھکو دیا کسنی یہہ زور دست

جو دی حق نی یہہ تجکو تاب و توان — تو توفیق سی حق کی ہر کام جان

نہ طاقت سی حاصل کری کوئی کام — تو کر شکر توفیق یزدان مدام

تو چلتا نہین آپ سی ایک قدم — مدد تجکو ہی غیب سے دمبدم

جو تہا پیٹ مین ماں کی تو مونہ بند ہا — تجھی ناف سی آتی روزی سدا

کیا دایہ نی ناف کو جب جدا — تو لی اوسنی چہاتی سی ماں کی غذا

مسافر کہ جو رہ مین پاوی گزند — وطن کی دوا اوسکو ہو سودمند

شکم میں جو لڑکا ہوا پرورش — ہوئی راہ معدہ سے اوسکی خورش

گو پستان مادر سے کہاوی وہ شیر — تو ہی یہ غذا ہی وطن دلپذیر

بغل پاکی ہی اوسکو خلد برین — ہی پستان نہر شیر کے شکرین

قد یا ہی مثل درخت بلند — ہی اوسکا پسر میوۂ ارجمند

رگیں ہیں جو پستان کی دلمیں نہان — تو ہی دودہ خون دل مہربان

اگرچہ تو پیتا ہی وہ خون دل — مگر اوسکو تو دلکی ہی متصل

جو ہو بعد دو سال کے تو قوی — تو ملتی ہی بس ایلوہ دایہ بہی

تو تلخی سے اوسکی تو پی شیر — غذا اور کچھہ ہو تجہی دلپذیر

اسیطرح تو تلخی توبہ سے — چھٹا اس جہانمیں مزی نفس کے

حکایت

تہکا شخص اک رہ میں تہا نوحہ گر — کہ کون اسجگہہ مجھسی ہی خوار تر

گدہی نی اوسی دان دیا یون جواب — کہ جور فلک سے نکر اضطراب

بہی شکر کر تو کہ گدہا نہیں — کہ تجھپر کچھہ اسباب لادا نہیں

انتخاب نوین باب کا توبہ کی بیان میں

گئی عمر کے تیری ستر برس — نہ دنیا کی ویسی گئی کچھہ ہوس

سب اسباب دنیا اکھٹا کیا — سفر کی نہ تدبیر سوچا کیا

جو محشر میں بازار اعمال ہو ۔ تو نیکوں کا سودے میں خوشحال ہو
اگر جیب میں ہی کچھہ تو ہو ویگا شاد ۔ کہ مفلس کو ہووی نہ حاصل مراد
کہ بازار آباد ہو جسقدر ۔ اسیقدر مفلس ہو رنجیدہ تر
جو کم پانچ درہم ہوں پنجاہ سے ۔ تو زخمی ہو دل نالہ و آہ سے
گئی مفت تیری جو پنجاہ سال ۔ یہی پانچ دن اپکو تو سنبھال
اگر ہو تا مردی کو زور بیان ۔ تو کہتا یہہ رندو نکو با صد فغان
کہ جبتک زبان چل سکی دوستو ۔ سوا ذکر حق کچھہ نہ باتیں کہو
لکھو میری مانند غفلت میں عمر ۔ کرو صرف اپنی عبادت میں عمر

نصیحت نامہ

سمجھہ ہڈیوں کو بدن کی قفس ۔ ہی مرغ اوسمیں کہتی ہیں جسکو نفس
قفس سے یہہ جب مرغ اوڑ جائیگا ۔ کسی حیلہ سے پہر نہ ہاتہہ آئیگا
بقا ہی جہان جان تو ایک دم ۔ ہی دانا کو یہہ ایکدم بہی نہ کم
سکندر کہ دنیا کا تہا بادشا ۔ تو جسدم کہ دنیا سے جانی لگا
یہیں دولت و فوج سب رہ گئی ۔ اوسی ایکدم کی نہ فرصت ملی
ملا سب کو وان تہا یہان جو کیا ۔ یہان نام اچہا رہا یا برا
جہان سے بہلا کیا محبت کرین ۔ رہا کون دنیا میں جو ہم رہیں
رہیگی سدا اس چمن کی بہار ۔ ہماری جگہہ ہونگی اور دوستدار

نہ دنیا کو دی دل کہ ہی بیوفا
گریبان غفلت سی سر کو نکال
تو شیراز مین آئی جب دور سے
جو گرد گنہ مین ہی اب تو بھرا
تو آنسو کی پانی سی دو ہو آپکو

لگی جس سے آخر کو اوس سی دغا
کہ ہو کل نہ محشر مین شرمندہ حال
تو گرد سفر دور ہو کر کرے
اور اب آخرت کا سفر آ لگا
کہ تیرا بدن پاک اور صاف ہو

تمام شد ترجمہ انتخاب بوستان

بیان علم اخلاق کا مطلع العلوم سی

معلوم ہو کہ غرض علم سے حاصل کرنا اچھی باتون کا اور جاری رکھنا
نیک عادتون کا ہی جبتک انسان مین نیک عادتین اور اچھی خصلتین
نہون اور طریقہ ہر کاروبار اور دستور معاملات سی واقف نہو اور
ادب نہ رکھتا ہو تو وہ شخص حقیقت مین انسان نہین اگرچہ صورت
انسان کی ہے اور درستی اخلاق کی علم پر عمل کرنی سی حاصل
ہوتی ہی پس علم اور عمل دونون چاہیی اگر عمل اپنی علم پر نکیا

تو بیفائدہ محنت کی اور وقت علم سیکہنی اور نیک باتین حاصل کریگا
زمانہ لڑکپن کاہی کہ لڑکون سے کے طبیعت بہ نسبت جوانون کے ہرکام
سے سیکہنی مین زائد ہوتی ہی کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ فرمایاہی

خشک ہی آگ کی شہوسید ہی	شاخ تازہ کو جیسی چاہی پہیر

اور حکیمون نی کہاہی کہ نیک خو اور اچہی اخلاق انسان کو سردار
بناتی ہین اور جانورون کی مرتبہ سی امتیاز دیکر آدمی بناتی ہین پس چاہی
کہ وقت واقع ہونی کسی حادثہ اور نازل ہونی کسی بلا کی کہ انسان کو
اوسسی چہٹکارہ نہین اللہ تعالی کی جناب مین کمال عاجزی اور خواری
اور خوف وزاری سی دعا کری کہ باعث نجات اور بچاؤ کا ہو کہ صبر
وثبات مشکل اور بلیات مین کہنجی خزانہ سعادت اور مراد کی ہی

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلی نیست کہ آسان نشود

تنگی اور فراخی اور رنج اور راحت کو اللہ تعالی نی ملا ہوا پیدا کیا ہے
درختون کو دیکہو کہ کبہی اون پر خزان ہی اور کبہی بہار اور اگر بسبب
خوف کے کوئی کام نکرسکے تو صبر کری اور جلدی نکری

تا بیاید بمراد خویش دست	صبر بہتر مرد را از ہرچہ ہست

معلوم ہو کہ اہل دنیا کو خواہ بادشاہ ہو خواہ فقیر دولت مند ہو یا مفلس
رعایت ان چند باتون کی اور حاصل کرنا ان کی امور کا ضرور بلکہ واجب ہی

که انتظام تمام کار و بار عالم کا شرم و حیا پر موقوف ہی اگر شرم کا پردہ درمیان
سی اوٹھہ جاوی اور کوئی کسی سی نشرماوی تو بند و بست بین تمام
کار و بار دنیا کی خلل پڑجاوی اور دفتر انتظام معاملات کا درہم برہم ہوجاوے
اسواسطی که شرم و حیا آدمی کو برائی اور بیہودہ باتون سی روکتی ہین
دوسری عفت که حرام کامون سی بچنا ہی اور یہہ بھی ایک بہت
اچھی عادت ہی بزرگون نی کہا ہی که انسانمین دو نسبتین ہین ایک تو
ساتھہ فرشتہ کی که جب وہ نسبت غالب ہوتی ہی تو اوسوقت بین آدمی
کو خیال علم اور عمل کا ہوا کرتا ہی اور دوسری نسبت ساتھہ جانورون کے
که جب یہہ غالب ہوتی ہی تو شوق کھانی پینی کا اور واہیات کا پیدا
ہوتا ہی پس عاقل کو لازم ہی که فرشتہ والی نسبت کو بڑہاوی اور
جانورون کی نسبت کو کم کرتا ہی اسواسطی که اگر حرص کھانی پینی اور
شہوت کی زائد ہو جاوی گی تو انسان حلال و حرام اور بھلی بری جگہہ
نہ دیکھی گا اور اندہون کی طرح گریگا پس اپنی دلکو ہمیشہ روکتا رہے
اور ایک ادب ہی یعنی بچانا نفس کا بری بات اور بیہودہ کام سے
اور اپنا اور دوسری کا مرتبہ اور مقام پہچاننا تا اپنی اور غیر کے آبرو بچا رکھے

انسان باادب ہرجگہہ مرتبہ اور عزت پاتا ہی اور بی ادب ہر کہین ذلت اور خواری مین گرفتار رہتا ہی ابیات

بہت بڑھکی ملک فریدون سی ہی
ادب بیشتر گنج قارون سی ہے

کہی مال کو آخر ایکدن زوال
نہین ہی ہنر کون کو پروا ہی مال

کہ نیکون مین شامل ہی اس سبب
توجہ کری سو ہی علم وادب

اور ہمت ہی کہ اللہ تعالے بڑی ہمت والی آدمی کو دوست رکھتا ہی اور بڑی کامون کو اپنی نظر مین قبول فرماتا ہی بلند ہمت مراد پاتا ہی اور پست ہمت کم حوصلہ مطلب سی خالی رہجاتا ہی بیت

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اختیار تو

اور صفت جد وجہد ہی مطلب حاصل کرنیمین سعی کو جد کہتی ہین اور رنج و تکلیف اوٹھانیکو کسی کام مین جہد اور یہہ جد وجہد صفتین مین بادشاہان اولوالعزم جہانگیر ملک لینی والون کی اور یہ صفت تابع ہمت بلند کی ہی جسقدر ہمت عالی زائد ہو گی جد وجہد طلب مقصود مین زائد کریگا تواریخ کے کتابون مین لکھا ہی کہ اکثر اگلی بادشاہ ابتدا ہی حال مین لشکر اور خزانہ نہین رکھتی تھی لیکن چونکہ بسبب ہمت بلند کے کمر جد وجہد کے باندہی تو آخرت کو بہت رنج اوٹھا کر کہ مطلب حاصل کرنی مین ضرور ہے اپنی مراد کو پہنچی اور عدل یہہ صفت ہر کسی کو چاہیی خاص کر حکام

اور بادشاہون کو اور عدل یہ ہی کہ انصاف مظلومون کا دیا کرین اور
اور احسان کی معنی یہہ ہین کہ عاجزون اور خراب حالون کی دلدہی کیا
کرین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک گھڑی کا عدل بادشاہ کا ساٹھہ
سال کے عبادت سی بہتر ہے اسواسطی کہ فائدہ عبادت کا عابد کو فقط ہوتا ہے
اور عدل سی آرام خاص و عام اور چھوٹی بڑی سب کو ہوتا ہی اور دولت
اور ملک اور دین سب عدل کی باعث قایم ہین اور ثواب عدل کا حساب
سے زیادہ ہی

نظم

دولت باقی ز کم آزاری ست	دادگری شرط جهانداری ست
کار تو از عدل بگیرد قرار	مملکت از عدل شود پایدار
خانۂ فرداى خود آباد کرد	هر که درین خانه شبی داد کرد

عفو عذاب نکرنا اور تکلیف
ندینا گنہگارون کو باوجود طاقت اور قدرت کی عوض لینی پر اور یہہ
خصلت سب باتون سی بہتر زائد ہی حکیمون نی کہا ہی جسقدر بڑا گناہ
بخشیگا اوسیقدر اوسکی بخشنی والی کی فضیلت زیادہ ہوے گی

بیت

ہوگنہ ہر چند کیسا ہی بڑا	عفو اوسکا اوس سی زائد ہی ضرور

حلم یہہ بھی ایک صفت اللہ تعالی کے صفاتون سی ہی کہ سب
انبیا اور اولیا حلم رکھتی تھی تا حلم کے قوت سی قہر و غضب کو کہ
ایمان بگاڑنے والی ہین اور اسکو شیطان کے سردار ہین اپنی

پاس سی دور کرین بیت	مردی گمان نکر تو کہ ہوتی ہے زور سے
غصہ و بامی تو تو یہ تیرا کمال ہے	اور کمال حلم ہی کہ جو تیری ساتھ
برائی کرے تو اوس سی بھلائی کر	نظم بدی کی مکافات کرنا بدی ہے
ہے ظاہر مین لوگونکی یہہ خبر دہی	مگر جو کہ عالم مین ہین اہل دل
بدون سی وہ نیکی کرین متصل	خلق یعنی اچھی خصلت اختیار

کرنا اور نرمی اور دلداری ہر کسی سی کرنا حکیمون نے کہا ہی کہ خوشخوئی
کے دس علامتین ہین اول یہہ کہ اچھی کام مین لوگون سی مخالفت
نکرنا دوسری یہہ کہ انصاف ہر کام مین کرنا تیسری لوگون کا عیب
نہ ڈہونڈنا چوتہی یہہ کہ اگر کسیسے برائی ہو تو اوسکو اچھا بیان کرنا
پانچوین یہہ کہ گنہگارونکا عذر قبول کرنا چہٹی محتاجون کی حاجت برلانا
ساتوین لوگون کی کام برلانی مین اپنی اوپر تکلیف اوٹہانا آٹہوین
اپنی نفس کا عیب دیکہنا نوین خوشحال رہنا دسوین لوگون کی ساتہ

نرمی اور محبت کی باتین کرنا شعر	بشیرین زبانی و لطف و خوشی
توانی کہ پیلی بموی کشیے	فریدون بادشاہ سی پوچہا

کہ تونگرون کو کس چیز سے خوش رکہنا اوسنی کہا نرمی اور
بردباری سی پہر پوچہا مشکل کو کس چیز سے آسان کری کہا

موافقت اور تسلی دینی سے نظم	ترا کام ہو جو کہ مشکل بہت

عدارا اوسنی کرا اوسمین عیان
کہ حاصل نہو جو بہ تیغ و سنان

کہ نرمی ہی سی حاصل وہ ہو وہی مراد
سخاوت اور احسان

یہہ صفتین باعث نیکنامی اور دوستی کی ہین آدمی مین کوئی صفت جود

وسخاوت سی بہتر نہین بیت
جسمین یہہ دونون نہون چاہیی وہ نہو وہ

ہی شرافت کا سبب جود و کرامت کا سجود
سکندر نی ارسطو سی پوچھا کہ دین و دنیا کی

سعادت کس چیز مین ہی اوسنی کہا احسان اور کرم مین کسی حکیم سے پوچھا کہ جس
عیب سے سب ہنر چھپ جاوین وہ کونسا ہی اوسنی کہا وہ بخل ہے کہ بخیل اگر
کیسا ہی نیک کام کری اوسکو سب برا کہتی ہین پہر پوچھا وہ کونسا ہنر ہی کہ
جسکی باعث سب عیب چھپ جاتی ہین اوسنی کہا وہ سخاوت اور کرم سے
کہ سخی کیسا ہی برا کام کری لوگ اوسکو اچھا کہتی ہین ابیات تجربہ کردم بہر اندیشہ

نیست نکوتر ز سخا پیشہ
ہر گذر قافیہ اینک کرم
باحسان توان کرد وحشی بہ قید
کہ نتوان بریدن بہ تیغ این کمند
نیاید از و ہیچ بد در وجود

خاص ز بہر کرم آمد درم
ابیات کرم پیشہ کن کا دمی زادہ صید
عدو را بالطاف گردن بہ بند
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود
شجاعت اور یہہ ایک قوت

ہی درمیان تہور اور نامردی کے اللہ تعالی بہادر کو دوست رکہتا ہی
اور ہمیشہ بہادر لوگ بہ نظر اللہ تعالی کے فضل پر رہتے ہین اور اللہ تعالی کی

مدد پر تکیہ رکہتی ہین اور کام کی وقت جانشی عزیز چیز کو ہلاکت کی جگہہ ڈالتی ہین

ابیات کی شجاعت سی مرد سارا جہان
جو دلیری کری لڑائی مین
جو کہ بزدل ہو گیا وہ کار کرے
آپ کو وہ بزرگوار کرے

دو دن موت سی ڈرنا روا نہین ایک تو موت کی دن اور ایک جسدن کہ قضا نہین اسواسطی کہ موت دن خوف سی کوئی نہین بچتا اور جسدن قضا نہوگی اوس دن مین کسی نہین مریگا تواضع یہہ سبب بلندی اور زیادتی درجون کا ہی

بیت تواضع کری تجکو بس ارجمند
کہ ہو سارے لوگون مین تو سربلند

اور تواضع اسکو کہتی ہین کہ آدمی آپکو سب سے کم جانی اور دوسرون کی عزت اور تعظیم کری اور اس خصلت کو اہل دولت واقبال اور اصحاب جاہ وجلال نے پسند کیا ہی بیت

گدا اگر تواضع کند خوی اوست
تواضع زگردن فرازان نکوست

امانت یہہ صفت سب کامون مین بہتر اور ہر حالمین خوشتر ہی خائن کو کوئی دوست نہین رکہتا اور امانت دار سی خالق اور مخلوق دونون راضی ہوتی ہین اور سب چہوٹی بڑے کام دنیا کے موقوف امانت پر ہین اور امانت ہر عضو کے آدمی کی بدن سے جدا جدا ہی آنکہہ کی امانت یہہ ہی کہ دیکہنی کے چیزون کو دیکہی اور جو لایق نہ دیکہنی کے ہون اون کو نہ دیکہی اور اسیطرح کان کی امانت یہہ ہی کہ نالایق باتون کو نہ سنی اور سنی یا ہوئی جو کہنی کے لایق نہون نہ کہی اور زبان سے

امانت یہہ ہی کہ سید ہی آور سچی بات کہی اور جہوٹ اور بہتان نہ باندہی اور ہاتہہ کے
امانت یہہ ہی کہ دوسرون کی مال و اسباب فریب و مکر سی نہ لی اور پاؤن کے
امانت یہہ ہی کہ بیہودہ نہ پہرہی اور نیک کام کے واسطی چلی جو شخص نیکی کا طالب ہو
اوسکو لازم ہی کہ کبہی کسی کام مین امانت کو نچہوڑہی تا دونون جہان کی سعادتین
اوسکو حاصل ہون **صفت صدق کی** سچہہ بولنی والا ہر جگہہ باعزت
و آبرو ہوتا ہی اور دونو جہان کی خوبین پاتا ہی اور سچا ہونا ہر کاروبار مین
سبب بی خوفی اور درستی معاملات کا ہے **نظم**

راستان رستہ اندر روز شمار	جہد کن تا تو زان شمار شوی
اندرین رستہ رستگاری کن	تا دران رستہ رستگار شوی

وعدہ کسی سی کسی چیز کے اقرار کرنی کو وعدہ کہتی ہین اور اوسکی
پورا کرنی کو وفا کہتی ہاین **بیت**

تا نشوی عہد شکن جہد کن	دست وفا در کمر عہد کن
	اگر وفا داری کے رسم جہان ہے

اوٹہہ جاوی تو کسی کو کسی پر اعتماد نہ ہی اور دنیا کی سب کامون مین خلل واقع ہو

بیت میل کسی کن کہ وفایت کند	جان ہدف تیر بلایت کند
یار توان یافت بگیتی بسی	لیکہ وفادار نیابی کسی
صحبت آن کن کہ بصدق و صفاست	دامن او گیر کہ اہل وفاست

صفت تامل اور تانی کی

تامل کرنا کامون مین صفت رحمان کی ہی اور جلدی کرنا ہر جگہہ خصلت
شیطان کی تامل سی ہر کام بن جاتا ہی اور جلدی سی خرابی اور نقصان
پیدا ہوتا ہی جو کام سوچ کر کیا جاوی اغلب یہہ ہی کہ موافق دلکا ہو اور جو کام
جلدی اور بی سوچی کرین اکثر اوسمین بی مرادرہین ابیات دراہستگی کار مردم برآرد

که در کار گرمی نباید بکار	شکیب آورد بنده را کلید
شکسته را کس پشیمان ندید	اثر صحبت مصاحب کرنا نیکون

اور عقلمندون کا کیمیا ہی سعادت ابدی کے اور رہنمائی دولت سرمدی کے
صحبت کو بڑا اثر ہوتا ہے اور نیک مصاحب مانند عطار کی ہے کہ اگر وہ اپنا
عطر نہ دی تو بہی اوسکی خوشبو سی دماغ تازہ ہوتا ہی اور بد مصاحب مثل لہار کے
ہے کہ اگر اوسکی آگ سی بدن نہ جلی تو بہی دہوین سی آنکہین اور دل خراب
ہوتی ہین آدمی کو خصوصاً امراکو اور بادشاہون کو جسطرح صحبت اور مجلس نیکون
اور عقلمندون کی ساتہہ کرنا واجب ہے اسیطرح بدکارون اور بی لیاقتون سے
بچنا فرض ہے اسواسطی کہ جیسی نیکون کی صحبت سی فائدی اور ترقیین
حاصل ہوتی ہین جاہلون اور بدکارون کے ملنی سی برائیین اور خرابیین
آتی ہین اور جیسی نیک مصاحب سبب زیادتی دولت واقبال کا ہوتی ہین
اسیطرح بری مصاحب باعث نقصان اور ملال کا ہین نظم

با دولتیان نشین که خاری	در صحبت گل شود بهاری

با هر که نه متصل ست منشین ✽ گر زهر نگشته کام شیرین

نکتی پند آمیز اور حکایتین دل آویز نکته

علم سیکهنی کا وقت کم عمری کا هی چار برس سی لیکر جوانی تک **نکته** جو شخص که کم کهاوی اور کم سووی اور کم بولی تو اوسکا دل عقل سے روشن هوتا هی اور دونو جهانکی خوبیان اوسی ملتی هین **بیت**

اندرون از طعام خالی دار	تا درو نور معرفت بینے

نکته دولت کو جتنی خرچ کرین کم هوتی جاتی هی اور علم همیشه صرف کرنی سی بڑهتا هی بزرگون نی کها هی تین چیزین بی تین چیزون کی نهین رهتین علم تو بی بحث کی اور مال بی تجارت کے اور ریاست بی سیاست کی **نکته** بدا شخص بیوقوفون کی تعریف کرنی سے نیک نهین هوتا اور نیک برون کی برا کهنی سی بد نهین بنتا **نکته** دلکو خانهٔ خدا کهتی هین تو کسیکا دل دکهانا گویا خانهٔ خدا گرانا هی اس سے بهت بچی اور جهانتک هوسکی لوگون کی دلداری کیا کری **نکته** عقلمند کو لائق هے که همیشه اپنی کو نادان سمجها کری اور جو نجانتا هو اوسکی سیکهنے مین انکار نکری **نظم**

آنکس که بداند و بداند که نداند	اسپ طرب خویش بافلاک رساند
وآنکس که نداند و بداند که بداند	در جهل مرکب ابد الدهر بماند

نکته غصه کی وقت مین تحمل کرنا اور اپنا روکنا ضرور هے

کہ مغلوب الغضب حقیقت مین جانور ہی اور تکلیف اور تردد کی وقت مین صبر
چاہیی اور فراغت اور آرام کی وقت شکر کہ صبر سہی دریا رحمت الٰہی کا جوش
مین آتا ہی اور شکر سہی ہر روز نعمت زیادہ ہوتی **نکتہ** تکبر اور غرور آدمی
کی عزت اور آبرو کو دور کرتا ہی اور اپنی کو کمزور اور حقیر جاننا ذلت سہی نکال کر عزت کو
پہنچاتا ہی عاجزی اللہ تعالی کی یہان مقبول ہی اور عاجزون کو ہر وقت اوسکا
لطف و کرم شامل حال **پند** اپنی سب کام خدای تعالے عزوجل کو سپرد کر
اور اپنی عقل و تدبیر اور زور و طاقت پر بہروسا مت کر **پند** اپنی عیبون کو دیکہہ
اور دوسرون کی برائیون کو مت دیکہتا پہر **پند** دوستون کی ساتہہ رہے
اور دشمنون کی ساتہہ رعایت کیا کری تا دوستون کی محبت زائد ہو
چاہیی اور دشمن برائی سی باز آوین **شعر**

بشیرین زبانی و لطف و خوشی	توانی کہ پیلی بموی کشی

پند ہرگز جہوٹ مت بول اور
راہ راستی پر چل کہ جہوٹا ہمیشہ خوار و بی اعتبار ہوتا ہی **پند** اورون کی
ننگ و ناموس مین نظر بد مت کر تا تیری عزت مین اور خیال بد نکری **شعر**

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

پند دنیا مقام عوض اور بدلی کا ہی اگر تو کسی سے نیکی کریگا تو وہ بہی
تجہسی نیکی کریگا اور اگر تو اون سی برائی کریگا تو وہ بہی برائی سے پیش
آویگی **پند** جو کوئی اورون کی راہین کو کہودتا ہے وہ خود اوسمین

اور بدلا کرتا ہی پند اگر کوئی کسی کو رنج و ایذا دیتا ہی تو اوسکی عوض سے
غافل نہو پند سخی وہ شخص ہے کہ کہاوی اور بخشی اور بخیل وہ ہی کہ آپ
کہاوی اور غیرون کو نہ بخشی اور کریم اوسکو کہتی ہین کہ آپ نکہاوی اور دوسرون
کو دی اور لئیم وہ ہی کہ نہ آپ کہاوی اور نہ اورون کو دی نقل عجیب
تاریخ کی کتاب مین ہی کہ پہلی سال جلوس مین سلطان محمود غزنوی سے
اطراف سیستان مین ایک کان سونی کی بشکل درخت کی زمین سی نکلی تہے
اور اوسمین سے بہت عمدہ سونا نکلتا تہا اور سلطان مسعود کی زمانہ مین اوسکا
نشان جاتا رہا تو گویا یہہ امر سلطان محمود کی خوش نیتی سی تہا نقل
سلجوقی بادشاہون مین سی جب الپ ارسلان نی ملک فارس کو فتح کیا تو
اوسکو استخر کے قلعہ مین سی ایک پیالہ فیروزہ کا ملا کہ دو سیر مشک و عنبر اوسمین
سماتا تہا اور نام جمشید بادشاہ کا آتش پرستونکی خط مین اوسکی گرد لکہا ہوا تہا
نقل سلطان زین العابدین کو مرض سخت ایکبار لاحق ہوا کہ اطبا اوسکی
علاج سی عاجز ہوگئی اور بیماری ہر روز بڑہتی جاتی تہی ایکدن ایک جوگی کے
ہمراہ اپنی ایک چیلہ کے بارگاہ سلطان مین حاضر ہوا اور بادشاہی اہلکارونسے
کہا کہ ایک گہڑی بادشاہ کو تنہا کسی مکان مین کردو تا ہم اوسکی مرض کے
دور کرنی مین کوشش کرین اہلکارون نی اوس جوگی کو غنیمت
جانکر بادشاہ کی ساتہ ایک تنہا مکان تعین کردیا بعد تہوڑی دیر کے

شاگرد نی جوگی کے لاش مردہ کو کاندھی پر اوٹھا کر لیگیا اور بادشاہ
تندرست ہو گیا پہر وہ شاگرد جوگی کے علاج مین مشغول ہوا یہان تک کہ
وہ بہی تندرست ہو گیا اور بادشاہ بہت دنون زندہ اور تندرست رہا اسکو
عمل جذب مرض کہتی ہین کہ دوسری کی بلا کو اپنی اوپر کہینچ لی اور یہہ عمل اوسکو
آتا ہی جو اپنی نفس کو صاف و پاکیزہ کری معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بادشاہ بڑا رحم
دل ہوگا کہ فقیر لوگ بہی اوسکی لیی زندگی چاہتی تہی **نقل** شمشیر خانی
مین لکہا ہی کہ صحن مین نوشیروان کی دخمہ کے جو پہاڑ پر واقع ہی چار سوار
طلسم کی بنا کر کہڑی کر دی تہی جب کوئی اونکی سامنی آتا تو وہ اوسپر حملہ
کرتی تہی مامون رشید خلیفہ بغداد کا دخمہ بان کی بتلانی سی اندر گیا کہ اوسپر
کسی طرحکا آسیب نہ آیا اندر جاکر دیکہا کہ لاشہ نوشیروانکا تخت مرصع پر بیٹہا
ہوا ہی اور تمام بدن درست ہی مگر کپڑی گل گئی ہین مامون خلیفہ نی نیا
خلعت مشک و عنبر سی خوشبو کر کی اوس لاشہ کو پہنایا اور بسبب اوسکی عادل
ہونی کے اوسکی بہت تعظیم و تکریم کی ناگاہ اوس قالب بیجان سی آواز آئی
کہ فلانی کونی مین اس دخمہ کے خزانہ تمہاری دعوت کی لیی ملینی رکہا ہے
اوسکو قبول کرو اور مجکو معذور رکہنا کہ اسوقت مین تمہاری تمام دعوت
اور خاطرداری سی معذور ہون مامون رشید وہ گنج شایگان وہانسی لی آیا

نواحی کشمیر مین ایک درہ پہاڑ کا ہے کہ وہان ہر طرح کے پہول ہین اگر وہان
کوئی زور سی بات کرتا ہی تو برف اوس مین کمال برسنی لگتا ہی وہان جاتی ہین تو آہستہ باتین کرتی ہین

نقل

جہانگیر نامہ مین لکہا ہی کہ مرتضی خان حاکم گجرات نی ایک انگوٹہی کہ حلقہ اور نگ
اور گہر اوسکا ایک لعل بیش قیمت کا تہا اور وزن ایک مثقال سی کچہہ زیادہ تہا جہانگیر
بادشاہ کو تحفہ کی طور بہیجی بادشاہ نی اوسکو بہت پسند کی کہ ویسی خزانہ شاہی مین نہ تہی

نقل

اوتر مین ایک جزیرہ ہی کہ وہان کی رہنی والی آدمی کو کہاتی ہین اونمین رسم ہے
کہ جب اونمین کا کوئی ذرا بیمار ہوتا ہی تو سب ملکر اوسکو فی الفور مار ڈالتی ہین اور
اوسکی جوڑ جوڑ کاٹ کر محلہ والون کو بانٹ دیتی ہین اور تمام سال مین
ایک دن مقرر ہے کہ اوس دن آدمی کا گوشت کہانا واجب جانتی ہین

نقل

حضرت سلیمان علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام کہ بادشاہ جن و انس اور
تمام مخلوق کی تہی تو اونہون نی چاہا کہ ضیافت تمام مخلوقات کی کرین دیوونکو
فرمایا کہ ہر طرح کی چیزین کہانیکی جمع کرین اونہون نے سمندر کے کنارے پر سب
چیزین جمع کین حضرت سلیمان نی وہان جاکر وہ سب سامان دیکہا
اور اللہ تعالے سی دعا کی کہ تمام مخلوقات کو میری مہمان خانی مین دعوت

کہانی کو بہیجی اوسیوقت ایک جانور دریاسی نکل آیا اور مونہہ کہول کر کہڑا ہوگیا
لوگون نی وہ سب اسباب کہ مدت کثیر مین دیونکا جمع کیا ہوا تہا اوسکی مونہہ
مین ڈالدیا جب کچہہ باقی نرہا تو اوس جانور نے حضرت سلیمان سی کہا کہ اللہ تعالی نے
نی آج مجکو تمہارا مہمان کیا میرا کہانا جلد بہیجو کہ ابہی تو آدہا بیٹ میرا بہرا ہے
حضرت سلیمان نی اللہ تعالی کی قدرت پر حیران ہوکر اقرار عاجزیکا کرنی لگی اور وہ جانور پانی مین چلا گیا

نقل

سلطان یعقوب ابو اللیث پہلی اپنی بادشاہ ہونی سے ایک غریب آدمی تہی اپنی
ایام حکومت مین اونہون نی ایک سیستان کی امیر کو غصہ کیا اور اوسکا
سب مال ضبط کیا یہان تک کہ وہ روٹی کے ایک ٹکڑہی کو محتاج ہوا ایکدن
وہی شخص یعقوب لیث کی سامنی آیا بادشاہ نے پوچہا کہ آج تیرا کیا حال ہے
اوسنی کہا جیسی کل آپکا تہا بادشاہ نی کہا کل میرا حال کیسا تہا اوسنی کہا جیسا
میرا آج ہی یعقوب لیث نی دلمین انصاف کیا اور سب اسباب اوسکا دیدیا

لطیفہ

ایکدن نوشیروان کی جشنمین اوسکی سب قریب حاضر تہی ایک شخص نے
اونمین سی کہ بڑی عزت والا تہا بادشاہ کے سامنی سنہری پیالہ نوشیروان
کا چرالیا اور نوشیروان نی دیکہہ بہال کر اوسکو بہلا دیا جب مجلس برخاست
ہوئی ساقی نے کہا مین لوگون کو جانی ندونگا جبتک پیالہ نہ ملجاوے

میرا آواز دور سے اچھا معلوم ہوتا ہی اسواسطی مین آذان دیکر دور
جاتا ہون کہ اپنا آواز سنون کہ آدمی سچ کہتی ہین یا جھوٹ

لطیفہ

ایک شخص نے اپنی غلام کو بازار مین بھیجا کہ انگور لے آ غلام دیر مین انگور لایا
اوسکا خواجہ اوسپر غصہ ہوا اور کہا خبردار جب مین تجکو کسی کام کو بھیجا کرون تو
تھوڑی دیر مین کئی کام کر لایا کر اور جلدی آیا کر الغرض تھوڑی دنون مین اوسکا
مالک بیمار ہوا اور غلام کو حکیم کے بلانی کو بھیجا غلام گیا اور چند آدمیون کو اپنی
ہمراہ لی آیا مالک نی پوچھا یہ لوگ کیون آئی ہین غلام نے کہا ای مالک اوسدن
تو نی فرمایا تہا کہ مین جب ایک کام کہا کرون تو تو جلد کئی کام کر لایا کر بموجب
تیری حکم کے تہوڑی دیر مین کئی کا کر لایا ہون حکیم کو تو لایا ہون کہ علاج کری
اور گویّی کو لایا ہون کہ اگر تو اچھا ہو تو وہ گاوہی اور نہلانی والی کو لاہون
کہ اگر مرہی تو وہ غسل دی اور شاعر کو لایا ہون کہ وہ مرثیہ کہی اور قبر کہودنے
والون کو لایا ہون کہ تیری قبر بناوین اور ایک حافظ ہی کہ قبر کے سرہانی ختم کرے

لطیفہ

ایکروز سکندر بادشاہ دارا کے لڑائی مین تیز گہوڑی پر سوار لشکر کا ملاحظہ
کرتا تہا ناگاہ ایک سوار دُبلی گہوڑی پر کہ بیٹھا تہا آگی سے نکلا سکندر نے
اسکو غصہ سے گہوڑے کی اوپر سے گروادیا وہ سوار اس حرکت سی ناخوشی لگا

سکندر نی غصہ سے پوچھا تو کیون ہنسا سوار نے کہا تیری غصہ کی موجب سے مجکو ہنسی آئی کہ تیرا تیز گھوڑا لڑائی مین دباؤ کی وقت جلد بہاگ سکتا ہی اور میرا ضعیف گھوڑا مقام خوف سی بہاگ نہین سکتا اور باوجود اسکی تو مجہپر غصہ ہوتا ہی سکندر کو لطیفہ سوار کا پسند آیا اور اوسکا عہدہ بڑہا دیا

انتخاب حالات اگلی حکیمون کی

معلوم ہو کہ اگلی اکثر حکیم یونان کی تہی اور بعضی اونمین روم کی اور جن حکیمون کو فلاسفہ کہتے ہین وہ پانچ ہین بڑا اور بہتر اونمین کا ابناذقلیس ہے پہر فیساغورث پہر سقراط پہر افلاطون پہر ارسطاطالیس اور پہلی سب حکیمون مین حضرت لقمان ہین انہون نی حضرت داود علیہ السلام سی حکمت سیکہی اور ابناذقلیس انکا شاگرد تہا پہر فیساغورث نی ملک مصر سے آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے اصحاب سی علم الٰہی اور علم طبیعی سیکہا اور راگ اور گانی کا علم نکالا پہر سقراط نے اوس سے پڑہ کر مطالب خدا تر سے انتخاب کر لیے

حکیم فیساغورث

اسنی حکمت حضرت سلیمان علیہ السلام کی اصحاب سی سیکہی ہی اور علم موسیقی اور پیرنا اسنی نکالا ہے اور اسکی نصایح سے ہی کہ آدمی کو چاہیی زیادہ خوش نہو وی اور نہ زیادہ رنج کری اور اچہی لوگون سے

محبت اور نیک سیکھنی مین مصروف رہی اور نفس کو گناہ کا شوق نہ لاحی
اور جس شخص کو کہ طالب فضائل اور عبادت کا ہو اوسکی مدد کری اور جو برائی
کہ ہمیشہ نہ ہے بہتر ہے اوس نیکی سے کہ جلد جاوی اور اسی حکیم نے کہا ہے کہ رضا مندی
اللہ تعالی کی فقط باتون سی نہین ہی کام ہی نیک کیا کری اور ہر شب فکر کر
کہ آج صبح سی ابتک مینی کیا کام کیی ہین پس اگر بری کام کیی ہون تو نفس کو
ملامت کری اور نیک کام کیی ہون تو شکر خدای تعالی کا بجالاوی اور اوسنی
کہا ہی کہ اگر کسیسی تو دوستی کری پہر تجکو معلوم ہو کہ وہ لایق دوستی کی
نہین ہے تو اوسکی ساتہہ ایسا معاملہ مت کر کہ وہ دشمن ہو جاوی اور جس سی دوستی
کرنیکا ارادہ ہو تو پہلی اوسکی کامون اور باتونمین غور کرکے محبت شروع کری
نہ چکنی چپڑی باتین ہر کسی کی سنکر بی آزمائی محبت کر لیا کری کہ بہت آدمی
جہان مین دوستی کی لایق نہین ہین اور کہا ہی کہ شرافت نفس کی یہہ ہے
کہ جو کچھہ نیک و بد اور کلفت و رنج آپ پر گذری تو دونون کو برابر قبول کرے
اور کسی نے اسی حکیم سے پوچھا کہ بدتر آدمیونمین کون ہی کہا وہ شخص ہے
کہ مال دوسرون کی واسطی جمع کری اور پوچھا ای حکیم دوست تیرا کون ہے
اوسنی کہا میرا دوست وہ ہے کہ میری ہیچ باتون سے رنجیدہ نہو پہر
آدمیون نے پوچھا کہ سب لوگونمین نیک اندکون ہی اوسنی کہا جو گناہ کم کری

اس لفظ کی معنی یونانی زبان مین بہت علم اور بڑی نفع کی ہین یہہ حکیم سب علم
اور تمام فن جانتا تہا اور بہت کتابین اسکی تصنیف سی ہین آخر عمر مین اسنی
گوشہ نشینی اختیار کے اور عبادت مین مشغول ہوا اور یہہ نصیحتین اسکی ہین کہ سب
چیزین جسپر لوگ فخر کرتی ہین وہ تندرستی سی حاصل ہوتی ہین اور کہا کرتا تہا
کہ تحصیل اوس چیز کی کر جسمین تیری بہتری ہو اور کہا ہی کہ اصل ہر نیکی کی پرہیزگاری
ہے پس گناہ اور برائی کرکے آدمی آپ پر ظلم نکری اور کہا ہی کہ جو شخص قناعت
نہین کرتا رنج و بلا مین گرفتار ہوتا ہی اور اس حکیم نی ایک جوان سی کہا کہ اونی
ماں باپ کی میراث کا چند روز مین خرچ کر کی فقیر ہوگیا تہا کہ زمین سی سونا
چاندی نکلتی ہے اور یہہ شخص زمین کو نگل گیا اور کہا ہی کہ جو شخص دوسرون کو
بہلی بات کی ہدایت کری اور آپ اوسپر عمل نکری وہ ایسا ہی کہ چراغ لیے
اور آپ نہین دیکہتا اور کہا ہی کہ غنی وہ شخص ہے جو مال جمع کری اور آہستہ
آہستہ اچہی باتون مین خرچ کرے نہ وہ شخص کہ مرجاوی اور دوسرونکی
لیے چہوڑ جاوی اور اس حکیم سی لوگون نی پوچہا کہ تمنی اسقدر علم کیسی سیکہا
اوسنی کہا مینی چراغ مین اتنا تیل ڈالا کہ تم پانی لوٹی مین نہ ڈالتی ہوگی
اور اتنا تیل خرچ کیا ہی کہ تمنی پانی نہ پیا ہوگا اور اوس سی پوچہا کون شخص
برائیون اور تکلیفون سی محفوظ رہتا ہے کہا وہ شخص کہ پرہیزگار ہو اور اچہی
عقل کے موافق کام کری اور کہا ہے کہ اپنی اوس تعریف پر مغرور نہو

جو تجھمین نہو اور اوس برائی سی بچ کر جو تجھمین ہووی اور ارسطو کو جو اسکا شاگرد رشید
تہا ایک وصیت نامہ طرح طرح کی نصیحتون کا لکہا خلاصہ اوسکا یہہ تہا

خلاصۂ وصیت نامہ حکیم افلاطون

اول خدا کو پہچان اور اوسکا حق نگہہ رکہہ اور علم سیکہنے مین کوشش کر کہ
تجکو نفع ہو اور خدا سے وہ چیز طلب نکر کہ جو فنا قبول کرنیوالی ہو بلکہ وہ چیز طلب کر
کہ تیری ساتہہ ہمیشہ رہے اور تمام رات مت سو کہ تجسی حساب نفس کا لیا جاوے
اور بی فایدہ باتون سی بیزار ہو اور جبتک کہ نہ پوچہین مت کہو کہ علامت
بی عقلی کے ہے پہلی سوچ کر کہا کر کہ شرمندہ نہو اور جلد خفا مت ہوا کر
کہ غصہ کی عادت ہو جاوی اور حاجت مندون کا کام کل پر مت ڈالکہ
نہین معلوم کل کو تو کس بات مین مشغول ہو جاوی اور فقط علم پر اعتماد مت کر
بلکہ علم سیکہہ کر اوسپر عمل کر کہ علم تیرا جہان مین رہے
اور عمل تیرے ساتہہ اوس جہان جاودان مین جاوے

حکیم ارسطو

اسکی معنی یونانی مین کامل اور فاضل کے ہین جب ارسطو آٹہہ برس کا
ہوا تو علم سیکہنی کو حکیمون کی پاس جانی لگا اور پڑہنی مین مشغول ہوا
جب سترہ برس کا ہوا تو افلاطون کا شاگرد ہوا اور بیس برس تک
اوس سی پڑہا جب افلاطون مرنی لگا تو ارسطو کو اپنا خلیفہ کیا پہر ارسطو نے

بہت عزت اور بزرگی پائی اور اوسوقت کا پادشاہ اوسکی کمال تعظیم و تکریم کیا
کرتا تہا اور ارسطو لوگون کو ایسا عزیز تہا کہ جب مرا تو لوگون نی ایک تانبی کے
صندوق مین اسکی لاش بند کرکے ایک گنبد مین دفن کی اور جب کوئی بڑا کام
پیش آتا تو اسکی قبر پر بیٹہکر مشورہ کرتے مشکل باتین معلوم ہوجاتین اور
اور اسکی نصیحتون مین سی یہ باتین ہین کہ اچہی بات کا حکم کہنی والا اور کرنیوالا
اور یاد دلانی والا اور یاد کرنی والا اور سننی والا سب بہلائی اور بہتری مین برابر
ہوتی ہین اور کہا ہے کہ لوگون کی حقمین کوئی چیز بادشاہ عادل سے بہتر نہین
اور ظالم بادشاہ سی زائد بری نہین اور کہا ہی کہ اگر تہوڑا انسان سوچے
تو جان لیگا کہ دنیا ہرگز اسکی لایق نہین کہ آخرت کی خرابین اسکی واسطے
اوٹہائی جاوین اور کہا ہی اگر تو نگری چاہتا ہی تو تو قناعت اختیار کر
کہ جسنکو قناعت نہین وہ مال و دولت کا محتاج ہی اور آدمیون سی وہ معاملہ
نکر ہی کہ اگر وہی کام تجہسی کرین تو تجکو برا معلوم ہو اور جسنی علم سیکہی برباد ہوتی
ہے اور کہتا تہا کہ جینی علم دنیا حاصل کرنی کو نہین سیکہا ہے بلکہ جہل و نادانی
کہوینکو کہ اس سی مجہی کمال نفرت ہے اور کہا ہے کہ علم حکمت آئینہ جہان نما ہے
کہ اسمین اچہا برا دونو دکہتی ہین اور سخاوت اور بخشش یہ ہی کہ ضرورت کے
وقت دی اور موافق اپنی لیاقت اور محتاج کی حاجت کی ہو اور رحیم پر رحم
کیا کر اور شریر کو سزا دیا کر اور دنیا کو بوجہی آخرت کمانی کے کر مال و اسطے

دنیا کے بہت طلب کر بلکہ واسطی مدد دین و آخرت کی کہ دنیا فانی ہی اور آخرت
باقی اور کہا ہی جو کہ تکبر کری وہ خوار ہوتا ہی اور جو دنیا سے بہت محبت رکہتا ہی
وہ مرتی وقت مفلس مرتا ہی اور جسنی قناعت کی وہ تونگر مرتا ہے اور بی علموں
اور بیوقوفوں سی ملنا برابر مرنے کی ہی اور جو نیکی نکر سکے اوسکو چاہیی کہ بری
بات پر دل نرکہی اور بہت آسان کام جسمین بڑا نفع ہو وہ چپ رہنا ہی کہ جو کم
بولا بہت فائدا اوٹہایا اور عقل و دانش سی اور نیز بلندی ڈہونڈنہ حسب و نسب
پر بڑائی کر اور چپ رہنا آدمی کے ہیبت بڑہاتا ہی اور سچ سی قدر و منزلت زیادہ
ہوتی ہے اور تواضع سے محبت اور انصاف سی سردار بنتا ہی اور سخاوت سے
ناموری حاصل ہوتی ہے اور عدالت سی دشمن مغلوب ہوتا ہی اور کہا ہے کہ
احمقوں کی ساتھ بیٹہنا عذاب ہی روح کا ایک کسی بہت کہانی والی سی کہا
کہ غذا واسطی قوت بڑہانی کی ہے نہ بہت کہانی کی واسطی اور کہا ہے کہ برائی کا
بدلا برائی دلیری ہے لیکن برائی کا بدلا بہلائی کرنا مردوں کا کام ہے
اور کہا ہی کہ پہلے برائی اور عیب اپنی نفس کے دور کر بعد اوسکی عقل اور علم
سیکہہ کہ جسنی ایسا نکیا علم سے اوسکو فائدا ہوا اور کہا ہی کہ اگر تونی اپنی
نفس کو تابع کر لیا تو دوسری تیری تابع ہو جاوینگی اور ارسطو سکندر
بادشاہ کا وزیر تہا اسکی تدبیر سی ہمیشہ سکندر کی ترقی ہوتی رہے
ہر امیر کو چاہیی کہ مصاحب اور اہلکار عقلمند اور پرہیزگاروں کو کیا کرے

حکیم سقراط

یہہ حکیم عالی قدر ارسطو کی زمانہ مین تہا اور ہمیشہ اپنی نفس کو محنت اور مشقت مین
رکہا کرتا سردی گرمی کی موسم مین ننگا رہتا لوگون نی اوس سی پوچہا کہ اتنی
محنت اور تکلیف کیون کرتا ہی اوسنی کہا مین ڈرتا ہون کہ کہین میرا نفس سرکشی
نکری اور مجہپر غالب نہو جاوی اور نالایق باتون کا شوق دلاوی بہتر یہہ ہے
کہ مغلوب رہی ایکبار اوس شہر مین کہ مکان اس حکیم کا تہا طوفان عظیم
اور بڑی آفت آئی تمام لوگ حیران وپریشان ہوی حکیم سے پوچہا کہ تو کیون
نہین گہبراتا اوسنی کہا بدخوابی سے کچہہ تکلیف نہین ہوتی اسیطرح دنیا کی پریشانی
میری اطمینان اور صبر مین کچہہ نقصان نہین کرتی کہ دنیا کو بہی ایک خواب
پریشان کہتی ہین اوسکی عورت نہایت تندخو اور بدخلق تہی ہمیشہ حکیم کو سخت
وسست کہا کرتی اور وہ تحمل کیا کرتا ایک دن کوٹہی پر وہ عورت برتن دہوتی تہی
اور حکیم پر غصہ ہوتی تہی وہ خاموش تہا عورت اوسکی چپ ہونی سے زائد غصہ
ہوئی اور پانی برتن کی دہوون کا حکیم کے اوپر ڈالدیا تمام بدن اوسکا
اور وہ کتاب کہ دیکہہ رہا تہا تر ہوگئی حکیم نے بردباری سی ہنس کر کہا کہ سچ ہے
جب خوب گرجتا ہی تو برستا ہی اور پہر کتاب دیکہنی لگا ایکدن کسی نی حکیم کو
گالی دی حکیم کے دوست نی کہا کہ تو بہی اسکو کچہہ کہو کہ ناحق تجہکو گالی دیتا ہے
حکیم نے کہا کبوتر کوے کی بولی نہین بول سکتا

ارسطو نے اپنی کتاب مین اسکی بہت باتین اچھی لکھی ہین

حکیم اسقلینوس

یہہ شام کے ملک مین رہتا تہا اور ہمیشہ لوگو کو علم سیکہنی کا شوق دلایا کرتا تہا علم طب اسنی نکالا ہے اور حکماء یونان مین بڑا معتبر ہی اسکی بارہ ہزار شاگرد تھی اور ہزار قندیل اسکی قبر پر جلا کرتے علم طب کا ورثہ اوسکی اولاد مین بقراط حکیم کے زمانی تک رہا اور اوسکی یہہ نصایح مشہور ہین کہ جو شخص زمانیکا انقلاب جانتا ہے وہ آپ کو ضایع نہین کرتا اور کہا ہے کہ زاہدی علم حکمی کا بہتر ہے کہ ہمیشہ پہرتا ہی اور اپنی جگہہ پر رہتا ہی اور کہا ہے کہ مطلب نہ حاصل ہونا بہتر ہے اس سی کہ نالایق کے آگی ہاتہہ پہیلاوی اور کہا ہے کہ تعجب ہے اوس شخص سے کہ بخوف بدنکی بیماری کی کہانی سی پرہیز کری اور بخوف عذاب آخرت کی گناہ سی نہ بچی جس جاہل کو نہ مانی اور نہ سمجھی سکہانا بہی جہالت ہے

حکیم ثافسطیس

یہ شاگرد ارسطو کا تہا اور بعد ارسطو کے اوسکا خلیفہ ہوا اور اوسکی کتابون کی شرحین لکہین اوسکی یہہ نصیحتین ہین کہ نفس کے حقیقت مین پر و بال ہین جہان چاہتا ہے پہنچتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دیکہتا ہے اور کہا ہے اگر کثافت دنیا کی دور کرسکی تو تہوڑے مدت مین نفس چراغ کیطرح روشن ہوجاتا ہے اور کہا ہے سخاوت بدن کی مال سی ہے اور سخاوت نفس کے علم سے

اور بدن اور مال فانی ہین اور نفس اور علم ہمیشہ باقی

حکیم اودیموس

شاگرد ارسطو کا تھا بڑا دانا ہے اور بہت کتابین تصنیف کین اوسکی یہہ باتین مشہور ہین کہ نادان سی اپنا بھید مت کہو کہ اوسکی چھپانے کی عقل و طاقت نہین رکھتا اور کہا جیسی تیر پتھر سے لگ کر تیر انداز کی طرف لوٹ تاہی اسیطرح بری بات نیک آدمی کیطرف سی لوٹ کر کہنی والی پر پڑتے ہی لوگون نے اوس سے پوچھا تو نکاح کیون نہین کرتا کہا مین اپنی صلاح سی عاجز ہون دوسریکا غم کیسی اوٹھاؤن اور داغ دلپر رکھون پوچھا رات دن لکھنی پڑہنی مین کیون مشغول رہتا ہی کہا اپنی نادانی دور کرنے کو کسی احمق نے اوسکو نادان کہا حکیم کو اس بات کا کچھہ رنج نہوا لوگون نے کہا تونی اسکی بات پر التفات نکیا کہ بخشی عالم کو نادان کہا حکیم نے جواب دیا کہ اگر مین حقیقت مین نادان ہون تو اسنی سچ کہا مین کیون برا مانون اور اگر نادان نہین ہون تو جھوٹ بات سے کیون ناراض ہون

حکیم دمی مقراطیس

یہہ بہمن بن اسفندیار کے وقت مین تھا اور حکیمون نے اسکی اکثر باتین اپنی کتابون مین لکھین ہین منجملہ اون کے یہہ ہے کہ اوس سے کہا مت دیکھہ تو نے آنکھہ بند کر لی کہا مت سن کان بند کر لی کہا مت بول مونہہ بند کر لیا

کہا یا نہین مت سمجھہ تو نے کہا مجکو اپنے کے طاقت نہین

حکیم فانس

افلاطون کی شاگردون مین سی ہی بہت کتابین تصنیف کی ہین ایکبار جہاز پر سفر کیا وہ ٹوٹ گیا تختی پر بہکی کنارہ پر آیا اور علم ریاضی کی قواعد سی آبادی کے طرف آیا ایک شہر خوب آباد دیکہا اندر جاکر بطفیل علم و ہنر کے سب مین معزز ہوا آدمی اوسکی خدمت مین جمع ہوی اور اوسکی باتون سی فائدہ لیا ایکبار کیا خوب کہا کہ اوس چیز کو انسان اپنی پونجی نکرے کہ اگر کشتی ٹوٹ جاوے تو خالی ہاتہہ رہجاوے بلکہ وہ مال جمع کرے کہ ہر حال مین کام آوے

حکیم فلبس

یہہ بڑا حکیم اور طبیب تہا جس شہر مین رہتا تہا وہان کی لوگ ایکدن بت خانہ مین جاکر جانور ذبح کیا کرتے تہی حکیم کے پاس بہی آکر اسی کام کرنیکو کہا اس حکیم نے ایک گاے مٹی سے بنائی اور ہمراہ اپنی لیجاکر بت پر توڑے لوگون نے کہا یہہ کیا کیا کہا مجکو افسوس آیا کہ بی جان کی واسطی جاندار کو ہلاک کرون

حکیم سفیداس

یہہ حکیم لوگون سی الگ رہا کرتا تہا اور آدمیون کے بیہودہ باتون سی دلتنگ ہوکر اقرار کیا تہا کہ ہرگز کسیسے بات نکرونگا جب بادشاہ نے یہہ خبر سنی حکیم کو بلوایا اور ہر چند چاہا کہ کچہہ کہے مگر اوسنے موہنہ نکہولا بادشاہ نے اوسکی قتل کا حکم کیا

اور خفیہ جلاد سی کہدیا کہ جب باہر لیجا کر اسپر تلوار نکالی اگر یہہ رو لی تو مار ڈالنا
اور اگر چپ رہی نہ بولی تو میری پاس پھر لی آنا غرض جلاد نے جب اوسکو
پختہ پایا تو پھر بادشاہ کی پاس لی آیا اور حال بیان کیا بادشاہ نی اوسکی
بہت عزت کی اور اپنی پاس رکھا اور کہا مجکو کچھ نصیحتین کرو وہ
مونہہ سی نہ بولا لیکن کاغذ پر کچھ نصیحتین اور اچھی باتین لکھدین

حکیم اسکندر افرودیسی

جالینوس کی زمانہ مین تھا اور اوس سے بہت مباحثہ کیا ہی اوسکی یہہ باتین مشہور
ہین کہ اگر تجھی منظور ہو کہ کیسے کی عقل و ہنر کا امتحان لی باتو مین اوسکو
مغالطہ دی اگر سمجھ جاوی تو دانا ان سے اوس سی مت مل اور اگر نہ مانے
تو عاقل سے اپنا مصاحب بنا

حکیم دیوجانس کلبی

بہت پرہیزگار تھا آبادی اور خانہ داری سی اسکو نفرت تھی رات کو
گھر مین نہ رہتا جہان رات ہوتی وہین بسر کرتا اور کچھہ مال ہمراہ نہین
رکھتا تھا کپڑی فقط بقدر ستر کے رکھتا جو کچھہ ملجاتا اوسپر قناعت کرتا
لوگون نی اوس سی پوچھا کہ تو گھر کیون نہین بناتا اوسنی کہا میرا
گھر اگر تم دیکھو تو حیران ہو جاو چھت میری گھر کے آسمان ہی اور تمام
روی زمین میرا گھر ہے ایکبار سکندر بادشاہ اوسکی پاس آیا حکیم نے

اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا سکندر نی پوچھا اپنی بی خبر ہے اور بدخلقی مجھسے
کسواسطی سے حکیم نے کہا مین اوروںکی طرح محتاج نہین ہون سکندر نی کہا
یہہ بی پروائی مجکو کس سے ملی کہا مین غریبی مین ایسا خوش ہون کہ تو مال
و دولت مین ایکدن اوس سی بطریق دل لگیکی پوچھا کہ ای حکیم تیرا کوئی عزیز
واقربا نہین بعد موت کی تجکو کون گاڑیگا حکیم نے کہا میری بدبوسی لاش مجھسے
توہی دفن کردیگا اوس سی پوچھا کھانا کسوقت کھانا چاہیی کہا جسکو کھانا
میسرہے وہ ہر وقت بہوکا ہے اور غریب کو جسوقت کہ ملجاہی وہی اوسکا وقت ہے
اوس حکیم نے ایک شخص کو دیکھا کہ عورت کی نکاح کی خواہش رکھتا تھا افسوس
کیا اور کہا یہہ شخص تہوڑی سی راحت کی لیی بہت تکلیف اوٹہاتا ہے کسے نی
اوس حکیم سے کہا کہ فلانا تجھکو بدنام کرتا ہی حکیم نے کہا کہ میری عقل و ہنر کو
اوسکی عقل نہین پہنچتی لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجکو فلانی حکیم سے
کیا نسبت ہے کہا مین تسبب حکمت کے احمق ہوگیا ہون اور وہ احمقی سے
نکل کر مرتبہ حکمت کو پہنچا ہے ایکبار بادشاہ کو نصیحت کی کہ تو اپنی حسن اور
لباس اور سواری سی اپنی بڑائی مت ظاہر کر بلکہ بخشش اور نیکی سی اور جب
چاہی کہ کسیکو برائی سے روکی تو پہلے سوچ لے کہ یہہ بدی تجھمین تو نہین
اور کہا ہے کہ اکثر کامون مین زیادتے خوب ہے مگر بولنی مین کہ بہت
بولنا بالکل عیب ہے اوس سے پوچھا کہ تونگر ہی کسکو کہتی ہین کہا دستی

خواہش دور کرنی کو آخر جاہلون نی جب اوسکی عداوت پر کمر باندہی تو حکیم کے
دوستون نی اس بات کی حکیم کو خبر دی اور کہا کہ تہوڑی دنو اس ملک سے
باہر چلا جا لوگ درپی تیری ہین اور تکلیف دیا چاہتی ہین حکیم نی کہا یہی وقت
میری حلم وتحمل کے امتحان کا ہی ایکدن کوئی شاعر بادشاہ کے تعریف پڑہتا
تہا حسب اتفاق حکیم بہی وہان گیا اور جیب سی روٹی نکالکر کہانی لگا لوگون نے
کہا یہ کیا حرکت ہی بادشاہ کی تعریف سنتا ہے یا روٹی کہاتا ہے کہا جہوٹ سنی
روٹی کہانا بہتر ہے اور کہا ہے جو کوئی بامید تحسین وآفرین کی نیک کام کری
تو گویا اوسنی برائی کے اور منتظر تعریف کا ہوا ایک مصور نے تصویر بنانا چہوڑکر
طبابت اختیار کے حکیم نے اوسکو دیکہکر کہا ای مصور تو نی خوب کیا کہ اگر تصویر
مین خطا ہوتی تو لوگ تجکو برا کہتی اب اگر علاج مین خطا کریگا تو خاک پردہ پوشی
کری گی اور کہا کرتا تہا کہ دولت عقل کی بہتر ہے مال سی اور جہل ونادانی
فقر وافلاس سی بدتر ہے نیک خوشی سے کوئی زائد اچہا ہمنشین نہین
اور توفیق خیر سے کوئی بہتر رہبر نہین اور مشورت عقلا سے کوئی بہتر
پناہ نہین اور ادب سی بہتر کوئی دولت نہین ایک کم بخت نی اوسکو گالی دی
حکیم نی اوسکو کچہہ نکہا اور خاموش رہا لوگون نے اسکا سبب پوچہا کہا مین
اوسکو کیا کہتا کہ وہ خود دشمن زبان سی بکتا تہا اس حکیم سے کسی نی پوچہا
کہ کون سی تدبیر وحکمت سے دشمن سے عوض لین کہا تو وہ کمال سیکہہ جو اوسمین نہو

اور کہاہے کہ اگر تو لوگوں سے آنکھہ میں عزیز ہو تو اپنی کو بزرگ مت جان اور
کہاہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ زندگی کہانے پینے کے لیے جانتے ہیں
حالانکہ کہانا پینا واسطے زندگی کے ہے

حکیم ادمیس

یکتا اپنی زمانے کا تہا علم طب اور شاعری میں بے مثل تہا اوسکی نصیحتیں مشہور ہیں
اور بہت قصیدے اچہے مضمون کے بڑی فصاحت و بلاغت سے کہے ہیں یونان
کے شاعر اوسکو اپنا پیشوا جانتے ہیں ایکبار وہ قید ہوا اوس سے پوچہا تو کہاں سے
آیا کہا ماں باپ سے پہر پوچہا کیوں آیا ہے کہا اسی واسطے کہ ایکدن اس قید سے
چہوٹوں قید خانہ کے حاکم کو یہہ لطیفہ پسند آیا اوسکو چہوڑ دیا اور ارسطو اوسکی
شعروں کو بہت پسند کرتا تہا ایک سو اسی برس جیا اور اوسکی باتیں
سے یہہ مشہور ہے کہ عاقل وہ ہے جو بدنیکی اور بدی کی بدلے نیکی کرے اور
کہاہے کہ بدکاروں کی ملنے سے خوف کرتا تو بہی اونیں سے نہووے
اور نیک کام میں جلدی کیا کر کہ مبادا شاید تو سست ہو جاوے یا کوئی مانع
ہو جاوے اور کہاہے کہ ظاہر شئی کا اوسکی باطن سے خبر دیتاہے اور اپنی بیٹی
کو کہاہے کہ خوشی نفس مت کیا کر اور تابع دلکا مت ہو اور ہوس والا
مغلوب شیطان کا ہوتاہے نیک کام سے عادت کر کہ اچہا کام ہے
اور بدی سے ڈر کہ بری بات ہے دنیا کو سوداگر کا گہر جان اور ایسی کوشش کر

که دنیا مین نقصان نهووی اور کم بولا کر بهت بولنی سے هیبت جاتی ہے
اور یه چند فقری اوسکی شعرون کا ترجمه هین جو چیز تجکو غم مین ڈالی اوس سے
دور رهو اور جو نفع که ظلم سے حاصل هو وه حقیقت مین نفع نهین هی بلکه نقصان
ہے اور احسان کرنیوالی کی تعریف ضرور ہے ورنه ناشکری هوگی اور کام کی مشورے
کرنا خطا هی اور جبتک کسی کی برائی کا یقین نهو اوسکو ملامت نکرهی اور بدکار سے
مشورت مت کر اور اگر اونکی مشوری سی تجکو نقصان هوا تو تو لایق اوس نقصان
کے تها جو عمر خوشی سے نگذری وه داخل عمر کے نهین عقلمند وه شخص ہے که اپنا
کو اگلی دنکی فکر مین فجر کردی اور جوانی مین وه کام کر که بڑهاپی مین اوسکی
حاجت هو اور بهتر وه شخص ہے که کسیکی حقمین بدگمانی نکرے

حکیم سولون

یه حکیم بڑا عقلمند اور شاعر تها اسکی تصنیفین بهت هین اور اوسکی ایک کتاب
مین ایسی اشعار هین که اونکی سنی سے سپاهیون کو شوق لڑائی کا هوتا هی
اور خیال مین لڑائی کے ڈوب کر دشمن پر حمله کرتی اٹهتر برس زنده
رها هی اوسکی یه باتین هین که جو کسی چیز کی طمع سی تجسی دوستی کرے
تو اوس چیز کی جانی سی اوسکی دوستی بهی جاتی رهتی ہے اور عاقل
وه ہے که اگر اوس سی کوئی خطا هو تو اپنی نفس کو ملامت کرے
اور جاهل وه ہے که اپنی نفس سے بیخبر هو اور دوسرون کی عیب کو

دیکھتا پھری اور لڑکون مین شرم وحیا ہونا بہتر ہے خوف کی ہونی سی کہ
شرم وحیا دلیل عقل کی ھی اور خوف وڈر دلیل نامردی کی اور بزرگون کے
تعظیم وتکریم کر کہ چھوٹی تیری عزت اور حرمت کرین اوس سی پوچھا کہ تیری
عمر کتنی باقی ھی کہا یہی ایکدم کسی نے اوس سی عورت کرنیکی اجازت مانگی کہا
یہہ ایسا کام ھی کہ اگر کریگا تو پشیمان ہوگا اور اگر نکریگا تو افسوس وحیرانی
لیجاویگا اوس سی پوچھا آدمی پر کون سی چیز بہت دشوار ہے کہا روکنا نفس کا
بری بات سی اور کہا ہی کہ بزرگی اور فضیلت وہ نہین کہ تو خود اپنی طرف
نسبت کری بلکہ بزرگی کی بات وہ ہی کہ دوسری تجھین کہین اور کہا ھی
سخی وہ ہے جو اپنی مال مین بخل نکری اور دوسرون کی مال مین نہ دیکھی
اور کہا ہے کہ سبھونکی دلمین وہ شخص عزیز ہوتا ہے جو حاضرون کا ادب
کری اور غائبون کا نیکی سے ذکر کری ایکدن یہہ حکیم کسی اپنی دوست
کے تعزیت مین روتا تہا لوگون نی پوچھا کیون روتا ہے کہا مجکو اوسکی
یہہ عادت یاد آئی کہ زائد ایکدن کی خرچ سے جمع نہین کرتا تھا لوگون
نے پوچھا ای حکیم تجکو بادشاہ کیون نہین دوست رکھتا
کہا کو ئی شخص اپنی سی زائد غنی کو دوست نہین رکھتا

حکیم زینون

یہہ شخص بہت مردانہ اور بہادر تہا اور حکمت اور شجاعت دونو رکہتا تہا

اور باوجود اسکی صاحب مروت اور محبت کا تہا ایکبار بادشاہ نی اس حکیم کو
مع اوسکی قریبوں اور عزیزون کی قتل کا حکم دیا حکیم اپنی قوم کی بدو بیر بادشاہ کا
مقابل ہوا بادشاہ نی اوسپر لشکر بہیجا کہ سب کو قید کر لاوین جو قصور وار تہے
بہاگ کر چہپ گئی بادشاہ نے حکیم کو بہت ڈرایا کہ بہاگی ہوؤن کا پتا بتاد
جب حکیم نے جانا کہ بادشاہ غصہ مین مجکو کچہہ برا کہی گا اپنی زبان کاٹ ڈالی
کہ جب مین نکہہ سکون گا تو دوستون کی پتا بتانی سے معذور ہونگا غرض کہ
یارون کی امان کی لیی اپنی اوپر اسقدر صدمہ پسند کیا اور کہا ہی کہ بڑا مشکل
کام پہچاننا اپنی نفس کا اور چہپانا اپنی بہید کا ہی اور کہا ہی کہ قناعت سب
باتون مین زائد مفید ہے اور بہتر یہ صفت ہے کہ خدا کی دیی ہوی پر راضی رہو
اور بہت بری چیز حرص و غضب ہے خصوصًا بی وقت اور بی محل غصہ ہونا
اور اپنی شاگردون کو یون نصیحتین کیا کرتا تہا کہ اگر کوئی چیز ضائع ہوجاوی
تو اوسکو ضائع نجانو بلکہ اوسکو ایسا جانو کہ ایک چیز جہان سے آئی تہی
وہان چلی گئی اور دوست دل کی راحت ہوتی ہین جسقدر ہوسکی دوستونکی
بڑہانی مین سعی کرے اوس سے پوچہا خواب کیا ہے کہا یہ آرام بعد
مشقت کی ہے اور ایسی چیز ہے کہ موت سے مناسبت رکہتی ہی بادشاہ نے
اس حکیم سے کہا کہ مجکو کوئی نصیحت کر حکیم لوٹا پانی کا بہر لایا
اور بادشاہ سے کہا اگر تجکو پیاس غالب ہو اور سوا اس پانی کی اور کہین پانی

نہو تو اس لوٹی کو تو کس قیمت سی مول لی بادشاہ نے کہا آدہی بادشاہت پر
حکیم نے کہا کہ اگر پیاس بڑہی تو کیا دیگی کہا آدہی دوسری بہی دیدون
حکیم نے کہا ای بادشاہ جب سلطنت ایک لوٹی پانی سے قیمت زائد نہین
رکہتی تو اسپر فخر مت کر ایکدن کسی شخص کو دیکہا کہ دریا کی کنارے رنجیدہ
دنیا کی غمسی اوداس بیٹہا ہے حکیم نے کہا ای شخص فرض کیا کہ تیری پاس
ایک کشتی مال بہرے اس دریا مین ہو اور طوفان سخت آوے تو تیرا دل کیا کہیگا
اوسنے کہا اوسوقت مجکو کچہہ غم اور خیال اس مال کا نہوگا اور یہی کہونگا
کہ کسیطرح میری جان بچی اور کنارے پہنچون حکیم نے کہا تو اسوقت یہی
خیال کر کہ مین طوفان سے بچکر کنارے پر آیا ہون اور جو مال تیری
پاس بچا اوسے پر راضی ہو کر بیہودہ غم مت کہا

حکیم سکندر

یہ بہی حکیمون کی جماعت مین داخل ہے ہفت اقلیم کا بادشاہ تہا
اور بڑا عالم اور بعضون کے نزدیک نبی بہی ہے اور بعضی کہتی ہین
فقط بادشاہ عادل اور حکیم دانا تہا فردوسی شاعر نے اسکی حال کو
مجمل لکہا ہے مگر حضرت نظامی علیہ الرحمہ نے سکندر نامہ بحری مین تفصیل
سے لکہا ہے اور اگلی حکما کے تاریخ مین لکہا ہے کہ سکندر کا باپ
بڑا سردار تہا جب سکندر بالغ ہوا تو اوسکی باپ نے علم و ادب سکہنی کو

ارسطو کے پاس بٹھایا سکندر نے ارسطو کی خدمت مین رہکر خوب علم وادب سیکھا
چونکہ اول سے عقلمند اور فہیم تہا اسوا سطے علم حکمت مین اوستاد کامل ہوا جب
اوسکا باپ مرنے لگا تو اپنی قوم کو جمع کرکے وصیت کی کہ تم سب سکندر کی حکم کی
تابع رہنا اور اسکی کہی پر عمل کرنا اور ارسطو اوستاد کو بہی بہت تاکید کی کہ
سکندر سے کبہی جدا نہونا غرض کہ سکندر نے بعد وفات باپ کی اپنی قوم سے
کہا کہ اے لوگو سردار اور حاکم تمہارا جہان سے چلا گیا مجکو تمپر کچہہ حکومت نہین ہے
مین ایک شخص ہون تمہاری قوم کا جسپر تمہاری رضا ہو مین بہی اوس سے
راضی ہون پہر اپنی قوم کو نصیحت کی کہ بادشاہ ایسا چاہیے جو اپنی اقرار سے
نہ پہرے اور سب سے لطف اور تواضع کرے اور تمہارے کامون مین تمسے
زائد کوشش کرے اور فقرا اور مساکین پر رحیم ہو جب اوسکی قوم نے اوسکا
یہہ کلام سنا تو سب بول اوٹہے کہ تو ہی قوم کا بادشاہ ہے جو کچہہ فرماوے گا
ہم سبکو قبول ہے اور سب اوسکی فرمان بردار ہوے سکندر نے اللہ تعالے
کا شکر کیا اور فرمایا جو کام اللہ تعالی کے خلاف مرضی ہو اوس سے بچنا
چاہیے پس قوم کو حکم کیا کہ سوا خدا کے بت کو نہ پوجو کہ پتہر اور لکڑی کیے
پوجا روا نہین ایکبار لوگون نے پوچہا کہ اپنے ارسطو اوستاد سے کسقدر
محبت رکہتے ہو کہا زائد حد سے یہان تک کہ اگر وہ مجہے سلطنت چہوڑنے
کو کہے تو ابہی بادشاہی چہوڑ دون اور مین جو کبہی کبہی اوسکو ہمراہ

نہین لیجاتا ہون اوسکا یہہ باعث ہے کہ سفر کے سبب سے حکمت کی تعلیم
نہین کر سکتا مجکو ڈر ہوتا ہے کہ کہین علم میری ملک سی نہ اوٹھہ جاوی
اور سکندر نے تخت پر بیٹھہ کر خزانے کا دروازہ کہولا اور لشکر کو انعام اور
اکرام سی سرفراز کیا آخر کو سکندر تمام ملک یونان پر قابض ہو گیا اور
مغرب کا ملک بہی لی لیا پہر مصر کو فتح کر کی سمندر کی کنارہی شہر اسکندریہ
بسایا جب خبر اسکی غلبہ کے دارا بادشاہ ایران نی سنی تو اپنا وکیل بہیجکر
سکندر سے خراج مانگا سکندر نے کہا جو مرغ سونی چاندی کا انڈا دیتا تھا
وہ مر گیا اب خراج لینی کے امید مت رکہہ یعنی میرا باپ جو حاصل دیتا تہا
مین نہ دونگا دارا یہہ سنکر غصہ ہوا یہان تک کہ دونون مین لڑائی ہوئی
آخر سکندر کے فتح ہوئی اور دارا مارا گیا پہر سکندر ہندوستان کی طرف
آیا جب صلح اور لڑائی سے ہندوستان کو بہی قبضہ مین کر لیا تو چین کے
طرف گیا چین کے بادشاہ نی ایک عمدہ لونڈی اور ایک غلام اور ایک
گہوڑا اور ایکدن کی رسد دعوت مین بہیجی سکندر اس تہوڑی تحفہ سے
متعجب ہوا کہ اتنا بڑا بادشاہ چین کا باوجود اس مال و ملک کی مجہسے
بڑی بادشاہ کو اتنا کم بہیجا اور حکیمون سی اس بات کا بہید پوچہا ٭
اہلکارون نے عرض کیے کہ بادشاہ چین کا مطلب ان چیزونکی بہیجنے سے
یہہ ہے کہ جو بادشاہ ساری جہانکا ہوتا ہے اوسکی کار آمد یہی چار چیزین ہین ٭

ہین لونڈی غلام واسطی خدمت کی اور گھوڑا سواری کو اور ایکدن کی رسد
ایکدن کی کھانی کو باقی اسباب جہان کا محض بیکار او بیفایدہ ہی سکندر
اس نکتہ سی بادشاہ چین کی بہت خوش ہوا اور اوسکا ملک اوسکو بخش کر لوٹ آیا
کہتے ہین کہ سکندر ایکبار سفر مین اپنی ما سے جدا ہوا اوسکی مانی خط لکہا کہ خلاصہ
اوسکا یہہ ہے امی بیٹی بڑائی اور تکبر کو اپنی دلمین مت جگہہ دی کہ سبب ہلاکت
کا ہی اور یہہ گمان مت کر کہ ہمیشہ ایک ہی حال پر رہونگا کہ ہر کسکو تغیر لازم ہے

حکیم بطلیموس

اپنی زمانی کا یکتا تھا اور علم نجوم خوب جانتا تھا کتاب مجسطی اوسکی تصنیف ہے
مصر کا رہنی والا تھا اسّی سال کی عمر ہوئی اوسنی کہا ہے کہ عاقل کو لازم ہے
کہ جو خدا کی سوا اوسکی دلمین گذری تو اپنی نفس کو ملامت کری اور پشیمان
ہووی اور جسنی اپنی نفس کو پہچانا وہ جاہل ہے اور جسنی علم مین کوئی نئی
بات نکالی وہ قیامت تک نیک نام رہا اور حکمت ایک درخت ہی کہ
اوسکی جڑ دلمین ہے اور زبان مین اوسکا پھل ہے اور جو بڑی عمر چاہے
وہ رنج و مصیبت مین صبر کرے اور جو غصہ آوی تو آپکو روکی کہ گناہ
اوس سی ہوی اور تابع شہوت کا ذلیل زاہد ہے زر خریدہ غلام سے اور
بیچارے بدن کی حق مین قیدخانہ بلا کا ہے اور روح کو غم و غصہ پاؤن کی
زنجیر ہے اور اسسی کوئی بہتر بات نہین کہ بدی کی عوض نیکی کرے

حکیم جالینوس

یہہ پچاس برس بعد سکندر کے پیدا ہوا اور یہ اون آٹھہ طبیبون مین سے
جو طب کی اوستاد گذری ہین علم طب اور حکمت مین چار سو کتابین اسنے
تصنیف کی ہین اور علاج مین عمدہ تجربات رکہتا ہے اوسنے کہا ہے کہ حلم
و بردباری پے کے عادت کر کہ اپنی مقصود کو پہنچے اور اپنی تعریف مت کر کہ
محروم رہے اور دوسرون کو حقیر مت جان کہ تجکو حقیر جانینگے

حکیم حنین بن اسحق

اسنے پہلی سب سے یونانی زبان کی کتابین جو ارسطو اور افلاطون کی تہین اونکو
عربے مین ترجمہ کیا خلیفہ ہارون رشید کی وقتمین شہر بغداد مین پیدا ہوا اور
شام کے ملک مین علم پڑہا اوسنے کہا ہے کہ جسنے دنیا کی ذلت و خواری
پر صبر کیا اوسنے سعادت آخرت جمع کی علم نجوم خوب جانتا تہا ایکدن خلیفہ
مکتفی باللہ نے جو بغداد کا بادشاہ تہا اوس سے پوچہا کہ نجوم کی قاعدہ سے
تیک ساعت نکال حکیم نے سوچ کر کہا تیرا لڑکا ہرگز ولیعہد نہو گا یہ حکومت
تیرے بہائی مقتدر باللہ کے نصیب مین ہے پہر ہر چند خلیفہ مکتفی نے لڑکے
کی واسطے کوشش کی مگر کچہہ فائدہ نہوا اوسکی تصنیفین بہت
ہین خصوصاً علم طب اور نجوم مین بہت اچہی چیزین نکالی ہین

تمام شد حالات حکماے سابق

ترجمہ انتخاب بادشاہان عجم کا

غرض تاریخ کی دیکھنی اور سننی سے یہ ہے کہ خیال اس بات کا کریں کہ اگلے
بادشاہ کیسے قابل اور عقلمند تھے اور کیسی باتیں نکالی ہیں اور کون اچھا
اور کون برا تھا اچھونکا حال کیا ہوا اور بروں کا انجام کیسا اور اچھوں کو
لوگوں نے بعد مرنے کی کیا کہا اور بروں کو کیا کہا تا تو اچھے کام اختیار کرے
اور برے کاموں سے کہ جتنی بدنامی اور ملک و حکومت کی خرابی ہو
بچا کرے اور معلوم کریں کہ ہر کام کے کیا تدبیر چاہیے اور ملک کس بات سے
بڑھتا ہے اور ملنا اور مصاحبت کن لوگوں سے بہتر ہے اور امیر کے پاس
کون لوگ ہوں اور کنسے دور رہے اور کنکی عزت زیادہ کرے اور قدر ہونکو
کیسا رکھے اور ہر شخص کے باتوں کے فریب میں نہ آوے سو سب یہ باتیں
مفید علم تاریخ سے معلوم ہوتی ہیں اور پہلے جو سب سے زمین میں بادشاہ ہوا ہے وہ یہ تھا

ذکر کیومرث کی بادشاہی کا

کہتے ہیں کہ تخت و تاج بادشاہی کا کیومرث نے نکالا ہے اور یہ ہمیشہ
پہاڑوں میں رہا کرتا تھا اور آدمی اوس وقت جانوروں کی طرح رہتے تھے

اور اس بادشاہ کا ایک بیٹا تہا سیامک نام اور اس کیومرث بادشاہ کا ایک
دیو دشمن تہا اوس دیو کے بچہ نے باپ سی اجازت لیکر کیومرث سی لڑائی کو
آیا اور دیوون کے فوج لایا ادہر سے بہی بادشاہ کا بیٹا سیامک اوسکی مقابلہ
کو آدمیون کی فوج لیکر نکلا تقدیر سے یہ شہزادہ دیو بچہ کی ہاتہہ سے مارا گیا
اور شہزادہ لشکر شکست کہا کر بہاگ آیا جب کیومرث نی بیٹی کا مارا جانا سنا
نہایت غمناک ہوا اور ایک سال تک اوسکا ماتم کیا ایکدن غیب سی کیومرث کو
آواز آئی کہ پہر دیو کا مقابلہ کر کہ تیرے فتح ہو ویگے تب کیومرث نی اپنی
پوتے ہوشنگ نام کو کہ سیامک کا بیٹا تہا لشکر دیکر دیو کی لڑائی پر بہیجا
مدد الہی سے اس لڑائی مین دیوونکا بادشاہ اور اوسکا بچہ دونو ہوشنگ
شہزادہ کی ہاتہہ سے مارے گئی اور دیوونکا لشکر تباہ ہوا اس کیومرث
نے تیس برس بادشاہی کیے اور بعد اسکی وفات کے
اسکا پوتا ہوشنگ نام اسیکے جگہہ بادشاہ ہوا انتہی

حال ہوشنگ کی سلطنت کا

اس بادشاہ نی اپنی عقل سے آگ پتہر سنے نکالی اور اوس آگ کو نور الہی
سمجہکر اپنی قوم کو آگ پوجنی کا حکم کیا جبتک لوگ بچا کر نکہانی ستے
میوونپر گذران اوقات کرتے تہی اور لوہارونکا کام اور سمور اور سنجاب

اور قاقم کا پہننا اور طرح طرح کی عمدہ کہانون کا کہانا اسی بادشاہ نی اپنی عقل سی نکال کر لوگون کو بتلای یہ بادشاہ بڑا منصف اور رحیم دل تہا چالیس برس بادشاہ رہے کی بعد اسکی وفات کی اسکا بیٹا طہمورث تخت نشین ہوا

حال طہمورث کی سلطنت کا

لباس اور فرش پشمینہ کا اس بادشاہ نی نکالا ہے اور باز اور شاہین اور سیاہ گوش وغیرہ شکاری جانورون کو پکڑ کر اسی بادشاہ نے اپنی عقل سے قاعدہ شکار کا سکہایا آگی آدمی انسے شکار پکڑوانا نہین جانتی تہے نقل ہے کہ ایک وزیر اس بادشاہ کا جو بڑا عقلمند تہا اوسنی ایک روز کیسے بڑے دیو کو قید کر کے طہمورث بادشا کی آگی لایا اور دیو اوس دیو کے قید ہونی سے غصہ مین آئی اور اپنا لشکر لیکر طہمورث بادشاہ کی لڑائی کو چڑہی اون دیوونکا سردار جو عونام تہا اس لڑائی مین طہمورث بادشاہ کے ہاتہ سے گرز کے چوٹ سے مارا گیا پہر سب دیوونکو پکڑ کر قتل کا حکم دیا دیوون نے عرض کی کہ اگر آپ ہم سبکو چہوڑ دین تو ہم ایک عجیب چیز نذر کرین طہمورث نی اونکو امان دیے دیوون نے دوات و قلم لاکر نذر کے اور طریقہ لکہنے کا سکہلایا لکہنا اسی بادشاہ کے وقت سی عالم مین مشہور ہوا آگے آدمی لکہنا نہین جانتی تہے تیس برس طہمورث نی

بادشاہت کے بعد اوسکی جمشید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا

حال جمشید کی سلطنت کا

جمشید بادشاہ بڑا عقلمند اور دانا تھا اسنے اپنی سمجھ سے زرہ اور
چار آئینہ اور تلوار اور دوسرے ہتیار نکالے اور لوہے سے بناکر لوگونکو
دی آگی لٹہ اور پتھر اور ہاتھہ سے لڑائی کرتے تھے اور ابریشمی کپڑے بھی ایسے
بادشاہ کے تدبیر سے نکلا ہے اور اس بادشاہ نے جہان بہتا پانی
اور زمین لایق کہیتی کے دیکھی وہان شہر اور گاؤن بسایا اور کہیتی اور
ناج بونا اسکی وقت سے مشہور ہوا ہے اور ایسے ہی کشتی بناکر دریا میں
چلانے تاکہ لوگ اوسپر ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ جاویں اور ایک
جڑاؤ کا تخت بنایا کہ جب اوسپر بیٹہتا تو دیو اوسکو لیکر اوڑتی اور جہان
چاہتا اوتار دیتے اور اسی بادشاہ نے ہر برس کے پہلی دنکا نام
نوروز رکھکر اوسمین بڑا جشن شروع کیا اور سات سو برس تک اسنے
بادشاہی کی اور اسکی یہان کا کوئی شخص اس مدت مین
مبتلا موت اور مرض کا نہین ہوا ایکبار اس بادشاہ کو غرور
اور تکبر آیا وزیرسے بلاکر کہا کہ زمین پر مجہسا کوئی بادشاہ نہین
یہہ غرور اوسکا اللہ تعالے کو برا معلوم ہوا اور سبب اوسکی زوال کا ہوا

حال ضحاک تازی کی بادشاہی کا

یہہ ضحاک پہلے عرب کا بادشاہ تھا اور دو سانپ اوسکی دونون کندہون پر نکل
آئی تھی اور آدمی کا مغز کہایا کرتے اور سبب اوسکا یہہ ہوا کہ ایکدن ابلیس نیک
آدمی کے صورت بنکر ضحاک کی آگی آیا اور اپنی اچھی باتون سے اوسکو اپنے
کر کے اوسکا مصاحب اور رفیق بنا ایکدن ضحاک کو صلاح دی کہ تو اپنی باپ کو
مار ڈال اور ضحاک نی اوسکی صلاح پر تیار ہوکر باپ کی راہ مین ایک کنوا کہودا
اور تنکون اور مٹی سے چہپا دیا اوسکا باپ ہمیشہ رات کو باہر عبادت
کرنے جاتا تہا اس رات اس کنوی مین گرکر مرگیا ضحاک اوسکی جگہہ
بادشاہ ہوا پہر ابلیس ہمیشہ اچہی کہانے پکاکر اوسکو کہلاتا اور جبتک
سوا روٹی اور میوا کے اور کہانا لوگ نہین جانتے تہی مزیدار اکثر
کہانے ابلیس سے نکلی ہین ایکدن ابلیس انڈا پکاکر لایا ضحاک اوسکو
کہاکر بہت راضی ہوا کہا تو اسوقت جو مانگی سو دون شیطان نے
کہا اپنی دونو کندہونپر مجکو بوسہ لینی دی تا لوگون مین میری عزت
ہو ضحاک نی یہہ بات قبول کیے اور شیطان بوسہ لیکر غائب ہوا فی الفور
دو کالی سانپ اوسکی کندہون سے نکل آئے پہر تہوڑے دیر کے
بعد شیطان طبیب بنکر آیا اور ضحاک نے کہا اس بیماری مین تیری زندگی

مشکل ہے ضحاک نے بہت عاجزی سے دوا پوچھی تو کہا اگر آدمی کا بھیجا ان سانپون کو کھلایا کری تو تو بچی گا اور جسدن انکو آدمیکا بھیجا نہ دیگا تو یہہ تیرا کلیجا کھاینگی یہہ کہکر چلا گیا اور شیطان نی یہہ فریب اسواسطی دیا کہ بادشاہ بسبب ظلم کے خراب ہو اور آدمیون کی کمی ہوجای اور نجانا کہ اللہ تعالے حافظ آدمیون کا ہے غرض ہر جگہہ مشہور ہوا کہ ضحاک کی دو سانپ آدم خوار نکلی ہین انھین دنون ایران سے بہت لوگ جمشید کی پاس سے بہاگ کر خراسان مین آگئے اور ضحاک تمام روی زمین کا بادشاہ ہوا

حال اس ضحاک کی ماری جانی کا

جب جمشید خراسان مین آیا تو وہان کی بادشاہ کے لڑکے کو رنگ نام سے نکاح کیا اور وہان رہنی لگا لیکن چونکہ ضحاک سے ڈرتا تہا اسواسطی چین کے طرف بہاگ گیا اور وہان سی بہی ڈر کر ہندوستان مین آیا راہ مین ضحاک کی لوگ جو اوسکو ڈہونڈتی تہے پکڑ کر ضحاک کی پاس لیگیی اوسنی جمشید کو مروا ڈالا کورنگ شہزادی اوسکی غم مین ایک مہینہ بیتاب رہے آخر کو زہر کہا کر مرگئی یہہ ضحاک قریب ہزار سال کے بادشاہ زمین کا رہا آخر فریدون بادشاہ کے ہاتہہ سے جو طہمورث کے اولاد مین تہا جمشید کے خون کی عوضمین مارا گیا اور فریدون جہان کا بادشاہ ہوا

حال فریدون کے بادشاہی کا و تقسیم کر دینا ملک کا اپنی بیٹون کو اور مارا جانا ایرج چہوٹی بیٹی کا

فریدون بادشاہ عادل در عیت پرور تہا سب اوسکی انصاف اور سخاوت سی خوش تہی اور اسکی رحم سے سب ضحاک کی ظلمون کو بہول گئے
اور فریدون کی تین بیٹی تہی سلم اور تور اور ایرج سو فریدون نی سلم کو ملک روم دیا اور ایرج کو ایران اور تور کو توران پہر دونو بہائیون نی ایرج سے حسد کیا کہ یہہ نسبت روم و توران کی ایران کا ملک آباد اور زرخیز تہا اور اسی حسد سے دونون نے ملکر ایرج کو مار ڈالا اور فریدون اس ایرج کو بہت چاہتا تہا اوسکی مارہی جانے کی وقت پریشان و غمناک ہوا

حال پیدا ہونی منوچہر کا اور اپنی باپ کی عوض لینی کا

ایرج کی عورت ماہ آفرید نام اوسکی مارہی جانی کی وقت حاملہ تہی اوسکے ایک لڑکے پیدا ہوئی فریدون سے اوسکا نام پشنگ رکہا جب وہ جوان ہوئی تو فریدون نے اوسکو اپنی بھتیجی پشنگ نام سے بیاہ دیا اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا منوچہر نام جب وہ جوان ہوا تو اوسکو فریدون نے اپنی جاگہہ تخت پر بیٹہایا اور تاج اوسکی سر پر رکہا منوچہر بہت خوبصورت

اور عقلمند تہا لوگون نی جب اوسکو لایق سلطنت دیکہا تو جان و دلسے
سب اوسکی فرمان بردار ہوی آخر منوچہر نے اپنی باپ کی خون کی واسطے
سلم اور تور سے لڑکر اونکو قتل کیا پہر منوچہر تمام زمین کا بادشاہ ہوا اور
خدا ایکتے کے دین کو رواج دیا اور سب کو گمراہے سے نکالا اور سام
پہلوان کو مدار المہام اپنی سلطنت اور ملک کا کیا ✤

حال زال کی پیدا ہونی کا

جب سام مدار المہام منوچہر کا ہوا تو اس سام کا ایک لڑکا پیدا ہوا خوبصورت
مگر تمام بال بدن کی سفید تہی نام اوسکا زال رکہا سام نے اوسکو منحوس
جانکر البرز پہاڑ مین ڈال دیا تا جانور اوسکو کہا جاوین لیکن جو اللہ تعالی
نے اوسکی نگہبانی کی ایک سیمرغ که اوس پہاڑ مین گہونسلہ رکہتا
تہا زال کو اپنی بچہ مین اوٹہاکر گہونسلہ پر لیگیا اور ہمراہ اپنی بچون کے
پالنی لگا یہان تک که وہ جوان ہوا ایک رات سام نے خواب مین دیکہا
که کوئی بزرگ کہتا ہی که تیرا لڑکا اتنک جیتا ہی سام کو اس بات سی خون
محبت کا جوش مین آیا اور زال کے ڈہونڈنی کو البرز پہاڑ پر گیا
اور اللہ تعالی نی زال کے ملنی مین مناجات سام کے قبول کیے اور
سیمرغ حکم الہی سے سام کی پاس آیا اور سب حال زال کے پالنی کا بیان کیا

اور زال کو لاکر سام کو دیا پھر رخصت کی وقت کئی پر اپنی سیمرغ نے اوکھیڑ کر
زال کو دیی اور کہا جب تجھکو کوئی مشکل پیش آئی تو ایک پر منبر اجلا تاقی الفور
مین اوسی وقت آجاؤنگا اور تیرے کام مین شریک ہونگا پھر سام سی کہا کہ زال
لائق بادشاہی کی ہے اسکو منحوس نہ جاننا پس زال اور سام دونو سیمرغ سی رخصت
ہوی اور شہر مین آکر سام نی زال کو منوچہر بادشاہ کی روبرو کیا نجومیون نی
آکر کہا کہ ستارہ زال کا بہت بلند ہے تمام زمین کی پہلوان اس سے عاجز ہونگی
اور یہہ سب پر غالب آئی گا یہہ سنکر منوچہر نی زال کو بہت انعام دیا اور سام
کو حاکم کابل اور خراسان اور ہندوستان کا کرکے رخصت کیا سام نی ہر علم
وہنر کے قابل لوگون کو بلاکر زال کی تربیت پر مقرر کیا اور خراسان کو کہ اوسوقت
مین زابلستان مشہور تہا خوب آباد کیا اور رعایا کو خوش رکہا اور رودابہ
نام لڑکی مہراب بادشاہ کابل کی جو ضحاک کی نسل سے تہا زال سے بیاہ دیی
رودابہ کو زال سے حمل رہا اور جنتی وقت لڑکا نکلنا اسقدر مشکل ہوا کہ قریب ہلاکت
کی پہنچی زال نی اوسوقت سیمرغ کا پر آگ پر رکہا جب سیمرغ آکر حاضر ہوا تو زال نی
سب حقیقت حال اوس سے بیان کی سیمرغ نی کہا پیٹ چیری بیلڑکا
نہین نکلیگا اور اوسکی پیٹ مین ایسا بچا ہی کہ تمام پہلوان اور دیو اوس سے
عاجز ہونگے زال نے کہا اگر یہہ عورت مرجاویگی تو مین بہی آپ کو
مارڈالونگا سیمرغ نی یہہ سنکر جنگل سے ایک گہانس لادی اور کہا

پہلی عورت کو شراب پلاکر بیہوش کر اور پیٹ چیر کر بچہ کو نکال لی پہر پیہ
گھانس اوسکی زخم پر ملدی کہ فی الفور بہر جائیگا زال نے اوسیطرح
کیا اور رستم پیدا ہوا سب اقربای زال اسکو دیکہکر خوش ہوی اور اوسکا
نام رستم رکہا اور رستم کی تصویر ریشمین بنا کر بہیجکر سام کی پاس
کہ مازندران مین تہا بہیج دی مشہور ہے کہ رستم تین برس کی بعد
پیدا ہوئی کی گہوڑی پر بیٹہا اور باپ کا گرز ہاتہہ مین اوٹہالیا اور ہر روز
پانچ بکریاں کہاتا تہا اور جب جوان ہوا تو لشکر لیکر کوہستان مین اپنی
پردادا نریمان کے خون کا عوض لینی کو گیا اور اوس سے لڑا آخر رستم
ساتہہ کئی پہلوانون کے سوداگرون کی صورت بنکر اور اونٹون پر نمک
لادکر اندر قلعہ کے گیا اور اس حلیہ سی اندر جاکر وہان کی سپاہیون کو
مارکر فتح مند ہوا اور تمام جواہر اور خزانہ قلعہ
کا لیکر اور اوس قلعہ کو کہود کر خوش حال لوٹ آیا

حال منوچہر کی مرنی کا

جب ایک سو بیس برس منوچہر لی بادشاہی کیے تو اوسکو غیب سے
معلوم ہوا کہ اب عمر کم رہی ہے تو منوچہر نے اپنی بیٹی نوذر نام کو بلایا
اور ملک و مال اوسکو دیکر کہا کہ مین اللہ تعالے کو ہمیشہ پوجتا رہا ہون

تو بھی اوسکی عبادت کرنا اور اگر افراسیاب پشنگ کا بیٹا تجھسے لڑنے آویگا اور تجھپر زور دیگا تو تو سام اور زال اور رستم سے مدد چاہنا کہ وہ لوگ میرے اولاد کی مدد کرتے رہینگے پھر چند روز کی بعد منوچہر بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکا بیٹا نوذر تخت پر بیٹھکر اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا

بیان نوذر کی سلطنت کا اور مارا جانا افراسیاب کی ہاتھہ سے

نوذر نے اول تو کچہہ دنون منوچہر کی کہنی پر عمل کیا اور آخر مین ظلم اور زور کرنے لگا ایران کی لوگ اوس سے ناراض ہوی اور ہر طرف اپنی مظلومی اور خرابی کے خط کہنے لگے اور نوذر کے اوٹھانی کے ہر کسے سی خواہش کے پشنگ نام بادشاہ توران نے یہہ سنکر اپنی بیٹی افراسیاب کو معہ فوج تیس ہزار کے نوذر سے لڑنے کو ایران کی طرف بھیجا نوذر ہے ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہ ایران لیکر افراسیاب سے لڑنی کو آیا اور اوس سے عہدہ برا نہوکر اوسکی ہاتھہ مین گرفتار ہوا اور افراسیاب کی ہاتھہ سے مارا گیا اور بادشاہ ہے نوذر کے ایک سو سات برس رہی بعد اسکی افراسیاب

ایران کا بادشاہ ہوا
حال طہماسپ کا

افراسیاب جب ایران کا بادشاہ ہوا لشکر کابل اور زابل کیطرف

واسطے یعنی اوس ملک کے روانہ کیا زال کہ خراسان کا حاکم تھا ہمراہ مہراب نام حاکم کابل یعنی اپنی سسر کی ساتھہ ملکر افراسیاب کی لشکر سے لڑا اور اوسکو شکست دی پہر طہماسپ نام ایک شہزادے کو کہ فریدون کی نسل سے تہا بادشاہ اپنا بناکر اور ہر طرف سے سپاہ لیکر ایران پر افراسیاب سے لڑنی کو جمع ہوگیے اور پہلی ملک پارس لیا پہر افراسیاب کیطرف کوچ کیا افراسیاب نے جب زال سے مقابلہ کے طاقت نہ دیکہی تو عین لڑائی میں میدان سے بہاگا اور ایران کا ملک چہوڑکر توران کی راہ لی یہہ طہماسپ ایران کا بادشاہ ہوا اور پانچ سال بادشاہی کی اور بعد اسکی گرشاسپ اوسکا بیٹا بادشاہ ایران کا ہوا

حال سلطنت گرشاسپ اور ملنا کیقباد کا

جب یہہ گرشاسپ تخت پر بیٹہا تو کم عمر تہا بندوبست ملک کا خوب نکر سکا یہہ حال پشنگ بادشاہ توران نے سنکر دوبارہ افراسیاب کو بڑی فوج دیکر ایران کیطرف گرشاسپ سے لڑنی کو بہیجا ان دنون کہ زال بوڑہا ہوگیا تہا لڑائی کے سرانجام سے کمزور ہوکر یہہ فکر کیے کہ فریدون کی نسل سے کسیے شخص کو جوان عقلمند اور پہلوان بہادر ہو اور فکر و تدبیر اچہی رکہتا ہو اوسکو لاکر ایران کا بادشاہ بنانا چاہیے لوگون کو اوسکی ڈہونڈنی کے واسطے ہر طرف روانہ کیا آخر جاسوسون نے زال کو خبر دی کہ ایک جوان

کیقباد نام فریدون کی نسل کا البرز پہاڑ مین رہتا ہے اور قابل بادشاہی
ایران کی ہے زال نے یہہ سنکر رستم کو اوسکی لانی کیلئے بہیجا رستم کیقباد
کو لی آیا تب زال و رستم نی اور امیرون سے صلاح کرکے کیقباد کو ایران کا

ذکر کیقباد کا اور لڑنا افراسیاب سے بادشاہ کیا

زال و رستم نی کیقباد کو تخت پر بیٹہایا اور سامان لڑائی کا تیار کیا اور افراسیاب سے لڑنی
چلی جب دونو لشکر مقابل ہوی تو لشکر ایران سے قارن نام کاوہ لوہار کا بیٹا اور فوج
توران سے سماساس نام کہ دونو نامی پہلوان افسر فوج تہی میدان مین پہلی لڑائی کو نکلی
اور ہنر سپاہگری دکہلای تقدیر سے قارن ایرانی سماساس تورانی پر غالب آیا
اور اوسکو میدان مین قتل کیا پہر رستم کہ نوجوان تہا باپ سے اجازت لیکر
میدان کو نکلا اور افراسیاب کو بلایا افراسیاب نی رستم کو لڑکا دیکہکر بے
ہتیار مقابلہ مین آیا رستم بہی ہتیار رکہکر افراسیاب سے زور کرنی لگا پہلے
افراسیاب نے رستم پر خوب زور کیا مگر گہوڑے سے نہ اوتار سکا پہر رستم نے
افراسیاب کا پٹکہ پکڑکے ایک زور مین گہوڑے سے اوٹہالیا اور چاہا کہ
اسطرح کیقباد کی روبرو لی آوے لیکن افراسیاب کی کمر کے پیٹی ٹوٹ
گئی اور زمین پر گر گیا توران کے لشکر نے یہہ دیکہکر ایکبار گی
افراسیاب کی بچائی کو رستم پر حملہ کیا کیقباد نے بہی ایرانی

سواروں کو حملہ کرنے کا حکم دیا کہ رستم کی کمک کریں دونوں
لشکروں نے ملکر وہ لڑائی کی کہ نمونہ قیامت ظاہر ہوا آخر افراسیاب
کے فوج کی شکست ہوئی اور ایرانیوں کے فتح اور پشنگ افراسیاب
کے باپ نے سوا صلح کی تدبیر نہ دیکھی اور کیقباد سے اس بات پر صلح کی
کہ دریای جیحون کے اوس پار علاقہ ایران ہو اور اس پار حد توران
کے اور کیقباد بھی اس اقرار پر راضی ہوا اور ایران کیطرف لوٹ آیا اور
سو برس تک عدل و انصاف اور داد و دہش سے بادشاہی کی جب
عمر آخر ہونے پر تو اپنے بیٹے کیکاوس کو کہ سب سے بڑا تھا تخت پر بٹھایا
اور باقی اپنے تین بیٹوں کو کیکاوس کے اطاعت کا حکم
کر کے خود عالم بقا کے طرف کوچ کیا

حال کیکاوس کے سلطنت کا

جب کیکاوس بادشاہ ہوا تو ملک کو عدل و سخاوت
سے خوب آباد کیا اور لوگوں کا دل شاد ہوا ایک ملک
مازندران کے لینے کے واسطے عمدہ لشکر لیکر گیا
وہاں کے بادشاہ نے کیکاوس سے عاجز آکر قلعہ
میں پناہ لی اور سفید دیو کو مع لشکر دیوان

کہ اوسکی تابع تھی اپنی مدد کو بلایا سفید دیو نی بات لشکر دیوان آنکر کیکاوس
سے لڑائی کیے اور ایران کی لشکر کو تباہ کیا باقیون کو سمیت کیکاوس
قیدخانہ میں بند کروادیا پھر مازندران کی بادشاہ نی بارہ ہزار دیو دیکو
قیدیون کے پہری پر مقرر کیا تب کیکاوس نے ایک پہلوان ایران میں
زال و رستم کی پاس بہیجا اور اپنی حال سے خبر دیے جب اوس پہلوان نے
جاکر یہ حال زال سے کہا تو زال کمال غمگین ہوا اور واسطے رہائی بادشاہ
کیکاوس کے رستم سے مدد چاہی رستم اپنی رخش نام گھوڑی پر سوار ہوا
اور سام کا گرز اور باقی ہتیار کہ جس راہ کیکاوس گیا تھا اوسکو چھوڑکر
ہفت خوان کی راہ سے مازندران کو گیا اور ہر منزل میں ہر آفت کو دور
کرتا ہوا مازندران میں پہنچا اور سفید دیو اور باقی دیوون کو مار کر کیکاوس
کو قید سے چھوڑایا اور پھر وہان کی بادشاہ سے لڑکر اوسکو قتل کیا
تب کیکاوس ساتھ فتح کے مازندران میں گیا اور تمام خزانہ اور مال لیکر
ایک پہلوان کو وہان کا حاکم کرکے ایران کی طرف لوٹ آیا اور راہ
میں ہاماوران کی بادشاہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور کچھ دنون وہان
رہا اوس بادشاہ نے ایکدن کیکاوس کو غافل پاکر قید کیا جب
پھر کیکاوس کی قید ہونی کی خبر ایران میں مشہور ہوئی تب افراسیاب
بادشاہ توران نے فرصت غنیمت جانکر مع لشکر ایران پر چڑھائی کیے

اور اوس ایران کو لیکر تخت پر بیٹھا رستم نے پھر خبر کیکاوس کے قید ہونے
کی سنکر لشکر لیکر ہاماوران کو آیا اور بعد بہت لڑائی کی وہ بادشاہ
عاجز ہوا اور رستم سے امان مانگی اور کیکاوس کو قید سے چھوڑکر رستم
کی حوالہ کیا کیکاوس نے وہان ایران کا ارادہ کیا افراسیاب
اوسکی لڑائی کو نکلا جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا افراسیاب تاب
حملہ رستم کی نلا سکا اور ملک توران کو بھاگ آیا کیکاوس بفراغت تخت پر بیٹھا

کیفیت سہراب کی پیدا ہونی کی

کہتی ہین کہ ایکدن رستم اکیلا شکار کو گیا تہا اور شکار کا کباب کہا کر سو رہا
اور اپنی گہوڑے رخش کو چرنے چہوڑ دیا چند ترک آکر رستم کی رخش کو
چرالی گئی جب رستم جگا تو گہوڑی کو نپایا جانا کہ ترک لوگ چرالیگئی تہا
گہوڑی کی کہوج پر چلا اور شہر سمنگا نمین کہ حد توران مین تہا داخل ہوا
اور وہان کی بادشاہ سی ملکر گہوڑا چوری جانیکا حال کہا سمنگان کے
بادشاہ نی رستم کی بہت تسلی کیے اور دعوت کا سامان کر کی کہا
کہ خاطر جمع رکہو مین گہوڑی کو مع چورون کی پیدا کردونگا جب
رات کو رستم وہان رہا تو وہان کی بادشاہ کی لڑکی تہمینہ نام بیجانا نہ
رستم کی پاس آئی اور بولی کہ مین غائبانہ تیرا وصف سنکر

مجھپر عاشق ہوئی ہون اور تیری ملک سو آؤ ونے نکاح نکرون کی باپ نے
نکاح کا مجکو اختیار دیا ہے مینی تیرا گھوڑا اپنی لوگون سی چورا منگوایا ہے
اگر تو میرے باپ سی میری نکاح کا پیغام دی تو وہ قبول کریگا دوسری دن
رستم نی بادشاہ سمنگان سے اوسکی لڑکے کو طلب کیا اور اوسنی راضی
ہوکر رستم سی اپنی لڑکی کا نکاح کردیا رستم ایک رات تہمینہ کی پاس ہکر رخصت
ہوا اور جاتی وقت رستم نی ایک نگینہ کہ سام و نریمان سی پایا تہا اپنی پاس
سی اوس شہزادی کو دیا اور کہا کہ اللہ تعالی تجکو لڑکا دی تو یہہ نگینہ
اوسکی بازو پر اور اگر لڑکی ہو تو اوسکی بالونمین باندہنا پہر تہمینہ سی گہوڑا
رخش لیکر اپنی شہر کو چلا آیا بعد چند دن کی شاہ سمنگانکی لڑکے کی ایک
فرزند نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام سہراب رکہا جب دس برس کا ہوا تو ایکدن
اپنی ماسی پوچہا کہ میری باپ کا کیا نام ہی اوسنی کہا تیرا باپ رستم ہے
پہر اوسکی بہت اوصاف بیان کیی اور رستم کی باپ دادا کی کمال تعریف
کیے سہراب نی کہا مین کسیکو باپکے پاس بہیجتا ہون تا اوسکو میری خبر دے
مانی کہا تو ہرگز ایسا نکرنا کہ اگر رستم سنیگا تو تجہکو اپنی پاس
بلوالیگا اور مین تیری جدائی مین مرجاونگی اسی حال مین رستم نے
ایک قاصد تہمینہ شاہزادے کی پاس بہیجا اور پوچہا کہ تیری لڑکا
ہوا ہے یا لڑکی تہمینہ نے سہراب کو چہپالیا اور رستم سے کہلا بہیجا

کہ میری لڑکا لڑکی کوئی نہیں ہوا غرض جب سہراب جوان ہوا تو ماں
بولا کہ میں کیکاوس سے لڑنی جاونگا اور سب ایران کا ملک اوس سے لیکر اپنی
باپ رستم کو دونگا اور اوسکو ایران کا بادشاہ کرونگا اور بہت لوگ
سہراب کی ساتھ ہوئی جب افراسیاب نی یہہ خبر سنی خوش ہوا اور بڑی
فوج سہراب کی مدد کو بھیجی اور لشکر کے افسرونکو تاکید کیے کہ ہرگز سہراب
کو رستم کی نام و نشان سی آگاہ مت ہونی دینا کہ جب رستم سہراب کی
ہاتھ سے مارا جائیگا تو پھر میں سہراب کو کیسے حیلہ سے مار ڈالونگا پھر
تمام ملک ایران میرا ہو جائیگا القصہ سہراب معہ لشکر افراسیاب ایران
کی طرف آیا اور اوسوقت میں سہراب کی عمر بارہ برس کے تھی کیکاوس
بھی ہمراہ رستم کی بہت فوج لیکر سہراب سی لڑنی کو چلا جو تقدیر الٰہی میں
یوں ہی تھا سہراب نے اپنی باپ رستم کو نجانا اور رستم نی بھی سہراب
کو اپنا بیٹا نہ معلوم کیا آخر سہراب نے میدان میں نکلکر مقابل کو طلب کیا
طوس و گودرز اور باقی پہلوان ایران کے اوس سی خوف کہاکر مقابلہ
میں نہ آسکی لاچار رستم اوس سے لڑنی کو میدان میں آیا اور اوسکی ڈیل
وڈول سے حیران ہوا صبح سے شام تک لڑائی رہے کوئی دوسرے
پر غالب نہوا دوسری دن پھر ان دونوں کے لڑائی ہوئی
رستم نے کشتی کے پیچ سے سہراب کو پچھاڑا اور جلد خنجر مار کر

ہوسکا سینہ چاک کیا سہراب نی آہ کھینچ کر کہا کہ افسوس مین باپ کے
دیکھنی کو یہان آیا تھا اور نہ ملاقات ہوئی رستم نے پوچھا تیرا باپ
کون ہی سہراب نی کہا میری باپ کا نام رستم ہے اور میری ماسمنگان کی
شہزادی ہے جب رستم نے یہہ سنا غمسے بیہوش ہوگیا پھر جب
ہوش مین آیا تو سہراب سی کہا کہ رستم کے تیری پاس کیا نشانی
ہے اوسنی کہا میری ما نے ایک نگینہ میری بازو پہ باندھ دیا ہے
کہ اوسکو رستم دے گیا تھا جب رستم نی اوس نگینہ کو کھولکر دیکھا
تو کہا مین بد تمام زمانی کا ہون کیسے باپ نی اپنی بیٹی کو بیگناہ نہین
مارا اب مجکو زندگی حرام ہے اور چاہا کہ اپنی کو بہی ہلاک کرے سہراب
نے کہا ای باپ بیٹی اپنا خون بخشا تقدیر الٰہی یونہی تھی کہ باپ
کے ہاتھ سے مارا جاؤن گا تو اب ہلاک مت ہو اور گریہ و زاری مت کر
پھر رستم کو وصیت کی کہ مین ترکستان مین پیدا ہون اور ترکون کے
مجھپر حق ہین اب ترکون سے مت لڑنا اور انکو کسیطرح مت ستانا
رستم نے یہہ بات قبول کیے اور سہراب نی یہہ کہکر وفات کی
رستم کے اقربا رونی لگی اور کیکاوس نے بموجب صلاح رستم
کے افراسیاب سے صلح کیے اور ہومان کہ سپہسالار فوج توران
کا تھا اپنی ملک کو چلا گیا اور کیکاوس معہ لشکر ایران مین آیا

رستم تابوت سہراب کا خراسان مین لی آیا اور سب عزیزون نی اوسکی ماتمی
لباس پہنا جب سہراب کی ما اس حال سی آگاہ ہوئی تو غصّسی چاہا کہ آگ مین
گر پڑی لیکن اوسکی قریبون نے بڑی تدبیر سے روکا پہر وہ غمسے آوارہ
رستم کی پاس آئی اور زابلستان مین سب کے ساتہہ سہراب کے ماتم مین شریک ہوئی

ذکر سیاوش اور مارا جانا اوسکا افراسیاب کے ہاتہہ سے

کاوس بادشاہ کا ایک بیٹا تہا سیاوش نام خوب صورت صاحب لیاقت کہ بادشاہی
اور پہلوانی کی کام خوب جانتا تہا اور ان باتون مین رستم کا شاگرد تہا اور کاوس
کی ایک عورت تہی سودابہ نام وہ سیاوش پر عاشق ہوئی کیسے تدبیر و حیلہ سے
کاوس کو فریب دیکر سیاوش کی بلانی کے اجازت لی اور اوسکو گہر مین
بلاکر اپنی آرزو طلب کی سیاوش نے اسکام سی پہلو تہی کی سو دابہ نی ناراض
ہوکر بدکاری کی سیاوش پر تہمت لگائی اور کاوس سے کہا کہ تیری اوسکو
بیٹا جانکر محبت سی بلایا تہا اوسنی میری بیحرمتی کا قصد کیا اور بہزار خرابی
اوس سے بچی کاوس یہہ سنکر غضب مین آیا اور سیاوش سی سب حال
پوچہا اوسنی جیسا گذرا تہا کہدیا کاوس نے بڑی آگ جلائی اور سیاوش
سے کہا اگر تو سچا ہے تو بیخوف اسمین گہس جا سیاوش بیغم اوس آگ مین
چلا گیا اور تہوڑے دیر ٹہیر کر سلامت نکل آیا کاوس سیاوش سے شرمندہ ہوا

اور سودابہ کو سنگسار کیا جاتا اس درمیان میں کاوس نے سنا کہ افراسیاب
پھر لڑائی کو فوج جمع کرتا ہے سیاوش کہ سوداب سے اندیشہ رکھتا تھا اور خدا سے
چاہتا تھا کہ کسیطرح سی باپ سی دور ہو جائی تو پھر ایسی تہمت میں نہ پہنسے
کاوس سے کہا کہ اگر مجکو رستم کی ہمراہ افراسیاب سی لڑائی کو آپ روانہ کرین
تو مین اس خدمت مین خوب کوشش کرون کاوس نی یہہ بات قبول کی اور سیاوش
کو مع رستم بڑی فوج دیکر توران کیطرف روانہ کیا سیاوش نے پہلے شہر بلخ کہ
ترکون کا تہا فتح کر کے توران کا ارادہ کیا افراسیاب نے اوس سے ڈر کر صلح کا
پیام دیا اور سیاوش نے جو صلح میں شرطین کین اوسنی مانین آخر سیاوش نے
اپنی باپ کاوس کو لکہا کہ افراسیاب بلخ کی فتح سے ڈر گیا لڑنا نہین چاہتا
اور موافق میری شرطون کی صلح کرتا ہے آپ اگر حکم دین تو مین صلح کرون
کاوس یہہ خبر سنکر راضی ہوا اور سیاوش کو اپنی پاس بلوایا اور طوس کو
کہ ایران کا نامی پہلوان تہا افراسیاب سے لڑائی بلخ کے طرف بہیجا سیاوش
نے اپنا جانا ایران کو مناسب نجانا اور سب سامان اور لشکر بلخ مین چہوڑ
کر جریدہ تین ہزار سوارون سی توران کو چلا گیا افراسیاب فخر کو استقبال
کو آیا اور سیاوش کو بڑے عزت سی لاکر اپنا بیٹا بنایا اور بعد تہوڑے دنون
کے اپنی لڑکی فرنگیش نام سے اوسکا نکاح کر دیا اور ملک چین اوسکو
دیا سیاوش فرنگیش کو لیکر چین مین گیا کاوس نے جب سیاوش کا

توران مین جانا سنا کمال غمناک ہوا اور طوس کا جانا اور افراسیاب کے ہاتھ سے لڑائی کو موقوف
رکھا اور بلخ سے لشکر ایران مین بلا لیا اور رستم بھی بسبب چلی جانی سیاوش کے
کیکاوس سے ناراض ہو کر بی رخصت سیستان مین چلا آیا بعد تھوڑے دنون کے
افراسیاب نے گرشیوز نام اپنی بڑے داماد کو بہت تحفہ دیکر سیاوش کی پاس بھیجا
گرشیوز سیاوش سے دل مین عداوت رکھتا تھا جب چین سے لوٹ کر توران مین آیا تو
افراسیاب سے سیاوش کی بہت شکایتین کین کہ وہ تجھ سے جنگ کا ارادہ رکھتا ہے
افراسیاب نے کہا اس بات کا کسطرح اعتبار کرون گرشیوز نے کہا تو اوسکو
طلب کر اگر وہ نہ آوے تو میری بات سچ جاننا افراسیاب نے پھر گرشیوز کو سیاوش
کے بلانے کو روانہ کیا جب سیاوش توران جانے کو تیار ہوا تو گرشیوز نے کہا
تو ہرگز توران مت جا افراسیاب تجھے مار ڈالیگا سیاوش گرشیوز کے
فریب مین آگیا اور افراسیاب کو لکھ بھیجا کہ ان دنون فرنگیس بیمار ہے مین
اوسکی خدمت مین مصروف ہون بعد تھوڑے دنون کے آؤنگا گرشیوز
یہ خط سیاوش کا لی آیا اور افراسیاب کو دیکر کہا وہ ہرگز آپ کی پاس نہ آویگا
کہ سامان جنگ مین مصروف ہے افراسیاب کو گرشیوز کی بات کا یقین ہوا
اور ایک لشکر اوسکی طرف بھیجا اور سردار اوسکا گرشیوز کو کیا جب سیاوش
نے لشکر کی آمد کی خبر سنی دل مین کہا کہ گرشیوز نے سچ کہا تھا کہ افراسیاب
نے مجھکو واسطے قتل کے طلب کیا تھا پھر فرنگیس سے مشورت کی کہ مین

ایران کی طرف بہاگنا چاہتا ہون تو بھی میری ساتھ چل فرنگیش نے کہا
مجکو پانچ مہینی کا حمل ہے تیری ساتھ یلغار نکر سکون گی تو مجھکو یہان
چھوڑ جا سیاوش نے کہا اگر تجھکو اللہ تعالی فرزند عنایت کری تو اوسکا
نام کیخسرو رکھنا اور یہہ کہکر ہمراہ ہزار سوارون کی ایران کو اپنی باپ
کاؤس کی طرف بہاگا افراسیاب نے فوج اوسکی پیچھی بھیجی چونکہ ہمراہی
سیاوش کی کم تھی سب ماری گئی اور سیاوش پکڑا گیا جب افراسیاب کی
آگی آیا تو اوسنی سیاوش کو قتل کیا پہر فرنگیش کی لڑکا پیدا ہوا اور نام اوسکا
کیخسرو رکہا افراسیاب کا ایک وزیر معتبر تہا پیران ویسہ نام اوسنی افراسیاب
کی طرف سی اندیشہ کیا کہ کہین یہہ کیخسرو کو بہی سیاوش کی طرح نہ مار ڈالی
اسواسطی اوسکو پوشیدہ معہ دایہ جنگل مین بہجوا دیا اور خفیہ اوسکی خوب
تعلیم و ترتیب کی اور افراسیاب سی کہا کہ مینی کیخسرو کو صحرا مین ڈلوا دیا
تا جانور کہا جاوین اور تو بہی خون سی بچی مگر اوسکی موت نہ تہی ایک
گانو والی نی اوسکو لا کر پالا اتفاق سی وہ مثل دیوانون کی ہو گیا ہے
افراسیاب نی پیران سی کہا اوسکو میری آگی بلوا پیران نی آپنا آدمی
اوسکی لانی کو بھیجا اور اوسکو سکہلا دیا کہ تو کیخسرو کو خوب سمجھا دینا
کہ جب افراسیاب کی آگی آوی تو گانون والون کی لباس مین
آوی اور دیوانون کی طرح باتین کری کیخسرو نی اوسیطرح کیا افراسیاب نی

اوسکو دیوانہ جانکر معلوم کیا کہ یہہ کچھہ سلطنت کی کام نہ آویگا اوسکی ماکی
پاس بھجوا دیا فرنگیش کیخسرو کو لیکر جہان سیاوش مارا گیا تھا اگر اپنی
نسلے کو رہنے لگے اور گے خسرو کو خوب تربیت اور تعلیم کیے

بھیجنا کیکاوس کا رستم کو افراسیاب کی لڑائی پر اور لانا گیو کا کی خسرو کو بعد تلاش ایران مین

جب کیکاوس سیاوش کے مارے جانی سے اندوہناک ہوا تو رستم کے ہمراہ لشکر
افراسیاب کے لڑائی پر بھیجا اور سودابہ اپنی بیوی کو کہ سیاوش کو اوسکی تہمت سے
نکالا تہا مرواڈالا رستم نے ملک توران مین جاکر افراسیاب سے جنگ کی اور فوج
توران کو شکست دی رستم بعد فتح توران مین آیا اور افراسیاب کے تخت پر
بیٹھا اور افراسیاب جب بہاگا تو کیخسرو کو مع اوسکی ما سے لیکر دریا ہی
چین سے پرلیطرف بہیج دیا کہ رستم اوسکو نہ پاوے رستم نے گیو پہلوان کو کہ ایران
مین نامی تہا کیخسرو کے تلاش کو بہیجا اور اپنی بیٹی فرنبز کو توران کا
بادشاہ کرکے خود ایران مین لوٹ آیا گیو بہت دنون تلاش کرتا رہا
ایک کناری نہر پر پہنچا وہان ایک نوجوان کو بیٹہا دیکہا سوچا کہ یہی شاید
کیخسرو ہے جب پاس گیا تو کیخسرو نے بہی گیو کو پہچانا اور اپنی پاس

اور اپنی پاس بلا کر پوچھا کہ کیا گیو پسر گودرز تو ہی ہی اوسنی کہا ہان
پھر گیو نے کہا تو کیخسرو پسر سیاوش کا ہے اوسنی بھی کہا ہان پھر گیو اوسکی
قدمون پر گر پڑا اور پوچھا ای شہزادی مجکو کیسی معلوم کیا کیخسرو نی کہا میری
باپ نی اپنی محل مین سب ایران کی پہلوانون کی تصویرین بنوائی ہین
ہین جسکو دیکھون پہچانون گا پھر کیخسرو کو معہ اوسکی ماکی لیکر ایران کیطرف
روانہ ہوا رستی مین افراسیاب کا لشکر انکو پکڑنے آیا مگر گیو لڑتی ہوئی
چلا آیا اور اوس دریا مین کہ سرحد توران اور ایران کا تہا گیو اور کیخسرو
اور فرنگیس نے گہوڑی ڈالدی اور فضل الہی سی بسلامت نکل آئی جب ایران مین آ
پہنچی کیکاوس نے پوتی کو دیکہکر کمال خوشی کی اور گیو کو بہت انعام دیا

تخت پہ بیٹھنا کیخسرو کا

جب کیخسرو کیکاوس کی پاس آیا وہ اوسکو دیکہکر کمال خوش ہوا اور سب
سپاہ اور ارکان دولت کو جمع کرکے اپنی تخت پر بٹھایا اور تاج شاہی
کیخسرو کی سر پر رکھا چندروز جشن شاہانہ رہا پھر سیاوش کی خون کی
عوض کی تدبیر ہوئی کاوس نی ڈیڑھ لاکھ فوج جمع کی اور فریبرز پسر رستم
کو سپہ سالار کیا اور تمام نامی پہلوان کیخسرو کی ہمراہ کرکے افراسیاب
سے لڑنے بھیجا اودھر سے افراسیاب نے یہ سنکر با فوج کثیر آیا اور

بڑی بڑی نامی پہلوان ساتھہ اور بادشاہ چین کو بھی کمک بہ
ہمراہ لایا غرض کئی دنون سخت لڑائیان رہین بڑی بڑی نامی پہلوان توران
کے مارے گئے شاہ چین بھی رستم کی ہاتھہ سے پکڑا آیا ایرانیون کی فتح
ہوئی کہتے ہین کہ حیران سرگردان افراسیاب چین کی طرف بھاگا راہ
مین ایک نوجوان قوی ہیکل کو دیکھا افراسیاب نے اوس سے نام ونشان
پوچھا اوسنے کہا میری ما ایک دھقان کی لڑکی تھی جنگل مین ایک
جوان پری تمثال پر عاشق ہوئی آخر نوبت بوصال پہنچی وہ حاملہ
ہوئے جوان اپنی انگوٹھی دے گیا میری ما کا نام شہر وسے ہے اور باپ کو
نہین جانتا افراسیاب نے کہا تو میرا نوکر ہو کہ میرا ایک دشمن رستم ہے
اگر تو اوسے مار ڈالیگا تو مین تجھکو حاکم کرونگا برزو نے کہا تو کیسا بادشاہ ہے
کہ ایک پہلوان سے ڈرتا ہے اگر مجھکو اوسکی سامنی لیچلے تو مین تیرے
دشمن کو زندہ قید کرون افراسیاب نے اوسکی قوت اور ہمت دیکھکے
ہمراہ لیا اور خوب سامان و فوج دیکر اپنی سردارون کی ہمراہ رستم کی لڑائی کے
کو بھیجا جب ایران کے سرحد قریب آئی کیخسرو معہ لشکر مقابلہ کو آیا لڑائی
شروع ہوئی برزو ایران کے پہلوان میدان مین سے پکڑ لایا اور لڑائی
مین فوج ایران کو پست پایا پھر برزو نے پکار کر کہا کہ رستم تہمتن
کون ہے میرے مقابلہ کو میدان مین نکلے اوسکا بہہ للکارنا سنکر

کیخسرو نے رستم کو میدان مین بہیجا رستم برزو کے ڈیل ڈول دیکھکر حیران
رہگیا بہانہ سے یہ بولا کہ تو شور کیون کرتا ہے مین ادنے شاگرد رستم
ہون تجھکو ہلاک کرنے آیا ہون پھر دونون مین لڑائی شروع ہوئی
برزو نے ایک ایسا گرز رستم کے مارا کہ اوسکا ہاتہ ٹوٹ گیا مگر چونکہ بڑا عاقل
تہا اوسکی فریب دہی کو ہنسنی لگا اور کہا یہ کیا لڑکون کی سے کہیل ہین
تیری ضرب گرز سے مین خبر بہی نہوا پہلوان اپنا کیون نام کیا ہے برزو
حیران ہوگیا پہر رستم نی کہا کہ اب شام ہوئی گہوڑے بہوکے پیاسے ہین
کل کو پہر خوب دل کہولکر لڑین گے اس اقرار پر پہر گئی مگر رستم نے
لشکر مین جاکر کیخسرو سے برزو کے قوت کا بیان کیا اور کہا اسکا مقابلہ
دشوار ہے میرا ہاتہ اسکی ضرب سی ٹوٹا مین بیکار ہون میرا کوئی حربہ اوسپر
موثر نہوا اب لڑنے کی طاقت نہین اپنی گھر جاتا ہون ہاتہ کا علاج
کرتا ہون افسوس میرا بیٹا فرامرز ہندوستان مین لڑتا ہی اگر آج
وہ یہان ہوتا تو برزو کا مقابلہ کرتا کیخسرو ان باتون کو سنکر غمناک ہوا
مگر تقدیر الٰہی جو مددگار تہی خون کے وبال سے افراسیاب کی خرابی
کیے اوسی شب فرامرز ہندوستان سی فتح کرکے کیخسرو کی لشکر
مین آیا سب فوج کے دل قوی ہوی رستم کا ہراس گیا صبح نکلے
برزو میدان مین آکر رستم کو پکارنے لگا رستم نی اپنا گہوڑا

اور سب ساز و سامان اپنی بیٹی کو دیکر میدان مین بہیجا فرنیز نے
لڑائی مین چالاکی سی برزو کا سر کمند مین پہانسا رستم نی بہی دوڑ کر اوسکی
ہاتہہ سی دوسری کمند اور ڈالی افراسیاب کا لشکر تمام برزو کی چہڑانی کو آیا ادہر سے
کیخسرو بہی مع لشکر بڑہا خوب کشت و خون ہوا تو انہون کے تئین شکست ہوئی برزو پکڑا آیا
پہر رستم نے برزو کی سفارش کیخسرو سی کی کہ یہہ نوجوان ہی حق نمک افراسیاب کا
ادا کرچکا اگر آپ کی پرورش دیکہی گا تو جان نثاری مین قصور نکریگا کیخسرو نی برزو کو
رستم کی سفارش سے چہوڑ دیا اور حوالہ رستم کیا رستم نے اوسکو اپنی گہر لاکر قید
رکہا جب برزو کی مانی بیٹی کا پکڑا جانا سنا روتی پیٹی سیستان مین آئی
اور پوشیدہ رہی رفتہ رفتہ رستم کی گہر کے ایک عورت معتبر سے موافقت کی اور
روٹی مین اپنی انگوٹہی برزو کی پاس بہیجی وہ اوسکو دیکہکر خوش ہوا اور
پوشیدہ سوہان منگا کر بیڑیان کاٹین اور اوس عورت اور ماکو ہمراہ لیکر
توران کی طرف روانہ ہوا رستم راہ مین شکار کہیلتا تہا اوسکو دیکہکر روکنی کو بڑہا
پہر لڑائی شروع ہوگئی ہتیارون سے نوبت بہ کشتی پہنچی گہوڑ و نکو کمرسی باندہکر
زور کرنی لگی رستم کی رخش نے برزو کی گہوڑی پر حملہ کیا وہ جہجک کر بہاگا
اور برزو کو کہینچا اور رستم نے ویسی ہے زور کیا جب برزو گر پڑا تو رستم
سینہ پر بیٹہہ کر چاہتا تہا کہ خنجر اوسپر مارے کہ اوسکی ما چلائی کہ بیٹی کو مار کر
پوتے کو کیون قتل کرتا ہے رستم نی کہا تو جہوٹی ہے شہرو نی کہا

میری پاس انگوٹھی سے برزو کی ہاتھہ مین دیکھہ لیے رستم نی جب اوسکو
دیکھا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا برزو کو اوٹھا کر گلی سی لگا لیا پھر اپنی ساتھہ
سیستان مین لایا زال سی ملایا شکر خدا بجالایا بعد چند سال کے
افراسیاب کے اکثر امرا مارے گئے اور ہر لڑائی مین افراسیاب نے شکست پائی
لاچار ہوکر ترک سلطنت کے پہاڑون مین چلا گیا آخر لوگ کیخسرو کی
پاس پکڑ لائے اوسنے اپنی باپ سیاوش کے عوض اوسکو مروا ڈالا
اور بعد تھوڑے دنون کے کیخسرو نے بھی ترک سلطنت کر کے ایک غار مین
چلا گیا ہر چند یہ قصے دراز ہین شوقین کو مطالعہ کتاب شاہنامہ سی بخوبی معلوم
ہونگی یہان تھوڑا سا بیان کیا گیا

تمام ہوا ترجمہ انتخاب شاہنامہ کا

ترجمہ طرب المجالس یعنی معرکہ چترنگ کا

اگلی عقلا نے یہہ کتاب واسطی بڑہانی عقل و فہم اور تدبیر و ریاست
اور ملک داری کی بنائی ہے کہ آبادی ملک اور عدل او انصاف

اسکی مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے اور کام پر لوگون کو مقرر کرنا اور
اپنا ہمنشین و مصاحب بنانا جن لوگون کو چاہیی اس سے آتا ہے اور اصل
اسکی یہہ ہے کہ جب اللہ تعالی جل شانہ نے روی زمین پر انسان خاکی
کو اپنا نائب کیا تو جہان مین پہلی جتنی جانور وغیرہ تہے اپنی اپنی قوم مین
الگ الگ بادشاہت کرتے تہے انسان نے اون ہر ایک کو اپنی عقل و تدبیر
سے اپنا تابع کیا اور اون سے خدمت لینا شروع کیا تو سب جانور گہبرای
اور آپس مین مشورت کی کہ یہہ نئی کون مخلوق ہے کہ ہمکو اپنی تابع کرتی ہے
اور ہمارا ملک و ریاست لی ہے اتفاق کر کے اسکو نکالا چاہیی اور اپنی حکومت
اور ریاست بچانا چاہیی تو پہلی سب جانورون کی بادشاہون نے ملکر
اپنی وکیل جنات کی بادشاہ کی پاس بہیجی اور اونکو بڑا جان کر اپنا
موافق کیا پہر ایک بڑا دربار ہوا اوسمین سب جانورون کی وکلا حاضر ہوے
اور وکیل آدمیون کا بہی گیا اور بعد بڑی بحث و تقریر کے وکیل انسان
غالب آیا اور اپنی عقل و تدبیر سے سب کو قائل کر کے اپنا تابع بنایا اب
اسکو بغور سننا چاہیی کہ جانورون مین کام کیسی عقل سے ہوتی ہین
اور معاملات ملک اور دربار انکی کس تدبیر و خوبی سی ہین افسوس
جو اپنی کو آدمی سکہے اور وہ جانورون سے بہی کم ہو اور کیسے بات
کا خیال نہ کہی تو ایسی شخص کو جہان مین دولت نہین ملتی

اب شروع قصہ کا یون ہے

مشورت کرنا جانورون کا اور بہیجنا وکیل کا نزدیک بادشاہ جنات کی

جب انسان روی زمین پر غالب ہوی اور ہر جانورون کو پکڑ کر اپنا تابع کرنے لگے تو تمام حیوانات جمع ہوی اور صلاح کیے کہ قوم جن زبردست اور بڑے اور صاحب عقل ہی سب ملکر اپنی وکیلون کو اونکی پاس بہیجو اور اون سے فریاد کرکے اس ظلم کی داد چاہو تو اوس جماعت مین جانورون کی خارپشت یعنی سیئی بہی حاضر تہی اوسنی سب جانورون سے کہا کہ غلبہ انسان کو ہم سب پر بواسطہ عقل کے ہی اور چونکہ آدمی اللہ تعالے کا نائب ہی زمین پر اسواسطی ہم سبکو اپنا مملوک جانتا ہے تم سب کو لازم ہے کہ اپنا ایک وکیل بہیجو اور خود فریاد کرو باقی جانورون نے بہی اپنی صلاحین بیان کین آخر یہ بات ٹہیری کہ گہوڑا اسپ جانورون مین سردار ہے اور سمجھ اور دانش مین ممتاز ہے اوسکو وکیل کرکے پاس بادشاہ جنات کے روانہ کرو جب دربار برخواست ہوا اور گہوڑا اپنی گہر آیا تو خچر سے کہ اوسکا وزیر تہا یہہ بات بیان کیے اور کہا ہماری نوکرون مین کون لیاقت اس امر کی

رکھتا ہے کہ میری طرف سی وکیل ہو کر شاہ جن کی پاس جاوی خبر نے تمام
جانورون کو جمع کیا اور عرض کیے کہ ہمین جسکو حکم ہو خدمت وکالت پر جاوی
گھوڑی نے کہا یون ہر کسی کو بھیجنا روا نہین اس کام کے لایق وہ شخص ہوتا ہے
جو سچا اور دیانت دار ہو بیفایدہ نبولے خوبیون مین مشہور ہو زبان فصیح اور
عقل صحیح رکھی اور تو جانتا ہے کہ یہہ باتین ان جانورون مین کم ہین مگر اونٹ
کہ باوجود صورت غریب اور ہیبت عجیب کی کہ دراز قد اور سادہ دل ہے لیکن صحبت
مین مسافران شام و عرب کی ہمیشہ رہا ہی اور حج کیے ہین ہر طرح کا تجربہ اسکو ہے
میری نزدیک اسکا بھیجنا مصلحت ہے پھر اونٹ سی فرمایا کہ اے سرفراز جمعیت
وقار تو ہماری جماعت مین امام عاقل اور حکیم فاضل ہے اور بزرگون نی کہا ہے
کہ وکالت مین عقلمندون کو بھیجا کر کہ اوسکو کچھہ سکھانی کے حاجت نہین
اب مینے یہہ کام تمام تیری حوالہ کیا تو جیسی سمجھی اس ظلم کو ہماری اوپر سے
دور کر اور عبارت شیرین اور عمدہ بادشاہ سی جنون کی کہو اونٹ نی قبول
کیا اور جنون کی بادشاہ کی طرف چلا جب جنون کی مکان سی قریب ہوا تو
اوسکو ایک مصاحب شاہ جن کا ملا اور بولا کہ یہہ چراگاہ کا مکان نہین
گستاخی و راست چل اونٹ نی کہا مین اپنی گروہ کے پاس سے وکیل ہو کر
آیا ہون تا بادشاہ سے جنون کچھہ پیغام کہون غرض جب بادشاہ نی سنا
کہا ہماری یہان جانورون کا آنا خلاف رسم ہے شاید کوئی بڑی مصیبت

پڑہی یا مشکل انکو واقع ہوئی ہے دریافت کرو اونٹ نی کہا مجکو میرے جماعت نی آپ کی حضور مین بہیجا ہے اور عرض کی ہی کہ ہم ہمیشہ سے آپ کی سایہ عنایت مین اور پناہ دولت سی جہان کی تکلیفون سی بچے رہی اور کسی نی ظلم ہمپر آج تک نہین کیا اب ہمپر وہ ظلم ہوا کہ کبہی نہو تہا کہ انسانون کی جور سے تنگ ہوئی اور بی سبب اونہون نی ہمسی عداوت ظاہر کیے کہ ہمکو مارتے اور پکڑتی ہین امیدوار ہین کہ بادشاہ کی عنایت اور پرورش سی اپنی انصاف کو پہنچین اور ہمپر نظر بندہ پروری کی ہو جنون کی بادشاہ نے کہ بہت کریم و رحیم تہا یہ حال سنکر اونٹ کے بہت خاطرداری کیے اور وعدہ کیا کہ ہم ہر طرح تمہاری مدد کرین گے پہر فرمایا چند دن یہان خوشی سے چر اکر اور راہ کی تہکائی دور کر تا مین اس کام مین سوچ لون اور کوئی تدبیر اچہی نکالون. فقط

مشورہ کرنا شاہ جنات کا اپنی امیرونسی حیوانات کی مدد مین

پہر شاہ جنات نی ایک دربار کیا اور سب اہلکار اور سپہ سالار اور امیر جمع ہوی اور فرمایا جانورون کی مقدمہ مین تم ہر ایک اپنی صلاح بیان کرو کہ مین کیا کرون اوس دربار مین ایک دربان شیرین سخن پسندیدہ خصال خوبصورت عقلمند حاضر تہا اوسنی بڑہ کر آداب عرض کیے

اور بادشاہ کو دعا دی پہر عرض کیے کہ ای بادشاہ عالیجناب آپ کی رای
روشن پر خوب ظاہر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی وقت سی درمیان
انسان اور جنات کی عداوت واقع ہے اور بغض و کینہ ہر ایک کا دوسری کے
دلمین مضبوط ہو گیا ہے اب اگر ہم آدمیون کو روکین اور جانورون کی مدد
کرین تو بی شک آدمی ہمسے اور بد گمان ہو جاوینگے اور عداوت زیادہ ہوگی
اور قطع نظر اس بات کی خیال سے جانورون کی ہمراہ ہے اور گفتگو مین اہل عقل
کے نزدیک دیوانی کہلاینگی اور سب محنت ہماری بیفائدہ ہو جاویگی
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہتر اسلام آدمی کا جب ہوتا ہے کہ بیفائدہ
باتون کو چہوڑ دے میری نزدیک بہتر یہہ بات ہی کہ عرض جانورون کے
آپ قبول نکرین اور اونکی وکیل کو رخصت کر دین کہ بادشاہ کو انکی واسطی
رنج و تردد نہو اور مقدمہ دراز نکہچی بادشاہ نے یہہ سنکر فرمایا کہ یہہ صلاح
بہتر نہین ہے مین کسطرح یہہ کام کرون کہ ان مظلومون سے اقرار مدد کا کرچکا
ہون اور تسلی دی ہے اور اہل مروت کی نزدیک خلاف وعدہ کرنا
اچہا نہین جب بادشاہ یہہ فرما چکا تو ایک نواب جنون مین کا عالی درجہ
آگی بڑہا اور بادشاہ کو دعا دیکر یون عرض کرنی لگا کہ ای جہان پناہ
انسان ہماری جنس نہین اور قدیم سے ہمکو اپنا دشمن جانتی ہین اور
جانور بہی ہماری جنس کے نہین شاید جو فیصلہ کہ آپ فرماوین اور کوئی اونمین کا

راضی نہوا اور بادشاہ کی ارشاد کو نمانی تو باعث فضیحتی اور زائد دشمنی کا
ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ نہین جائز مومن کو کہ اپنی نفس کو
ذلیل کرہی اس وکیل کو راضی کر کی کسی حکمت سی رخصت کر دیجیی اور ذمہ
اسکا اپنی ذات مبارک پر نہ اوٹھائیی اور جانورون کو صبر و تحمل کی نصیحت
کریی کہ تا بہ زندگی اس بلای ناگہانی پر صبر کرین جب اوس نواب نے یہہ عرض
کیے تو دربار مین ایک وزیر بوڑہا منصف نام کہ دیانت اور امانت مین مشہور
خیر خواہ رعیت اور ترقی طلب مملکت حاضر تہا آگی بڑہا اور بعد اداب بادشاہ کو
دعا دیکر بولا کہ ای عالیجاہ کیوان بارگاہ شریعت محمدیہ اور دین اسلام نے
عدوت قدیمہ اور قومیت کو نظر سے دور کر دیا ہے اور سب کو ایک کام کا
حکم دیا ہے خصوصًا ان دنون کہ آدمی اور جن اور جانور وغیرہ کہ سب آنحضرت
پر ایمان لای ہین اور اقرار توحید اللہ تعالی کا کرتی ہین ہر کامون
مین ایک دوسری کی شریک ہین اور لحاظ عداوت اور قومیت کا رسم
جاہلیت کی تہی اور تاثیر کفر و نفاق کیے اندنون شکر ہے اللہ تعالی کا
کہ جو بادشاہ اسلام اور ایمان سے آراستہ ہی اور عقل و حکمت سے
مزین چاہیی کہ محکمہ عدل و انصاف کا موافق حکم اللہ تعالی کی آراستہ
کری اور مسند حکومت پر بیٹہہ کر موافق قواعد شریعت کی ظالمون سے
انصاف مظلومونکا دلوائی اب بہتر یہہ ہے کہ سب حیوانات اور آدمی انکی

دربار مین حاضر ہون اور آپسمین بحث کرین تا ظالم و مظلوم اور غالب و مغلوب
مین تمیز ہو پہر جو آپ کی حکم عدالت سی بہری اور سر انصاف سی پہیرے
تو معلوم ہو جاویگا کہ ظلم و سرکشی اونکی طرف سی ہی بادشاہ کو یہہ بات اوس
وزیر کی پسند آئی اونٹ سی پوچہا کہ اور حیوان کیا تمسی اس ظلم مین موافق ہین
یا نہین اونٹ نی عرض کیے کہ ای جہان پناہ اگرچہ مین گروہ بہایم کا وکیل
ہون مگر حقیقت مین درندی اور وحوش اور پرند اور گزندہ اور حشرات
سب اس شکایت مین موافق ہین اور آپ سی دادخواہ ہین اور خاص و عام
اور رذیل و شریف جانورون کی سب اس مشورت مین ایک ہین اسواسطی
کہ سب انسان کی ظلم مین مبتلا ہین اور اون کی جور و تعدی سے عاجز آئی
ہین بادشاہ نے پوچہا کہ سب جانور کے قسم پر ہین اونٹ نی عرض کیے
کہ شمار جانورون کی قسمون کا احاطہ فہم سے زائد ہی لیکن ظاہر مین تمام
جانور سات قسم ہین اول بہایم کہ مین بہیجا ہوا اونکا ہون اور آج کے
دن ریاست انہین سے دوسری درندی اور سردار اونکا شیر ہے
تیسری پرندی کہ دریا و جنگل مین رہتی ہین اور اونکا امیر سیمرغ ہے
چوتہی شکاری پرند اور نیز حاکم عقاب ہے پانچوین دریائی جانور
کہ اون سردار ناگا ہے چہٹی جانور زمین کے کہ رئیس اون کا
اژدہا ہی سانپ ہین اور کیڑی کہ شہد کی مکہی یعسوب نام اونکی سردار ہے

بہیجنا جنون کے بادشاہ کا اپنی وکیلونکو واسطی بلانی تمام جانورون کی اور حاضر ہونا اون سبکا

بادشاہ جن نی جب یہ اونٹ کی بات سنی اپنی یہان کی چند عقلا اور فضلا کو
کہ مقرر فصیح زبان شیرین بیان تہی بلوایا اور اون کو جانورون کی گروہ
مین بہیجا کہ سب کو جمع کرین جانورون کو خود صورت حال معلوم تہی اور منتظر
حکم بادشاہ جن کی تہی غرض جب وکیل بادشاہ جن کا پہلے شیر کے پاس
پہنچا اور شاہ جن کا پیغام پہنچایا تو پہلے تعظیم شیر کی بادشاہون کی طرح
کیے اور جہککر آداب بجالایا شیر نی اون وکیل کے تعظیم کیے اور بہت
مہربانی سی قریب بٹہایا پہر شیر نی اپنی وزیر سے کہ چیتا تہا وہ پیغام
بیان کیا اور فرمایا کہ ہماری دربار سے کسی کو مقرر کر کہ واسطی اسکام کے
جاوی چیتی نے آداب بجالاکر عرض کیے کہ ہم سب تابع حکم ہین جسکو
آپ کی مرضی مبارک چاہی بہیجین شیر نی کہا اس روکاری اور بحث مین
حکیم فاضل اور عقلمند کامل کا بہیجنا چاہی چیتی نے عرض کیے کہ دربار مین
سب اہلکار اور سپہ سالار اور فاضل و منشی حاضر ہین اور آپ کی حکم کے
تابع ہین منتظر ہین کہ جسکو جو حکم ہو بسر و چشم بجالاوی کہ ایک اون

سب میں بہتر ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو اوسکو اسکام پر روانہ کریں شیر نے
کہا یہہ سپہ سالار سب فوج کا ہے اور سب درندوں کا افسر سخت مزاج اور
ہیبت ناک ہے اور یہہ وہ جانور ہے کہ لڑائی اور خون ریزی خوب جانتا ہے
بحث اور روبکاری کرنا اسکا کام نہیں پھر چیتی نے شیر سے یوز کی واسطے
عرض کی شیر نے کہا وہ کم عقل تیز مزاج ہے اور سپاہی ہے جوان طبع ہا تہہ
جہپٹ کم سمجہہ جنگلوں میں پلا ہے آزاد وضع خود کام پیٹ بہرنی کو انسان
کا خون روا رکہتا ہے وہ بہی لایق دربار امرا اور سلاطین کے نہیں ہے
پہر چیتی نے بہیڑیے کی واسطی عرض کی شیر نے کہا وہ بہی جنگلی اور کم عقل
ہے تقریر اور بحث نہیں جانتا رات کا پہرنے والا اور حریص طبع ہے غرض
کہ ایک ایک سردار کا نام لیتا تہا مگر شیر ہر کسی میں عیب و ہنر نکالتا تہا
اسی گفتگو میں دور سے دیکہا کہ لومڑی آتی ہے چیتی نے اوسکو دیکہکر
شیر سی عرض کی کہ یہہ بہت عقلمند اور سمجہہ دار ہے لایق اسکام کے
یہی معلوم ہوتی ہی اگر آپ کی مرضی ہی تو یہہ بہیجی جاوی شیر نے
کہا اسکی صورت اور آواز خوب نہیں تقریر اچہی نہیں کرتی لیکن بندش باتیں
جانتی ہے اور نکتی خوب پہچانتی ہے اس لیاقت سی یہہ خدمت بجا
لاوی گی خیر اسکو روانہ کرو **وکیل دوم** شاہ جن کا سیمرغ
کے دربار میں آیا اور جو کچہہ کہنا تہا اوس سے بیان کیا سیمرغ نے

وہ سنکر فرمایا کہ دربار آراستہ ہو اور سب وضیع و شریف ہمارے یہاں
کے جمع ہوں پہر طاوس سے کہ اوسکا وزیر معتبر تہا فرمایا کہ اے دانائے شیرین
بیان اپنے یہاں کے چند جانوروں کو بلا تا اون میں سے کسی کو اسکام کے
واسطے بہیجوں مور نے پہلے دریائی جانوروں سے خواصل کور و بروکیا
سیمرغ نے کہا صوفی صفت اپنے پیر تکبر رکہتا ہے اگرچہ بہت مشہور ہے لیکن
آواز اسکا چہوٹا ہے اور کوتہ نظر گردن دراز ہے یہہ لایق اسکام کے نہیں کہ
وکیل ہوکر دربار شاہیہ میں جاوے پہر مور نے کلنگ کو بلایا سیمرغ نے
کہا وہ ایک مسافر ہے جہاندیدہ ہر طرح کی حالات جہان سے واقف
اور حوادث ایام سے آگاہ ہر طرف اسکی نظر پڑتی ہے مبادا کچہہ کم و بیش
کہے کہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتی ہیں مصرع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ
پہر طاوس نے کہا بگلا اس کام پر بہیجیے سیمرغ نے کہا کہ یہہ حکمت پیشہ
اور درست اندیشہ ہے لیکن مدت سے گوشہ نشین ہوا ہے اور نفس کشی اور
فاقہ کشی پر قناعت کی ہے اسکی مزاج میں قبض اور خشکی ہے مبادا اوسکی
دیکہنے سے ملال طبع ہو پہر طاؤس نے جنگلی جانوروں سے ایک ایک
کا نام لیا سیمرغ نے کہا ہر ایک میرے روبرو بلاتا جا طاؤس نے کوے
کو پکارا سیمرغ نے کہا ہرچند یہہ حلیم اور عقلمند ہمارے یہاں ہے لیکن بسبب
مکر و غدر کے اس کام پر بہیجنے میں اوسپر اعتقاد نہیں کہ شاید ہمیشہ کی

پهر وهي معامله كري جو ايك ني اسكي بزرگون مين سے زمانه طوفان مين حضرت
نوح عليه السلام كے ساتهه كيا تها پهر طاوس نے كبوتر كا نام ليا سيمرغ ني كها
وه خوبصورت نيك خصلت هي اور بسبب غلبه حرص و بي شرمي كے دانه انسان
كي گهر كا كهاتا هے شايد اسواسطي اون سي بل جاوے پهر طاوس نے هدهد كے
واسطي عرض كي سيمرغ نے كها وه لايق جاسوسي اور مخبري كي هي نه واسطے
بحث اور تقرير كے اگرچه خوش طبع اور لطيف چهره هے مگر بردباري اور
كچهه شان و شوكت نهين ركهتا اب ميري يهي صلاح هے كه ايسي عمده
خدمت پر خود تو جاوے اور اوسكو اچهي طرح تمام كرے طاوس نے قبول كيا
اور سلام كركے روانه هوا تيسرا فصل شاه جنكا عقاب كي پاس جب
آيا اور سب احوال كها تو اوسني بهي اپني امرا اور افسرون كو جمع كيا
پهر سفيد باز سے كه اوسكا وزير تها اسمقدمه كے تقرير شروع كي سفيد
باز نے آداب بجا لاكر عرض كي كه هم سب فرمان بردار حكم كے هين اور
جان نثاري كو تيار اور امرا ملك مثل جرغ اور شاهين اور باز وغيره
سب صدور حكم كے منتظر اگر مرضي هو تو كرگس يعني گدكو اسكام پر روانه
كرين عقاب نے كها گد اگرچه معمر اور تجربه كار هے ليكن اوسكي طبيعت
مين خست هي اور بزرگون نے كها هے كه وكيل شريف النفس اور عالي
همت چاهيے اور يه سب باقي شكاري جانور كه تو ني جنكا نام ليا

آدمیون کی ہاتھہ پر پلے ہوی ہین اور بسبب کمینہ پن کی حرص مین آدمی
کے قید ہین لایق وکالت کی نہین ہماکو بلاکہ صاحب اقبال اور مبارک
فال ہے نیک خصلت اور پاک عادت ہے **چوتھا وکیل** جنون کی بادشاہ
ناگی کی دربار مین آیا اور سب حال بیان کیا اوسنی کو سچ ایک مچھلے کو کہ
خدمت وزارت رکھتا تھا بلا کر اس حال سے مطلع کیا تمام سردار اور
اہلکار حاضر ہوی پہر ناگی نے کہا مجکو ایک پیر روشن ضمیر درکار ہے
کہ بادشاہ جنون کی دربار مین اوسکو وکیل کرکے بہیجون تا بنی آدم کے
ساتھہ بحث ومناظرہ کری اور اکثر لوگ ہماری ضعیف مزاج البطی السیر ہین
اور بہار طبع بدصورت اب امرا سے چند شخصون کو بلا کہ جسمین اسکام کی
لیاقت دیکہون اوسکو روانہ کرون وزیر نے عرض کی کہ اکثر قوم ہماری
طلب معاش مین گئی ہے مگر اسوقت کینکڑا اور مینڈک اور سانپ اور
مچھلے اور کچھوا یہان حاضر ہین ناگی نے کہا کینکڑا اور مینڈک بدشکل
ہین اور سانپ اور مچھلے اگر نیک ہین اور ظاہر وباطن مین اہل زمانہ سے
نسبت تمام رکھتی ہین لیکن خشکی مین خوب نہین چل سکتی کچھوی کو
بہیجنا چاہیی کہ اسکی دریا اور خشکی مین مسافرت کی ہے اور ہر خشک
وتر سے موافقت رکھتا ہے **پانچوان وکیل** شاہ جن کا اژدہا کی خدمت
مین آیا اور سب ماجرا بیان کیا اژدہا نے اوسی وقت ناگہ کو کہ مدار المہام

اور کار گذار اوسکا تہا بلوایا اور سب حال بیان کیا ناگہ نے عرض کی کہ امرا
اور حکما ہماری قوم کی جناب شاہی مین حاضر ہین انمین سے جسکے قول و فعل پر
صدق و صواب کا بادشاہ کو اعتماد ہو روبرو بلا کر اس خدمت پر روانہ
فرماوین لیکن اب دن آخر ہوا ہے اور ہر کوئی دربار سے اوٹھکر اپنے گہر کو
گیا ہے لیکن اسوقت تک افعی اور بچہو کہ صاحب ہیبت اور حشمت ہین بارگاہ
بادشاہی مین حاضر ہین اژدہا نے کہا فی الواقع مگر افعی تند و تیز مزاج
اور بچہو نابینا ہے اس کام کے لایق نہین یہہ سوسمار کی واسطے عرض
کیے بادشاہ نے کہا سوسمار بزرگ صفت ہی خصلت عرب کی بدوون کیے
رکہتا ہے اداب مجلس شاہانہ اور رسم و راہ دربار ملوکانہ اوسکو معلوم نہین
مگر مکڑی کہان ہی اوسکو بلا کہ وہ باریک بین اور ہوشیار ہی اور جولاہہ
کو اگرچہ کم سمجہہ کہتی ہین لیکن یہہ مکڑی بہت ہوشیار اور بہبود دیکے
مین کم ہے چہٹا وکیل شہد کے مکہیون مین آیا اور اون کی بادشاہ
یعسوب نام کو دیکہا کہ اپنی مجلس مین بیٹہ کر عدل کر رہا ہی اور ہر ایک
کو ایک ایک خدمت پر مقرر کیا ہے جنون کے وکیل نے پیغام اپنی بادشاہ
کا کہا یعسوب نے ایک مکہی سے کہ خدمت نیابت رکہتی تہی حکم کیا کہ ہماری
نوکرون مین سے کسی تجربہ کار ہوشیار کو طلب کرو وزیر نے عرض کیے
کہ اکثر ملازم خدمت عمارت مین مشغول ہین سوا اکالی بڑا اور بڈہی

اور لیسو اور چونٹی کی فارغ نہین یعسوب نے سوچ کر فرمایا کہ زنبور سیاہ زنگی طبع ہے اور بسیار گو آواز اوسکا ناخوش بیفائدہ ہر طرف پہرتی رہتی ہے اور بڑہی اگرچہ خوش شکل اور ظریف ہی لیکن حرص اوسکے مزاج مین غالب ہے ہمیشہ لوگون کی جوار گیہون مین بہری رہتی ہے اور مچہر گویا ہے لیکن بیخبر تال وسر سے اور لیسو مجرد وضع برہنہ بدن خونخوار ہے پر طیار بدن مین ضعیف اور چونٹی اگرچہ صورت مختصر رکہتی ہے اور حریص ولی شرم ہے لیکن مینے سنا ہے کہ اسنے ایکبار حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھہ خوب بحث و مناظرہ کیا تہا اور عمدہ باتین کین تہین اوسکو اسکام پر روانہ کر غرض کہ تمام جانورون نے خواہش ولی سے اپنی اپنی وکیلون کو بادشاہ جنات کی خدمت مین بحث و مناظرہ کے لیے بہیجا تا دربار مین وکیل انسان سے تقریر دلپذیر کرین

ساتوین فصل آنے مین اسب وکیلون کے دربار مین بادشاہ جنات کے

جب جنون کی بادشاہ نے کہ اوسکا نام دادبخش تہا سب جانورون کے وکیلون سے آنیکا سنا تو اپنی ایک خاص مصاحب کو آدمیون کی بادشاہ کے پاس بہیجا اور وہ بادشاہ ذوالقرنین کے اولاد سے تہا بڑا صاحب شوکت اور قوت اور آنحضرت علیہ السلام کی خلفا کی وقت اسلام لایا

تہا اور ائمہ متقین سی علم سیکہا سب کاروبار اپنی موافق اسلام اور شرع شریعت کی کرتا تہا جب اوسنی خبر وکیل کے آنی کی سُنی اوسکا استقبال کیا وکیل نی بادشاہ جنات کی کمال تعظیم و تکریم سے آداب بجا کر عرض کیے کہ مجھکو جنات کی بادشاہ نی آپ کی خدمت فیض درجت مین اسواسطی بہیجا ہے کہ یہان وکلا سب جانورون کی حاضر ہین آپنے بہی اپنا ایک وکیل معتبر بہیجین تا بحث و مناظرہ سے بعد بیان براہین وادلہ کی ایک امر قرار یاوی اور ملک داد بخش ابن فیروز نے کہ بادشاہ جنات کا ہے خود اپنی اوپر فیصلہ اس امر کا رکہا ہے غرض جب بادشاہ نے پیام وکیل کا سنا ارکان اور دانایان ملت کو بلوایا اور چونکہ جانورون مین سی ساتہہ وکیل آئی تہی اسواسطی اس بادشاہ نی بہی ہفت اقلیم سے لیکر سات وکیل جماعت بنی انسان کے بادشاہ جنات کی دربار مین بہیجی اور چند دنون مین وہ بادشاہ جنات کی خدمت مین پہنچی

آٹھوین فصل اونٹ کی مناظرہ مین ساتہہ حکیم عرب کے

دوسری دن جب آفتاب نکلا بادشاہ داد بخش دربار مین بیٹہا اور نوکر اہل عزت حاضر ہوی اور جماعت وکلا دربار مین آئی تو منادی نے پکارا کہ اسوقت سر دربار جو دادخواہ ہو اپنی عرض حالات کری مصنف نام کہ

شاہ جن کا وزیر تہا اوسنی عرض کیے کہ اونٹ جو کل جانورون کا وکیل ہے
اوسکا مقدمہ ذرا سے عرض اوسکی اگر مرضی ہو تو اول سب سے سنی جاوے
بادشاہ سے نے اجازت دی اونٹ آگی بڑہا اور ادب سے روبرو بیٹہہ کر آواز
بلند دلجمعی اور بیخوفی سے پہلے حمد الہی اور نعت حضرت بیناہی آدا کیے
پہر بادشاہ کو دعا دیکر عرض کیے کہ ای قبلہ عالم کئی ہزار برس ہوی کہ بنی
آدم ہمپر قادر اور غالب ہیں اور کوئی بات ظلم و تعدی کی باقی نہین رکہی
ہماری بزرگ اونکا بوجہ اور سوار ہین اوٹہانے مین ہلاک ہوی معلوم نہین
کہ یہہ غلبہ ہمپر اور بڑائی کس وجہہ سے کرتی ہین اور اپنی فوقیت اور فضیلت
کس دلیل سے ثابت رکہتی ہین اگر فقط غلبہ زور اور شوکت سے ہی تو ہم اپنا زور
ظاہر کرین اور اگر باعث اسکا فضیلت ذاتی ہے تو اوسکو دلیل عقلی اور حجت
نقلی سے ثابت کرین حب الشان کی وکیل نے یہہ سنا تو تکبر اور غرور سے چاہا
کہ اونٹ کو ماری اور غصہ سے اوسکو کچہہ کہنے لگا منصف وزیر نے یہہ دیکہکر کہا
کہ یہہ میدان جنگ نہین مقام انصاف ہی دعوی دلیل سے ثابت کرو اور راہ
انصاف کی چلو اور تکبر اور زور آوری سے باز ہو کہ لڑنا اور برا کہنا باعث بی شرمی
اور بیوقوفی کا ہوتا ہے خصوصًا دربار مین ایسی بڑی بادشاہ عدالت پناہ
کے کہ ہر طرح کے فضل و دانش کہڑی ہین بیہودہ بات اچہی نہین حب حکیم
عجب الشان کے وکیلون مین سے کہ قریب کہڑا تہا یہہ سنکر بی تکلف

اور بی توقف آگی بڑہا اور پہلے سب سی برسم عرب اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور
نعت حضرت مصطفی بیان کی اور بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ ای دقیقہ
شناس معدلت آساس جو کچھہ وکیل ہمایم نی کہا سچ ہے بی شک بنی
انسان انپر غالب ہین اور انکی قتل و ضرب مین سعی کرتی ہین لیکن
یہہ کام نیا نہین اور یہہ قانون جدید نہین بلکہ یہہ ایک قاعدہ ہی کہ ابتدای
خلقت عالم سے مقرر ہوا ہی اور حضرت آدم کی پیدایش سے جاری ہوا اور
یہہ غلبہ بسبب فضیلت کی ہے کہ اصل و فرع اوسکی دلیل عقلی اور برہان نقلی
سی ثابت ہی اور ایک اون دلیلون مین سی نطق فصیح اور بیان صریح
ہی کہ بیان کرنا معرفت الہی کا اور اظہار صفات کمالیہ کا کہ کلمہ طیبہ اوسکو
مشتمل ہے اور قواعد شرایع انبیا اور بنا امر و نہی اور امید و خوف کی
اوسکی سبب سی مضبوط ہے اور اہل عقل جانتی ہین کہ بہتر سب وصفون
مین نطق ہے اور قوت کلام کی قوت حیات اور قوت غذا پر فضیلت رکھتی
ہے اور اسی واسطی آدمی کو فضیلت اور بڑائی ہے اونٹ نی کہا
اگر مقصود نطق سے وہ بولی ہے کہ سننی والی کو اوس سی فائدہ ہو
اور کہنی والی کے دلکی مطلب کو سمجھی تو اسطرحکا نطق سب جانور رکھتے
ہین تو ہم تم سب برابر ہوی اور قصہ کلام حیوانات کا قرآن مجید اور
حدیث حمید مین وارد ہے اور احکام عقل و شرع میں جانز حکیم عرب نی کہا

کہ نطق جانوروں کا ساتھ زبان حال کی ہی اور نطق انسان کا زبان قال
سی آدمی کی باتین صحیح ہین اور جانوروں سے مخفی اونٹ نی کہا اے
حکیم تو نی غلطی کیے اللہ تعالی نے جانورونکو بھی زبان قال دی ہے
لیکن تم جو نہین سمجھتی تو جانتی ہو کہ اونکا کلام زبان حال سے ہی کیا نہ سنا تمنی
کہ اللہ تعالی نے قصہ چونٹی اور ہدہد کی باتون کا فرمایا ہی اور یہہ باتین اونکی
زبان قال سی ہین کہ جس سے تم اپنی فضیلت ظاہر کرتی ہو اوسنی والا جب
مراد سمجھتا ہی تو دونون کا ایک حکم ہوا بلکہ زبان حال سے زبان قال بہتر ہے
بموجب اشارہ حدیث شریف کی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
جو شخص چپ رہا اوسنی نجات پائی پس سلامتی موقوف ہی زبان قال کے
بند کرنی پر اور اسیواسطی کہا ہی کہ بلا ساتھہ باتون کی ہے اور یہہ بھی فائدہ
ہے کہ اگر کوئی زبان حال سی کہی اور اوسپر عمل نکری تو پکڑا نجای گا
اور اگر زبان سی کہکر عمل نکری تو اوسپر مواخذہ ہی کہ قرآن شریف مین
آیا ہی کہ اللہ تعالی کے نزدیک سبب غصہ کا ہوتا ہی یہہ کہ کہو تم وہ بات
جسپر عمل نکرو کیا نہین معلوم کہ منافق جو سزاوار بڑی عذاب کی ہین اسیواسطے
ہین کہ منہہ سی کہتی ہین جو بات اونکی دلین نہین ہوتی اور یہہ بھی جانتا
چاہیی کہ جیسی آدمی پر جانورون کی زبان سی باتین کرنا واجب نہین
اسیطرح جانورونکو آدمی کی زبان سے بولنا ضرور نہین ہر ایک کو

عجب مزاج اور خصوصیت کی اصطلاح اور اشارہ جدا ہے کہ اپنی کار دیار کو
اوس ہی درست کرتا ہی کیا نہیں دیکھتی کہ پورب والون کی بولی
پچھم والون کو فقط آواز بی معنی معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح اون کی
انکو اور سب مخلوقات کا یہی حال ہے پس جو دوسری کا کلام نہ سمجھی
تو اوسکو یہہ کہنا چاہیی کہ یہہ زبان حال سے کہتا ہی نہ زبان قال سے
اب جان لو کہ تم کو ہمپر کچھہ فضیلت نہین اور سوچنی سے معلوم ہوتا ہے
کہ قرآن شریف مین جو وارد ہے لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ اسکی کیا معنی ہین اور اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
کیون فرمایا اور سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ کیون کر ہوا اگر
دلکی آنکھہ کہلے ہو تو معلوم ہو جاوی کہ انسان اور حیوانات اور جمادات
سب باتین کرتے ہین اسقدر فرق ہے کہ ہر ایک کی اصطلاح اور اشارت
جدا جدا ہین لیکن آدمی باتون مین تکلف اور زیادتی بہت کرتا ہے
حضرت نظامی علیہ الرحمہ فرماتی ہین ؂ ہوئی ہر چیز سرگردان
جو ہر کا ؂ کہ ہیگی اپنی خالق کی طلبگار ؂ حکیم حجاز نے کہا کہ ہمکو تمپر اور
طرح بہی فضیلت ہے کہ اللہ تعالے نی ہمکو تمہارا مالک کیا جیسا
قرآن شریف مین جابجا فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ
اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ اور تم سبکو ہماری نفع کیوا سطی پیدا

کیا ہی کہ فرمایا جعل لکم الانعام لترکبوا منہا و منہا تاکلون و لکم فیہا منافع و لتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم و لکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون پس یہہ سب آیات شریفہ ہماری فضیلت پر دلیل قطعی ہین اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ تمہارا پانی اور دانہ اور گھانس ہماری حوالی کیا ہی اور تمہاری بیچنی اور مول لینی کا ہمکو اختیار دیا اور تم ان سب باتوںمین ہماری آگی مجبور اور تابع ہو اوسٹ نی کہا ہم تم سبکو واسطی حصول منافع اور دفع نقصان ایکدوسری کی آپسمین بنایا ہے اور تمہارا مالک ہونا ہمیں مجازاً ہے نہ حقیقتاً اور اسطرح کی مالک ہونی سے کچھہ بزرگی اور فضیلت ثابت نہین ہوتی کہ بنی انسان سب آپسمین ہمیشہ یہہ معاملہ کرتی ہین حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے مول لیا اور ظاہر مین مالک بنا لیکن اس مالک ہونی سی وہ کچھہ حضرت یوسف سی بہتر اور افضل نہین ثابت ہوی اور یہی جواب آب و دانہ کا ہے کہ اختیار اوسکا تمکو مجازاً ہے اسواسطی کہ حقیقت مین سب کا روزی دینی والا اللہ تعالی ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور تابع اور مسخر ہونا ہمارا واسطی تمہاری بسبب تعظیم حکم الہی کے ہے نہ بجہت تمہارے فضیلت کے کہ آیات قرآن سی یہہ بات خوب ظاہر ہوتی ہی سخرہا لکم لعلکم تشکرون اور ان لکم فی الانعام لعبرۃ

پس تمکو چشم عبرت کھولنا چاہیئی اور شکر نعمت الٰہی بجالانا سزاوار ہے
نہ یہہ کہ تم اپنی کو مستحق جانو اور بی موجب ہمکو بڑا اور مارو اور ہمپر سوار
ہونا واجب جانو اور اپنی کو کم سمجھی اور بیوقوفی سے معلوم کرو کہ ہم تمہارے
مملوک اور تم ہماری مالک ہو حکیم مجازنے کہا ہمارے فضیلت اور بزرگی
تمیز اور دلیلون سی بھی ثابت ہی اونٹ نی کہا اسر دربارہ وہ بھی بیان
کرو تاہین جواب دون حکیم نے کہا فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِي آدَمَ یعنی تحقیق بزرگی دی ہمنی بنی آدم کو پس اس سے سمجھ لو کہ کچھ
بیان کے حاجت نہین اونٹ نی کہا اسپر دو اعتراض ہوتی ہین
ایک یہہ کہ بنی آدم سی مقصود اس آیت مین ہر خاص و عام ہین
یا فقط خاص لوگ حکیم نے کہا ظاہر آیت دلالت عموم پر کرتی ہی کہ
سب آدمی مراد ہین اونٹ نی کہا ای حکیم تو نی غلطی کی ہے کہ اگر سب
بہتر اور بزرگ ہوتی تو یہہ اون کی حق مین أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ
یعنی وہ لوگ مانند جانورون کی ہین بلکہ اون سی گمراہ تر ہیں یہہ کسطرح
درست ہوا اور دوسرا یہہ شبہ ہی کہ جب ساری ہی آدمیون کو فضیلت
دی تو پھر یون کیون فرمایا وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا
تَفْضِيلًا یعنی بزرگی دی ہمنی اون کو اوپر بہتون کی اونمین سے
بزرگی دیا سو معلوم ہو کہ فضیلت اور بزرگی تمکو ہے لیکن یہہ نہین

معلوم کس سے طرف تابی مقرر نہین شاید وہ کوئی اور مخلوق سوا
حیوانات کی ہو اور جب اونٹ نی اسطرح کی اعتراض کئی تو حکیم
حجاز خاموش ہوا اور حاضرانِ دربار حیران ہو گئی بادشاہ اوٹھ
کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ کل پھر دربار مین یہہ روبکاری کرونگا

نوین فصل چونٹی کی مناظرہ مین حکیم شام سے

دوسری دن جب آفتاب نکلا جنون کا بادشاہ تخت پر بیٹھا اور
خواص و عوام دربار کے حاضر ہوی اور جانور اور انسان روبکاری
مین موجود ہوی چونٹی آگی بڑہی اور بادشاہ کو دعا دینی لگی
بادشاہ نی پوچھا یہہ شخص ضعیف بدن قوی سخن کون ہے
عرض کیے کہ یہہ حشرات الارض کیے طرف سی بادشاہ یعسوب کے وکیل
ہے چونٹی نے عرض کیا کہ جنگل اور پہاڑ کے جانورون کیے طرف
سے عجز و بیتابی سے عرض کرتے ہون اور بنی آدم کے جور و ظلم سے
فریاد کرتے ہون کہ ہمکو نہین معلوم انسان کو شرافت ہمپر کس
جہت سی ہے بادشاہ نے آدمیون کیے طرف دیکھا اور فرمایا
تم مین سے کون اسکی ساتھہ مناظرہ کرتا ہے اور اسکی دعوی کا
جواب دیتا ہے حکیم شام کہ جو شیون کیے وادی پر گذرا تھا

اور اون کے اصطلاح سے ماہر تھا آگی بڑھا اور حمد و ثنا اسکے
کے بعد بولا کہ ان جانورون نی جو ہمسی بحث کی ہی اور فضیلت
کلام کی جو جواب شافی کہی ہیں خاطر عالی مین بادشاہ کے
مقبول ہوی اور سب حاضرین دربار نی سنا لیکن اور بہت دلیلین
ہین کہ اونسی ہمکو سب حیوات پر فضیلت اور بزرگی ہی اور پہلی اون سب
دلیلون سی حسن صورت اور اعتدال قامت ہی جو تٹی نے کہا اب اس
دلیل کا جواب سنو کہ اہل عقل کو کام معنی سے ہی نہ صورت سی اور دانشمند ان
کے نظر اوپر قلب کی ہی اگر باعث فضیلت حسن صورت ہوتی تو یہ تعریف نہ
کرتا اِنَّ اللهَ تَعَالیٰ لَا یَنظُرُ اِلیٰ صُوَرِکُم کہ تحقیق اللہ تعالی نہین نظر کرتا
تمہاری صورتون کی طرف اگر مراد حسن صورت سی یہی خط و خال اور
ملاحت اور نازکے ہنے تو اسپر احمقون کو فخر ہوتا ہے اور اگر بڑا ہونا
بدن کا اور قوی ہونا جسم کا ہے تو اللہ تعالی منافقون کے حق مین فرماتا ہے
وَاِذَا رَاَیْتَہُم تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُم یعنی جب تو اونکو دیکھی تو تعجب کرے
اون کی قد و قامت سے پس ہر چند وہ صورت انسان رکھتی تھے
لیکن چونکہ اونمین معنی نہتا تو لکڑی اور پتھر کے برابر فرمایا کہ کاَنَّھُم
خُشُبٌ مُسَنَّدَۃٌ یعنی گویا وہ لکڑیاں ہین تراشی ہوئے حکیم شام نے
کہا قرآن کے آیتین میرے دعوی کے دلیل ہین کہ لقد خلقنا الانسان

فِي أَحۡسَنِ تَقۡوِيمٍ یعنی البتہ پیدا کیا ہمنی آدمی کو اچھی ساعت مین تو بیشک
اس وجہ سی ہمکو سب حیوانات پر فضیلت ہوئی چونٹی کہا نے ہمکو بھی کلام الہی
سے اس باب مین بہت دلیلین ہین کہ فرمایا أَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهُ یعنی ہر چیز
کیے پیدایش اچھی طرحسی کیے اور دوسری جگہہ فرمایا أَعۡطَى كُلَّ شَيۡءٍ خَلۡقَهُ
یعنی ہر شئی کو پیدایش اوسکی جوکہ اون کی حقمین مناسب اور بہتر تھی پس
اسوجہ سی فضیلت تمہاری ہمپر ثابت نہین ہوئی پس حسن صورت مین
ہم اور تم سب برابر ہین لیکن ترکیب اعضا اور ترتیب جسم مین فرق اور
اختلاف ہی پس پاک ہے وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنی ہر شئی کو اچھی اندازہ کر
اب بنظر پیدایش سے دوسری کو حقیر اور کم دیکھنا کمال غلطی ہی اور بڑے
جہالت پہر چونٹی سے نے کہا کہ مانا ہمنی جو صورت تمہاری بہتر سب سے ہی اور
حسن صورت کی سبب تم ہمسے افضل ہوی اسواسطی باتین تمہاری بہتر
ہونگین اور ہماری کمتر حکیم شام سے نے کہا ہان اسیطرح ہی چونٹی نے کہا کہ
ہر ایک اپنی رسم و عادت مین واسطی فخر کے مشابہت ساتھہ شریف
اور بہتر کے حاصل کرتا ہے اور صورت و سیرت اچھی کیے ظاہر کرتا ہے
نہ خلاف اسکی اور ہم دیکھتی ہین کہ بنی انسان اپنی کار و بار مین کمینہ
چیزون کی ساتھہ اپنی کو منسوب کرتے ہین اور حیوانون کی باتون کو
اپنی مین بطریق فخر ثابت کرتے ہین اور درختون کیے مشابہت سی

برائی ثابت کرتے ہین کہ نظم و نثر مین تمہارے عشقی و شعرا اور
معشوقون کو آہو چشم کبک رفتار بنفشہ زلف لالہ رخسار سرو قامت یاسمن بو
نسرین بر سنبل مو کہتی ہین پس یہہ باتین تمہاری اہل کمال کے تمہارے
دعوی کو باطل کرتے ہین کہ صورت اور شکل انسان کی اورون سی بہتر
نہین ورنہ فخر کے واسطی اپنی تشبیہ انسی نہ دیتی بلکہ اون کو اپنی ساتھہ
تشبیہ کرتے اور چونکہ اس تقریر مین دن تمام ہوا بادشاہ نے روبکار موقوف کیے

دسوین فصل لومڑی کی مناظرہ مین ساتھہ حکیم ترک کے

صبح کو ملک جنات مسند حکومت پر بیٹھا ارکان دولت حاضر ہوی دادخواہ
آگی بڑہی اوسدن لومڑی کھڑی ہوئی مضامین بحث دل مین تکرار کر رہی
تہے بادشاہ نی پوچھا کون جانور ہے حاضرون نے عرض کیا کہ یہہ
وکیل درندون کے امیر یعنے شیر کا ہے یہہ سنکر لومڑے آگی آئی اور
بعد دعا و ثنا بادشاہ کے کہنی لگے کہ اے بادشاہ عدل گستر بنی
آدم کے ظلم و جور سے فریاد کرتے ہون اور انصاف اون کی تعدی کا
چاہتی ہون بادشاہ نے پوچھا وہ تمسی کیا معاملہ کرتے ہین لومڑے
نی عرض کیا کہ اس سے کیا زیادہ خوار ہوگی کہ ہمنی اونکے ظلم سے
رہنا آبادی کا چھوڑ دیا اور بیابان مین عمر بسر کرتی ہین اپنے

مارو مارتے ہمکو کیسے حالین نہین چھوڑتے ہم نہین جانتی کہ بنی آدم
یہہ زور و ظلم اس قدر کس بڑائی پر کرتی ہین اور ہمسے کیا چاہتی ہین بادشاہ
بنی انسان کی طرف دیکھکر کہا کون تم مین کہ اسکا جواب دیتا ہی حکیم
ترک یہہ سنکر آگی بڑہا اور بعد حمد و ثنای الہی اور درود و سلام حضرت رسالت
پناہ کے بولا کہ ای کامگار معدلت اساس فضیلت اور شرافت انسان کی
سب حیوانون پر بلکہ تمام مخلوق پر ہر حالین ثابت اور معاین ہے اور شرح
و بیان سے مستغنی چنانچہ ہماری خوبی لباس اور لطافت اکل و شرب
اور لذت معیشت اور ستر عورت سے یہہ بات بخوبی روشن ہے لومڑ نے
کہا تمکو ہرگز بہ وجہ اس بات کی تمیز فضیلت نہین کہ سراسر پوچ و بیہودہ بیان
کیا اسواسطی کہ لباس عمدہ تمہارا تین قسمون سے خالی نہین یا تو بنا ہوا
بال و پشم کا ہے سو تمنی ان جانورون کو ظلم سے مار کر لیا ہے اور اپنی کمینہ
پنی اور عداوت اور حرص پر فخر کرتے ہو یا قسم پوستین سے ہی سو وہ بھی
چند مظلوم جانورون کا چمڑا ہے کہ مکر و حیلہ سے انکو مار کر لیا ہے اور یا وہ
بنا ہوا ریشم کا ہے سو اسکو ضعیف جانورون نے تار تار بمحنت جمع کر اپنی
واسطی بنا رکھا تھا تمنی ان سے بزور چھین کر اپنا لباس کیا لباس اصل مین
جسکو اپنا عمدہ لباس کہتی وہ پوشش جانورون کی ہے لیکن تمنی
زور و ظلم سے چھینا ہے اور اپنی کہانے پینے کی جو ستر [illegible] اور بہلانے

بیان کیجے تو عمدہ تر کپڑا تمہارا گوشت و پوست ہی ہم جانوروں کے
ہی تو حقیقت مین یہہ فضیلت اور خوبی ہماری ہی اور جسکو تم عمدہ شربت
کہتی ہو یعنی شہد سو وہ ہم سب سے کمزور جانور کا لعاب دہن ہے کہ اونھون
نے تمہاری خوف سی کوہ و صحرا مین وطن کیا ہے اور ہزار محنت
جو اپنا قوت جمع کرتے ہین تم اوسکو حرص و بی شرمی سی چھین لاتی ہو
اور جو اپنی لذت معیشت پر بڑائی کرتی ہو سو معلوم نہین کہ بسبب کس
بات کی ہے اگر بسبب جاہ و مال دنیا کے ہی تو وہ سب فنا و زوال سے
خالی نہین اوسپر اترانا جہل و حماقت کا باعث ہی دیکھو کہ قرآن
شریف مین جا بجا اللہ تعالی دنیا اور اوسکی مال کے برائی فرماتا ہے
پس وہ سبب فخر و بڑائی کا نہین ہو سکتا اور یہہ جو تمنی اپنی فضیلت
ستر چھپانے پر بیان کیجے تو یہہ تمہیر حکم الہی سے فرض ہوا ہے
اگر ستر نہ چھپاؤ تو گنہ گار اور عذاب کی سزاوار ہوگے اور جانورون کے
ستر عورت کی حاجت نہین اسواسطی کہ انکی شرمگاہ اصل خلقت سے
پوشیدہ اور مستور ہے اور ہمسی اس بات کا مواخذہ نہین کہ امر و نہی
اور وعد و وعید تمہاری حقمین نازل ہے نہ جانورون کے حق مین حکیم
ترکی نی کہا اہی لومڑیے تجکو یہہ جواب دینا لائق نہین اسواسطی کہ تو
اور سب درندی ان باتون کے سزاوار نہین کہ کوئی گروہ حیوانات

سخت دلی اور کم نفع اور بہت نقصان میں تمہاری برابر نہیں
اور کوئی جاندار حرص و بغاوت اور سرکشی اور شکم پروری میں تمہارے
مثل نہیں سب جانتی ہیں کہ تم گوشت کی غرض سے اور جانوروں کے
ساتھ کیا کچھ ظلم کرتے ہو اور تمہاری دل میں ذرا رحم و رافت نہیں لومڑی
نے کہا ای حکیم درندوں نے یہہ خصلت ظلم و خونریزی کی بنی انسان
سے سیکھی ہے اور پہلے خلقت آدم سے درندوں کی یہہ عادت نہ تھی
کہ کسی زندہ جانور کو شکار کریں بلکہ یہہ رسم کشت و خون کی قابیل و ہابیل
سے نکلی ہے اور اس بری کام کے موجد تمہیں ہو اور باوجود ان سب
عیبوں کے پھر بھی ہم درندوں کو تم پر فضیلت ہی اسواسطے کہ کوئی ہم میں
اپنی ہم جنس پر وہ ظلم نہیں کرتا جو تم اپنی ہم قوم پر کرتے ہو دوسری
یہہ کہ جو شخص تم میں سے دنیا ترک کرکے خدا اور رسول کیطرف متوجہ ہوتا ہے
تو وہ آدمی سے نفرت کرکے دشت و کوہ میں اپنا گھر بناتا ہے اور ہم جانوروں
سے دل لگا کر محبت پیدا کرتا ہے اور سب ہم ادب سے اوسکی خدمت کرتے ہیں
اور الفت دل سے اوسکی خدمت میں رہتی ہیں اگر درندی اور دریائی
جانور لایق صحبت اور الفت کی نہوتے تو بزرگوں کا دل ہرگز ہمارے
ویرانیوں میں نہ لگتا اور اگر تمہارے ملنے سے وہ اپنا نقصان نجانتے
تو کیوں نالایق سمجھکر تمسے دور بھاگتے اور ہم اون سے بزرگی کی اتنی

تعظیم کرتے ہین کہ وہ شیر و نیر پاؤن رکھتی ہین اور سانپون کو
گلے مین ڈالتی ہین اور تم اون لوگونپر ہنستی ہو اور دیوانہ سمجھکر ہنستی
ہو اور جانور شکار کرتے ہو غرض لومڑی نے جب یہہ طنز و تشنیع کی تو
حکیم ترک چپ ہو گیا اور اوسکو کچھہ جواب نہ آیا اور دن آخر ہوا
بادشاہ نے دربار برخواست کیا لوگ رخصت ہوی کل معاملہ دوسرے روز پر
موقوف رہا

گیارہوین فصل مکڑی کی مناظرہ مین حکیم رومی

صبح کو جب آفتاب نکلا بادشاہ مع اہلکارون کی دربار مین رونق
افروز ہوا نواب و وزیر بند و بست مین مشغول ہوی داد خواہ آئے
بادشاہ نے مکڑی کو دیکھا کہ پردی کے آڑ مین تسبیح کہتی تہے پوچھا
یہہ کون جانور ہے کہ صاف باطنی سے باتین کہہ رہا ہی لوگون نے
عرض کیے یہہ وکیل اژدہا ہے ملا عنکبوت نام بخوف مناظرہ بنی آدم
اور حضور کے دہشت سے ایک تار پر لٹکے ہی مکڑے نے جب بادشاہ کو
اپنی طرف متوجہ دیکھا باواز بلند پہلی حمد و نعت خدا و رسول کی بجا لاکر عرض
کیے کہ مجکو زمین مین رہنی والے جانورون نے درگاہ جہان پناہ
مین بہیجا ہے کہ بنی آدم کا ظلم و جور حد سے گذر گیا اور ہمکو طاقت

اون کی جفاکشی سیکھے نرھی نہیں معلوم وہ اپنی کو کسواسطی اتنا بہتر اور برتر سمجھتی ہیں کہ ہم سبکو اونکا مطیع ہونا چاہیی یہ سنکر حکیم ردم آگی بڑھا اور مکڑی کے جواب مین بعد ثنای الٰہی اور نعت حضرت رسالت پناہی یون کہنی لگا کہ ای ظل الٰہی ملا عنکبوت اگر ہماری قدر و منزلت معلوم کرنا چاہتا ہی کہ بسبب اوسکی ہماری فضیلت اپنی اوپر معلوم کرے تو اوسکو چاہیی کہ بنظر تحقیق دیکھی کہ اللہ تعالی نے بنی آدم کو اپنی مدد توفیق اور الہام سی عجیب باریک اور لطیف چیزین بنانا بتلائی ہین اور کیسی کیسی علوم اور ہنر سکھلای کہ اقسام طلسم اور نیرنجات اور سحر اور شعبدہ سے نمونہ قدرت کاملہ خدای تعالی کا ظاہر کرتی ہین اور تمام جانورون کو ان باتون سے کچھ اطلاع نہیں ملا عنکبوت نی کہا کہ اگر یہ زور و شور تمہارا اوسی باعث سی ہی تو اللہ تعالے نی ہر ایک کو عقل اوسکی کاروبار کے دی ہے اور ہر ایک مین جدا جدا صفاتین اور ہنر رکھی ہین جیسا کہ فرمایا کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا دیس اس کلام معجز نظام میں ہم تم سب کو سمجھ اور لیاقت مین شریک کیا جانورون کو دیکھو کہ اپنی گھر اور گھونسلہ بناتی ہین کیسی دانائی خرچ کرتے ہین کہ اون سے تمام عمر سنبھوسکی اور مثلث اور مربع اور مسدس اور مدور بناتے ہین اگر ہر جانور کا کمال جدا جدا بیان کرون تو کلام طویل ہو فقط

اس باب مین میری کلام پر قیاس کیجیی اور مین کہ سب مین ضعیف
او نحیف ہون مگر کیا کچہہ کار ہی گری ظاہر کرتے ہون حکیم رومی نے
کہا کہ سب سے بڑی دلیل علم و دانش کی فن کتابت ہی اور سب صفات
بنی آدم مین بہتر ہے کہ ہزارون معانی عمدہ بواسطہ کتابت کی لکہی جاتے
ہین اور اسرار ملک و ملکوت قالب حروف مین سماتی ہین ملا عنکبوت
نے کہا کہ جواب اسکا یہی کہہ دیا اگر سب صفات بنی آدم سی لکہنا
بہتر ہوتا تو اللہ تعالے نے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس
صفت سے مشرف و ممتاز کرتا پس حکیم روم کو اسکا جواب نہ آیا
اور خاموش ہو گیا اور دربار برخواست ہوا ہر کوئی اپنی گہر گیا

بارہوین فصل چہچہو کی مناظرہ مین حکیم عراق سی

پہر جب دن ہوا بادشاہ بڑی تورک سی دربار مین آیا امرا اور وزرا
حاضر ہوی چہچہوی نی سر اوٹہایا اور لوگون کو چشم عبرت سی
دیکہنے لگا بادشاہ نی کہا یہ باوقار نے بیجہ و منقار کون ہی لوگون نے
عرض کیے یہہ وکیل ناگی کا ہے چہچہوی نے پہلے اللہ تعالے
کے حمد و ثنا کیے اور نعت حضرت سرور کائنات کے کہہ کر بادشاہ کو بہت
دعا دیے اور یون عرض کیے کہ بادشاہ جم جاہ مجہہ ضعیف کو ننگ

بافرہنگ نے بارگاہ سلطانی مین داد خواہی کو بہیجا ہے تا جو کچھہ بنی آدم
اپنی فضیلت اور بڑائی مین اور حیوانون پر بیان کرین اوسکو بگوش
ہوش سنون کہ اون کے دعوی فوقیت پر کیا دلیل ہے اور اون سے
مناظرہ کرون آدمیون مین سے حکیم عراق اوس کے جواب کو آگے آیا
اور کہنے لگا کہ یہہ جانور بحث کو آیا ہے نہین جانتا کہ پہلے تقدیر الہی مین
یہہ مقرر ہو چکا ہے کہ تمام حیوانات بنی آدم کے مطیع ہونگے اور طوعاً
او کرہاً متابعت اختیار کرینگی اور اس میری دعوی کی دلیلین بہت
ہین مگر جانورون کو خیالات فاسدہ اونکی خراب کرتی ہین کچھوے
نے کہا بیفایدہ تقریر مت کرو اور کوئی دلیل واضح بیان کرو نہ سکیون
کے ستانے سے ہاتھہ کوتاہ کر تا تمہاری شر و فساد سے بچین حکیم عراق
نے غضب ہو کر کہا کہ ای بدشکل کوتاہ نظر ہماری امرا اور ملوک اور طبیبان
صادق اور منجمان حاذق اور مدرسان خوش تقریر اور مفتیان روشن
ضمیر سے تم ذلیل و عاجزون کو بحث و مناظرہ کی طاقت نہین کچھوے نے
کہا یہہ فضیلت تمہاری فوقیت اور بڑائی کی نہین ہوسکتی کہ اس جہت سے
اپنی کو برتر گنو جانورون مین کوئی جماعت نہین کہ حاکم اور امرا اونمین نہون
بلکہ ہماری سردار بہ نسبت تمہارے کمال عدل و انصاف کرتی ہین اور
قواعد ریاست اور سیاست سے بہ نسبت تمہارے زیادہ خبردار ہین

کیا تجھکو نہین معلوم کہ آدمی جو چند روز حکومت اور امارت مین مبتلا
ہوتی ہین تو دو حال سے خالی نہین کہ وہ حاکم یا کافر ہے یا مومن اگر خدانخواستہ
کافر ہے تو اوسے فخر و مباہات کرنا خلاف شرع و سنت ہے اور اگر مومن ہو
تو پھر یہ ظالم ہے یا عادل اگر ظالم ہے تو وہی حکم کافر کا اوسکی واسطے ہی اور اگر
عادل ہے تو باوجود مکتر ہونی اس بات کی ہمیشہ خواہش اور رغبت اوسکی
کثرت مال اور تحصیل عشر و خراج پر ہے بخلاف امرا اور سلاطین جانورون
کی کہ سب خدا اور رسول کو جان و دل سی مانتی ہین اور روز و شب براہ
عدل رعیت پر رحمت اور شفقت کرتی ہین اور اپنی حکومت فقط غرض دنیاوی
کو نہین سمجھتے بلکہ ریاست دنیا کو واسطہ سعادت آخرت کا جانتی ہین
شہد کی مکھیون کے بادشاہ کو دیکھو کہ سپاہ اور رعایا کی کسطرح خبرگیری
کرتا ہے اور باوجود صغر جسم اور ضعف بنیہ کے رعایا اور زیردستون کی
کیسی توجہ فرماتا ہے اور ہر جانورون کے بادشاہ کو اپنی قوم پر اسیطرح
خیال اور عنایت ہے کہ طرح طرح کی رحم رعایا پر کرتی ہین اور سب باتون مین
سی ایک قصہ اوس بادشاہ چیونٹی کا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکی رحم
و شفقت سی قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ قالت نملۃ یا ایہا النمل
ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وھم لا یشعرون کہ
جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی لشکر کو آتے دیکھا تو نظر مہربانی

اپنی قوم کو کہا ای چیونٹیو اپنی بلون مین گہس جاؤ کہ کہین سلیمان کا لشکر تمکو نہ پیس ڈالی اور اسطرحسے رعایت وعنایت ہماری سب سرداروں کو بہی اور تم اپنی بنی آدم کے سرداروں کو دیکہو کہ ابتدای دنیا سے آج تک جو فتنہ وفساد کہ رسولوں کے شریعت مین نکلی ہین اور جو بدعت کہ عوام انسانو نمین ظاہر ہوئی سب کے سب امرا اور سلاطین بنی آدم ہین اور جو تمنی اپنی نجومیون اور طبیبونکا فخر کیا تو تمکو انکی طرف احتیاج بسبب کثرت حرص کے ہی اور آخر کو ہلاکت تمہاری بہی انہین کے قول وفعل پر ہے کہ اپنی اٹکل اور گمان سے چند باتین بنا کر کہہ دیتی ہین اور تمکو گمراہ کرتی ہین اور تم اون کی فریب مین آجاتی ہو باوجودیکہ جانتی ہو کہ صحت ومرض اور سعادت ونحوست اور حیات وموت سوا تقدیر الہی کے نہین اور ہمکو کہ بسبب نہونی حرص کے نظر ان باتون پر نہین اونکی احتیاج نہین رکہتی اور فقط پیٹ بہر لینی کے سوا کچہ جمع مال کی خواہش نہین رکہتی حکیم عراق نے کہا اگر جانور ایسے صاحب قناعت ہین کہ سوا کہا لینی کے زیادتی کی حرص نہین رکہتی تو آدمیون کو قرآن شریف مین جانورون کے ساتہ حرص علین اکل وشرب کی کیون نسبت دی ہے کہ یاکلون کما تاکل الانعام چیونٹی نے کہا اول تو اسی آیۃ شریفہ مین سب جانورون کو حریص وپرخوار نہین فرمایا فقط ایک قسم خاص جو چہار پایہ ہین اون کو بیان کیا ہے

اور اون کی بہت کہانیکا باعث بہی تمہارا جور و ظلم ہے کہ اون سے
ایسی مشقت لیتی ہو کہ تمہاری ایذا سے اونکو امید حیات نہین رہتے
اور کسیطرح اپنا چھٹکارا نہین جانتی سوا صبر و تسلیم کے اور جو تمہاری مار
دہاڑ سے امان نہین پاتے اور فرصت آرام نہین دیکھتی تو واسطی زیادتی
اور بقای طاقت کی کہانی پینی مین زیادتی کرتے ہین کہ اوس قوت سے
تمہاری کامون مین مصروف رہین حکیم عراق نے کہا ای کشف
اگر تو نے ہر بات مین میری شبہ کیا لیکن انسان کے رسوم و عادات
مین کیا کہیگا اور اون کے محافل بیفائدہ اور مجالس بیفائدہ مین کہ
مخصوص انکے ساتھہ ہے کیا اعتراض کریگا اور اون کے آرام و تکلفات مین
جو باغ اور محلون سے حاصل کرتے ہین کیا شبہ رکھتا ہے الکچہوی نے
تہوڑی دیر سوچ کر کہا کہ تجکو حکیم عراق کہتی ہین اور واسطی بحث کے
تجکو بہیجا ہے تا علم و حکمت اور دلیل و حجت سی کلام کرے یہہ کیا بیہودہ
اور بیمعنی کلام کرتا ہے کہ بر خلاف قول و مذہب اہل عقل و فراست کی ہے
آخر نہین جانتا کہ حکیم کو کوئی عیب اس سے زیادہ نہین کہ جب اوسکو
علوم و فضائل مین سمجہہ ہو تو پہر رسم و عادات کیطرف توجہ کری اور
اونکو سبب فخر و امتیاز کا جانے اور ترک معنی کر کے متعلق صورت اور
ظاہر کا ہو اگر رسم و عادات کا کچہہ اعتبار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوسکی مٹانے کو نہ آئی اور اوسکی ترک کو نفرمائی اور جو تو نے بنی آدم کے
مجالس اور محافل کیے بڑائی کے تو جان لی کہ کل حزب بما لدیہم فرحون یعنی ہر گروہ
درمیان اپنی دوستون کے خوش ہے حیوانات جب آپسمین ملتی ہین تو تجکو کیا
معلوم کہ اونکو کسقدر لطف و لذت حاصل ہوتی ہے اور کتنا خوش ہوتی ہین اور
ہرچند تمہاری محفلین عمدہ ہین مگر اوسپر طریقہ جاہلیت اور صحرا نشینو کی بخلاف
ہماری مجلسون کے کہ اجتماع ہمارا صرف واسطی تسبیح اور ذکر الہی کی ہے
پس اور جانورون کو تمپر فضیلت ہوئی نہ تمکو اونپر اور ان باتون سے
کہ تمنی اونکو اپنا ہنر اور کمال گنا اونہین سے جہل و حماقت اور ظلم و تعدی
تمہاری معلوم ہوئی حکیم عراق اسکی جواب سی خاموش ہوا

تیرھوین فصل مناظرہ مین طاوس کے حکیم ہند کی ساتھہ

چھٹی دن کہ خورشید عالم افروز شبستان افق سے نکلکر مسند خاور پہ جلوہ افروز
ہوا بادشاہ جنات نے دربار آراستہ کیا اور امراء ملک اور افسران سپاہ
حاضر ہوی دادخواہ صف باندہ کر کہڑی طاوس اپنی بال و پر درست کرنے
لگا بادشاہ نی اوسکو دیکھکر پوچھا کہ یہہ مرغ خوبصورت مبارک فال کون ہے
اور کہان سے آیا ہے حاضرون نے عرض کی کہ جناب مرغ سی وکالت لینے
آیا ہے طاوس یہہ سنکر آگی بڑہا اور پکار کر حمد و ثنای الہی اور نعت حضرت

رسالت پناہ ہے ادا کی ہین بعد بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ یہہ بندہ وکیل سیمرغ
سے ہے بنی آدم کی جور و ظلم ظاہر کرنیکو آپ کی درگاہ فلک پناہ مین بہیجا ہی
کہ بنی آدم نے ہمکو بسبب اپنی حرص و طمع کے ہر طرح ستایا ہی اور دشت
و صحرا اور آب و ہوا مین متفرق کیا ہی پہر آپ کو افضل جانکر بے باکی سی پکڑتے
اور مارتے ہین حکیم ہند کہ زبان طاوس جانتا تہا اوسکی جواب مین بعد حمد
حضرت آفریدگار اور نعت سرور ابرار کے بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ جہان پناہ
طاوس نے جو بنی آدم کے شکایت کی ہے یہہ نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے جو
انسان کو صورت و سیرت مین آراستہ کیا ہی تو ذہن صافی اور تمیز دانی
کے کرامت کی ہے اور بہت اوصاف عمدہ اسمین رکہی ہین کہ کسی جانور
نمین ہے ذرا بہی نہین اور اون کی باعث سی آدمی کو اونپر فضیلت ہے
طاوس نے کہا اگر دلیل تمہاری ذہن و فراست اور تمیز و ذکاوت پر ہے
ہی جو اور تمہارے حکیمون سے مناظرہ مین خوبی صورت اور لباس و صنعت
اور رسم و عادت سی بیان کین ہین تو یقین ہو کہ سب بیہودہ ہین اور
اگر تمکو اسمین شک ہو تو مین بخوبی بیان کرتا ہون کہ وہ باتین جانورون
سے زیادہ ہین اونٹ کو دیکہو کہ چلنی مین نظر اوپر رکہتا ہے مگر بوجہ لمبی ہونے
زمین پر برابر دوڑتا جاتا ہے اور اندہیرے اوجالی مین اونچی نیچی راہ کس
دانائی سے اچہی طرح سے کاٹتا ہی بلکہ اور لوگ اوس سے راہ پاتی ہین

گہوڑی کو دیکہو کہ دور سے بن دیکہی آواز سنکر پہچان لیتا ہی اور اپنے سوار کو بہت دفعہ بسبب خوف کی آہستہ آہستہ سی جگا دیتا ہے اور اسیطرح اور جانورون کی بہی دانائی اور سمجہ ظاہر ہے اور جو کسی جانور کو ایکبار کہین لیجاؤ تو پہر اوسکو رستا بتانی کی حاجت نہین ہوتی اور اندہیرے مکان مین اگر ایک رات برابر سو بکریان جنی تو فجر کو ہر ایک اپنی اپنی بچی کو پہچان لیگی اور وہ بچہ کم سن بہی سوا اپنی ما کی اور کی پاس نجاویگا علی ہذالقیاس سب حیوانون مین ایسی باتین موجود ہین اب تمیز فہم مین انسان زائد ہوی یا جانور پس اس جہت سی انکو ہمپر فضیلت نہوئی حکیم ہند نے کہا کہ انسان کی اور وصف ہین جنکی باعث تمیز فضیلت ہے جیسے سخاوت اور شجاعت اور قناعت اور موانست اور صبر و تسلیم وغیرہ کہ اور جانورون مین یہہ باتین نہین طاوس نے کہا کہ اوصاف تو جانورون مین بہ نسبت انسان کے زیادہ ہین اور اگر شجاعت سبب فضیلت کی ہوتی تو آنحضرت علیہ السلام شجاع کو احمق نفرماتے اور قطع نظر اس سے اگر بہادری پر فخر ہے تو شیر اسبات مین سب سے زیادہ ہے کہ تم بہی اپنی بہادرون کو شیر سے تشبیہ دیتی ہو اور سخاوت مین مرغی کو دیکہو کہ زیادہ انسان سے ہے اور قناعت تو خود لازمہ اور خاصہ حیوانات ہی کا ہے اور الفت اور صبر اور تحمل جیسے حیوانون مین موجود ہے وہ کون سے بڑائی ہے

کہ ہیں ہیں مگر تمہارے ظلم و تعدی سے مجبور ہیں حاضرین دربار کو یہہ تقریر طاؤس کے پسند آئی اوسکی تعریف کرنی لگی اور حکیم ہند جواب سے عاجز ہوا بادشاہ نے دربار موقوف کیا لوگ اپنی مقاموں پر رخصت ہوے

چوہویں فصل مناظرہ میں ہما کی حکیم خراسان کی ساتھ

صبح کو جب مہر جہان افروزنی طلوع کیا بادشاہ تخت پر بیٹھا دربار پھر جانوروں کی فریاد کا شور بلند ہوا اور بنی آدم کا ظلم اپنی زبانوں میں بیان کرنے لگی بادشاہ نے وہ فریاد سنکر سبکو روبرو بلایا اور آدمیوں سے کہا کہ کئی دن سے جانور تمسی بحث کرتی ہیں اور اپنا دعوی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں اور تم ہر روز ہارتے ہو آج انکو یا دلیل سے قایل کرو یا ہاتھہ اپنا انپر تصرف اور ضرب و قتل سے کوتاہ کرو ہمکو تمہارے ہار جانی سے معلوم ہوتا ہی کہ جانور حق پر ہیں اب ہمکو موافق ارشاد حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ضرور ہوا کہ ظلم تمہارا اون سے دور کریں اور مظلوم کی مدد کریں اور بادشاہ بھی تقریر فرما رہا تھا کہ ہما دور سے ظاہر ہوا بادشاہ نے اوسکو دیکھکر پوچھا یہہ کون ہے حاضرون نے عرض کی یہہ وکیل عقاب ہے اور یہہ ایک جانور ہے کہ گوشہ نشینی اور قناعت میں موصوف ہے اسوا سطے دولت و اقبال اوسکی ہمراہ ہے جب ہما نی یہہ آواز بادشاہ کا سنا

دعا کو تمام کو پہنچایا اور بعد مدح و ثنای خدا و نعت خواجہ دوسرا بادشاہ کا
وصف کیا اور یون عرض شروع کیے کہ ملازمان عالی پر روشن ہے کہ
بحث ہماری بنی آدم سی دراز ہوئی اور یہہ کسی دلیل سے اپنی فضیلت
ثابت نکر سکی اور فقط لاف و گذاف سی اپنی بڑائی بیان کرتی ہین لیکن
ضمیر منیر بادشاہ پر انکی زیادہ گوئی پوشیدہ نہین اب توقع کرم کریم اور لطف
عمیم بادشاہی سی یہہ ہے کہ جو حقیقت حال معلوم ہوئی تو انسان کو ہمیر دست
درازی سے منع فرماوین اور محکمہ عدل و انصاف مین لا دعوی النبی لکھوا
جادی حکیم خراسان نے یہہ سنکر تھوڑی دیر فکر کیے پہر یون بولا کہ تو استخوان
کہاتا ہے اوسکی خشکی سے تیری عقل جاتی رہی ہے بی دریافت باتین کرتا ہے
ہمائی کہا مین جانور مبارک طالع ہون چغد منحوس نہین بی حرص و طمع ہون
جو مجکو خدای تعالی دیتا ہے اوسپر قناعت کرتا ہون حکیم عراق کو اوسکی
اس بات سی غصہ آیا اور بولا کہ ای مرغ زیرک معنی مین غور کر کہ اللہ تعالی نے
بنی آدم مین وہ استعداد اور خاصیت رکہی ہی کہ انوار ذات و صفات الہی
کو معلوم کرتے ہین اور مظہر اخلاق الٰہی ہین فیض کامل الغیب انکا ہے اور
ایک انسان کے اوصاف سے علم ہے کہ انسان کو عنایت ہوا تا بسبب اوسکی ظلمت
بشریت سی نکلکر صفائی نورانیت کے حاصل کرتے ہین اور سب جانورون مین
مکرم اور محترم ہین قرآن شریف مین اللہ تعالی فی الانسان کے بہت صفات بیان

کہتے ہین کہ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون یعنی کیا جاننی والی اور
نہ جاننی والی برابر ہین ہمائی کہا تو سچ ہے جو علم کو باعث فضیلت مقرر کیا ہے تو بیان
کرو کہ کونسا علم ہے حکیم خراسان نے کہا علم وہ چیز ہے کہ اوسکی سبب سے معلوم بالتحقیق ہو جاوے
ہمائی کہا اگر ایسی علم پر فخر و بڑائی ہی تو ہر جانور یہہ علم رکہتا ہے اور سب مین فقدر
سمجہہ اور تمیز ہے کہ پانی کو گل سے اور پہول کو خار سے جدا جانتی ہین حکیم عراق نے
کہا کہ علم کے واسطی اصل و فرع ہے اور فرع سی تمکو تہوڑا سا ملا ہے کہ اپنی معاش
اوسکی سبب سے حاصل کرتے ہو اور یہہ علم تمہارا ایک ذرہ ہی ہماری علوم سے
اور ہماری علوم سے ایک علم شریعت ہے کہ تمہین نہین ہمائی کہا ہم بہی یہہ علم
رکہتی ہین اور ہماری ہر گروہ کے واسطی ایک شریعت مقرر ہے جیسا قرآن
شریف مین آیا ہی کہ کل امة تدعی الی کتابها یعنی ہر جماعت پکاری گئی ہے
طرف اپنی کتاب کے اور جسطرح آدمیون کے انبیا اور رسول وحی و الہام سے
اپنی شرع و سنت جاری کرتے ہین اسیطرح ہماری جماعت مین بہی الہام کرنے
والی ہین کہ امام اپنی جماعت کی ہر کر قانون شریعت پر حکم کرتے ہین شہد کے
مکہیون کو دیکہو کہ بموجب الہام کے جنگلون مین کوشش کرتی ہین
اور موافق اوس حکم کے گھر باندہتی ہین اور اگر علم شریعت سے مراد نماز
و تسبیح اور ذکر الہی ہے تو اللہ تعالے ہر گروہ کے خبر دیتا ہے کہ کل
قد علم صلوته و تسبیحه یعنی ہر کوئی نماز اور ذکر الہی جانتا ہے تو سب کے

واسطے علم و شریعت ثابت ہوئی اور انسان دیوان میں ...
پر فضیلت نہیں بلکہ جانور بہتر زیادہ ہیں اسواسطے کہ سب آدمی عالم نہیں
ہوتے اور اکثر موافق اپنی گمان کے عمل کرتے ہیں اور گمان دائرۂ علم سے خارج ہے
اور جو علم کہ ساتھ عمل کے نہو وہ حقیقت میں علم نہیں اور جو اکثر لوگ نے عمل فقط علم
پڑھتے ہیں تو اوسکو طلب منصب اور دولت کا سبب گردانتے ہیں نہ دین و آخرت کا
حکیم خراسانی نے کہا یہہ تو نے سچ کہا لیکن تمہارا علم وہمی ہے اور ہمارا علم عقلی
اور عقل بہتر ہے وہم سے ہمانے کہا کام علم سے ہی کسیطرح کا ہو اعمد علم عقلی
تمہارا کسکام کا کہ علما انسان کے بسبب حرص و غرض کے حکم قرآن حدیث
کے بدل دیتے ہیں اور صلحا اور زہاد کبر و ریا میں گرفتار رہتے ہیں امرا و قضات
ظلم و خیانت کرتے ہیں اور سب جانور عام و خاص شہری اور صحرائی اوس
علم میں کہ نصیب اونکی سے برابر ہیں اور رضا و توکل اور صبر و تسلیم سے کام
رکھتے ہیں اور تمام عمر تسبیح اور عبادت میں گذارتے ہیں حکیم خراسانی نے کہا انسان کو
فضیلت اس باعث ہی کہ دل اسکا اسقدر صاف و منور ہوتا ہے کہ اخلاق الٰہی کو
حاصل کرتا ہے اور یہہ خاصیت سوا انسان کے کسی میں نہیں ہمانی کہا
تہذیب اخلاق اور تبدیل اوصاف کا حکم ہمکو بھی ہے دیکھو بہت وحشی
جانور تھوڑے ہی دنوں میں اہلی ہو جاتے ہیں اور درندگی اپنی طبیعت سے
دور کر دیتے ہیں اور شکاری پرند کیسی پلائے جاتے ہیں اور بعضی حشرات الارض

جی اسطرح ھین اب اس بات مین تمکو ہمپر فضیلت نرہے حکیم خراسان نے
کہا ناکہ تہذیب اخلاق تین بہی ہے مگر انسان کے خوف سے اور انسان
مین خوف آخرت اور ہول عذاب سی اور یہہ فیض نور عقل کا ہے ہمانے کہا
جب عقل سے بہی وہی حاصل ہے جو ہم سی تو تمکو عقل سے کچھہ فایدہ نہین اسواسطے
کہ عقل باعث عبادت کی ہی اور عبادت مین ہم حیوانات تمسی بہتر ہین حکیم نے
کہا ای نادان جانورون کا یہی کمال ہے کہ صفات انسان حاصل کرین
اور انسان کا کمال یہی ہے کہ اخلاق الٰہی سیکہی ہمانے کہا حصول کمالات الٰہیہ کا
بطریق وجود عینی کے ہی یا وجود ذہنی کے حکیم نے کہا اس بات کی سمجہہ نے
کو صفائے باطن درکار ہے جب تک انسان مرتبہ محویت حاصل نہین کرتا ہے
اس مقام کو نہین سمجہتا ہمانے کہا یہہ بات لایق اعتبار نہین کوئی دلیل عقلیے
یا نقلیے بیان کر حکیم نے کہا اس مسلہ مین عقل کو دخل نہین وہ خود حیران ہے
مگر ہان دلیل نقلیے میری پاس ہے ہمانے کہا خیر وہی بیان کر حکیم نے کہا
حدیث شریف مین آیا ہے کہ انسان بسبب آدا نوافل کے اللہ تعالی سے
وہ قرب واتصال حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالے اوسکو محبوب رکہتا ہے
اور بسبب محبت کے اوس انسان کا ہاتہہ پاؤن آنکہہ ناکہہ اور تمام اعضا
ہوجاتا ہے کہ انسان پہر جو کام اپنی اعضا سے کرتا ہے وہ حقیقت مین
کام اللہ تعالے کے ہوتی ہین ہمانے پوچہا یہہ مضمون کہین قرآن شریف

میں بھی آیا ہے حکیم نے کہا ہان وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کہ آنحضرت
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے کنکر پھینکنے کو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے
ہما نے کہا اب حق ظاہر ہوا کہ جب آدمی اسقدر قرب واتصال اللہ تعالی سے رکھتا ہے
اسیواسطے فرشتوں نے اوسے سجدہ کیا البتہ یہہ فضیلت اور ہمین نہیں اس جہت سے
ہم سب حیوانات اوسے کم ہیں اور اون کی متابعت اور حکم برداری برضا ورغبت
سے اختیار کرتے ہیں پھر ہما نے کہا جب مرتبہ فضیلت تمہارا مرتبہ عقل سے بلند
ہوا کہ عقل وہانتک نہیں پہنچتی تو اول بحث میں جو فضیلت انسان کے تمنے حجت
عقل بیان کیے تھے وہ غلط ہوئی اور علم تمہارا سبب برتری کا نہیں ہوا حکیم نے
کہا میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ علم کے ایک اصل ہے اور ایک فرع عقل سے علوم فرعیہ
معلوم ہوتے ہیں اور یہہ علم کہ اصل ہے بعد زہد وتقوی کے تعلیم الہی سے حاصل
ہوتا ہے عقل کو یہان گذر نہیں جیسا کہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے
واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنی ڈرو اللہ تعالی سے اور سکھلاتا ہے تمکو اللہ تعالے
اور اسی علم پر بنیاد تمام شرایع انبیا علیہم السلام کے واقع ہے غرض کہ حکیم خراسان
نے جب یہہ تقریر شیرین بیانی سے ادا کی تو سب جانور قائل ہوکر انسان کے
تعظیم وتکریم بجالائے اور اپنی خطا معاف کرا کر متابعت اختیار کیے بادشاہ جنات بہی
اس فیصلہ سے کمال راضی ہوا اور بنی انسان کی تعریف کی اور حکیم
خراسان کو بجست و دعا دیے احمد التحریف

زبان یہہ ہے یا خنجر آبدار — کہ یا تو تیغ کرتی ہے گوہر نثار
کوئی اوسقدر مرد فاضل نہین — بیان دلائل مین کامل نہین

تمام شد ترجمہ خلاصۂ اخوان الصفا

ترجمۂ انتخاب تاریخ الوزرا

غرض اسکی بیان سے یہہ ہے کہ سلاطین و امرا اپنا وزیر و نائب اور ہمنشین و مصاحب اہل علم اور ارباب کمال کو کیا کرین اور نادان اور بیہودہ لوگون کی دوستی اور پاس بیٹھنی کو برابر زہر کے جانین کہ اچھی مصاحب سے جو لکھا پڑھا ہو نیک نامی اور ہر طرح کی ترقی ہوتی ہے اور بیوقوف و بد کام سے بدنامی اور زوال ملک و دولت مونہ دکھاتا ہے لگے بادشاہون کی ترقی ملک

اور ناموری کا یہی سبب ہی کہ اون کی نائب اور مصاحب عقلا ہوشیار
قدیم تجربہ کار ہوا کرتے تھی اور جس حاکم نے ایسا نکیا جلد خراب ہوا اور مطلب
کو نہ پہنچا اون وزیروں مین ایک بقراط حکیم ہے کہ شاگرد فیساغورث اور
وزیر بہمن بن اسفندیار کا تہا علم طب مین اسکی تصنیفین بہت ہین اور
طب مین اسکا کلام بہت معتبر ہے یہہ کہا کرتا تہا کہ عمر کوتاہ اور کام دراز ہے
عاقل وہ ہے کہ تہوڑی عمر کو ایسی کام مین صرف کری جو بہت ضروری ہے
ہو یعنی آخرت اور رضای الہی مین سقراط حکیم شاگرد بقراطیس اور وزیر
ہمای بنت بہمن کا ہے یہہ کہا کرتا تہا کہ علم و عقل کیے مثال روح و جسم
ہے عقل بے علم جسم بی روح ہے اور علم بی عقل روح بے جسم ہے اور کوئی
چیز سستی کیے برابر بری نہین جو اپنی سی زیادہ عقل والی سے مشورت لیتا ہے
اوسکو کبہی خرابی اور رسوائی نہین ہوتی اور دشمن سے آدمی مشورہ
لیا کرے کہ اوسکی دشمنی معلوم ہو جای پہر اوسکا خلاف کری افلاطون
حکیم شاگرد سقراط اور وزیر دارا تہا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ بدون کی ساتہہ
مت بیٹہا کر اور حاکم کو نشہ پینا بحکم عقل حرام ہے اسواسطی کہ بادشاہ
نگہبان رعیت ہوتا ہے اور بہت بری بات ہے کہ نگہبان کی واسطی
اور نگہبان ہو اور کہتا تہا کہ شریر آدمی کے پاس مت بیٹہہ کہ
طبیعت تیری اوسکی شرارت کو خفیہ سیکہہ لے گی جو تیری تعریف کری

اوس بات کی کہ تجھبین نہو تو وہ جب تجھ سے رنجیدہ ہوگا تو ایسی بات
کے ساتھہ برابری کریگا کہ تجھبین نہو گیے اور جو درویش اپنی کو تونگر گنے
اوسکی مثال ورم کی ہے کہ بدنکو موٹا کرتا ہے اور بخیل کو برائی معاف کرنا
بہت آسان ہے نیکی کے عوض کرنے سی اور جب تجھکو کوئی مصیبت پہنچے تو
اوس سے بڑھکر مصیبت کو دلمین خیال کرتا غم پہلے مصیبت کا دل سے کم ہوجانے
اور تہوڑی نیکی کو کم نجانو کہ مرتبہ نیکی کا بڑا ہے جو شخص بھی بھلائی دیکھے
شکر کرے تو اوس سے بہلائی مانگنے مین جلدی کرتا تیری شکایت نکرے اور تین آدمیونپر
رحم کرنا چاہیئے جو دانا کہ محکوم جاہل کا ہوا اور جو کمزور کہ قوی کا بندہ ہوا اور جو کریم
شخص کہ لئیم کا محتاج ہو بد آدمی اوروں کے برائی ظاہر کرتا ہے اور بھلائی
چہپاتا ہے جیسے مکھی کہ زخم پر بیٹھتی ہے اور ہاتھہ پر نہین بیٹھتی دوسرونکی برائی
اور رنج پر خوش مت ہو کہ زمانہ بدلتا رہتا ہے شاید تجھی بھی اوس مصیبت
مین ڈالدے اور عاقل کو چاہیئے کہ جاہل سے جھگڑا نکرے اور ہشیار مست سے
تکرار نکرے بہتر خصلت بادشاہ کے یہہ ہے کہ سچ کہا کرے کہ خوف دشمن اور
امید دوستون کے اوسمین ہے سخاوت یہہ ہے کہ بنے مانگی دی کہ مانگی سے
دنیا عوض سوال کا ہوتا ہے اچھی باتون کو آدمی اپنی دلپر لکھلیا کرے
ارسطاطالیس حکیم شاگرد افلاطون اور وزیر سکندر کا تھا کتابین حکمت
اور منطق اور ریاضی اور ہیئت وغیرہ کے عمدہ عمدہ ایسان کے ملک سے

روم مین لایا اور باقی کتب خانہ جلادیا اور ان علمونکو ایران کے ملک سے
تاپید کردیا وہ کہا کرتا تہا کہ بادشاہ مثل دریا کے ہی اور امرا مانند نہرون کے
کہ دریا سے نکلتی ہین جیسا رنگ و مزا دریا کا ہوتا ہے ویسا ہے نہرون کا ہوتا ہے
پس بادشاہ کو واجب ہے کہ اپنی خصلت اچھی کری تا اوسکی امرا بہی اچھی عادت
حاصل کرین اور علم کے ذریعہ سے مال مت طلب کرتا کمال کو پہنچی علم ایک درخت ہے
کہ دلمین اوگتا ہے اور زبان پر اوسکی پہل لگتی ہین اور تین آدمیون کو دبائی
رکہی کہ شریر ہو جائین عورت اور فرزند اور غلام اور تین باتون سی انسان کو
نقصان ہوتا ہے ایک تو کام کرنا اپنی بدن کے طاقت کی اعتبار پر اور بہت کہانا
تندرستی کے گہمنڈ پر اور دوسرون کو ستانا قدرت کی بہروسی پر جو شخص عقل سے
انجام کار کو دیکہتا ہے تو جب اوسمین واقع ہوتا ہے تو غمناک نہین ہوتا بزرجمہر
حکیم بیٹا بختکان کا اور وزیر بادشاہ نوشیروان عادل کا تہا وطن اسکا
شہر ہے ابتدا اسکی ترقی کے یون ہے کہ نوشیروان نی ایکبار رات مین
خواب مین دیکہا کہ ایک شراب کا پیالہ اوسکی آگی دہرا ہوا ہے اور سور اگر
اوس شراب کو پیتا ہے فجر کو اپنی عاقلون سے اوسکی تعبیر پوچہی سب تعبیر سے
عاجز ہوی نوشیروان نے اپنی لوگون کو تمام ملک ایران مین بہیجا
کہ کسی قابل شخص سے ملکر اسکی تعبیر دریافت کرین غرض سب مصاحب اوسکے
ہر طرف گئی اور بہت تحقیق کیے سے اوسکی تعبیر نہ ملی اونہر آدہی لوٹ آگی

ایک مصاحب سفر کرتا رہا اور شہر مصر مین گیا وہان دیکہا کہ ایک ملا لڑکون کو
پڑہا رہا ہے اور ایک لڑکا سات برس کا اوسکی روبرو سبق پڑہتا ہے وہ مصاحب
اوس مکتب مین گیا اور اوستاد سے اوس خواب کی تعبیر پوچہی اوستاد نے کہا
مجکو اتنا علم نہین کہ اسکی تعبیر کہون وہ لڑکا سات برس کا کہ اوستاد کی روبرو
پڑہتا تہا بولا کہ مین اوسکی تعبیر جانتا ہون اوستاد اوسپر خفا ہوا کہ کیا تو نے سبق
خوب یاد کر لیا ہے جو جواب تعبیر خواب نوشیروان کی کہتا ہے اوس مصاحب نے
اوستاد کو روکا اور کہا شاید اسکو قسمت نے رہبری کی ہو اور اوسکی عقل مین
تعبیر آئی ہو پہر لڑکے سے کہا کہ بیان کر لڑکے نے کہا مجکو نہ کہون گا خواب دیکہنے
والے سے بیان کرونگا پہر مصاحب نے اوس لڑکے کا حال دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہہ یتیم ہے اور بوڑہی ما اسکی زندہ پہر وہ مصاحب اوس لڑکیکو ہمراہ لیکر بادشاہ
کیطرف روانہ ہوا راہ مین دوپہر کو پہنچی ایک درخت کی اوتر سے وہ لڑکا سو گیا
اور مصاحب اس سوچ مین کہ یہہ لڑکا بادشاہ کی روبرو کیا تعبیر کہیگا اوسی حال مین دیکہا
کہ ایک کالا سانپ آیا اور لڑکے کی پاوں پر اپنا موتہ ملنے لگا مصاحب نے اوس سانپ
کو دیکہکر مارنا چاہا تو وہ سانپ درخت پر چلا گیا اور ایک ڈالی پر جو اوس لڑکے کی
سر پر تہے آکر بیٹہ گیا جب وہ لڑکا جاگا تو سانپ چلا گیا وہ مصاحب اس بات سے
حیران ہوا اور لڑکے کو ہونہار سمجہا جب نوشیروان کے پاس پہنچا تو لڑکے کو
باہر چہوڑکر دربار مین گیا اور بادشاہ سے سب قصہ کہا نوشیروان نے اوس

لڑکیکو سامنی بلوایا اور تعبیر خواب پوچھی لڑکے نی کہا تنہائی مین عرض کرون گا نوشیروان نے کہا دربار خالی کرو تب اوس لڑکی نی کہا کیتیرے محل مین ایک مرد عورت کی شکل مین ہے اور تیری کیسے بیوی سے آشنائی رکھتا ہے نوشیروان کو اس بات سی غیرت آئی سب عورتون کو بلوا کر حکم فرمایا کیسے مین یہ بات معلوم نہوئی پہر سبکو اپنی روبرو ننگا کیا تو ایک مرد نے ریشہ اوٹہین نکلا سلطان روم کے بیٹی جو نوشیروان کی بیوی تہی پکار کر بولی کہ یہہ میرا دودہ شریک تہا اور مجہے ہمیشہ کہیلا کیا ہے اور میری ساتہہ بڑا ہوا مین اسکو جدا نکر سکی اسواسطی اس عورت پر اسکو اپنی پاس رکہتی ہون نوشیروان نی دونو مرد و عورت کو سزا دی اور اس بات سی بادشاہ کو بزرجمہر کا اعتقاد کمال ہوا ہر روز اوسکی تعریف کرنے لگا کمالات بزرجمہر کے بہت ہین اور اوسکی یہہ باتین مشہور ہین کہ تین باتین محض تقدیر سے ہوتی ہین آدمی کا اوسمین اختیار نہین عورت موافق مزاج کے ملنی اور لڑکا پیدا ہونا اور دولت پانا اور پانچ چیزین آدمی کے کوشش سی ملتی ہین علم و ادب اور شجاعت اور پانا بہشت کا اور بچنا دوزخ سے اور پانچ چیزین طبیعت مین اصلی ہین وفا و مدارا اور تواضع اور سخاوت اور سچ بولنا اور چار چیزین عادت مین داخل ہین چلنا اور سونا اور پینا اور

پائخانہ کرنا اور پانچ چیزین موروثی ہوتی ہین حسن اور خوشخوئی اور بلند ہمتی
اور تکبر اور کمینہ پن اور بزرجمہر نے کہا ہے کہ مینے اپنی اوستاد سے پوچھا
کہ اللہ تعالی سے کیا مانگون کہ اوسمین سب چیزین آجاوین اوستاد نے
کہا تین چیزین مانگا کر تندرستی اور تونگری اور امان پھر پوچھا کہ اپنی کام
کسکے سپرد کرون کہا اوسکو کہ اپنی سے لایق زیادہ ہو کہا کسپر اعتماد رکھون
کہا اوس دوست پر کہ حاسد نہو پوچھا کون سے چیز ہے کہ ہر وقت سزاوار ہے
کہا اپنی کام مین مشغول رہنا پوچھا کون سا کام جوانی اور پیری مین
بہتر ہے کہا جوانی مین عقل سیکھنا اور بڑہاپی مین اوسپر عمل کرنا پوچھا
کون سی بات لوگون کے نزدیک حقیر معلوم ہوتی ہے کہا اپنی کمال کا
بیان کرنا پوچھا نالایق دوست سے کسطرح الگ ہو کہا تین طرح سے اوس سے
کم ملی اور کم بولے اور بہت مانگی پوچھا لوگونکا کام کوشش سے حاصل ہوتا ہے
یا تقدیر سے کہا کوشش تقدیر کا سبب ہے پوچھا جوانون سے کیا اچھی ہے اور
بوڑھون سے کون سی کہا جوانون سی شرم و دلیری اور بوڑہون سے عقل و فکر
پوچھا سرداری کے کون لایق ہے اور سردار کون چاہیی کہا لایق سرداری کے
کے وہ ہے کہ نیک و بد کو پہچانی اور سردار وہ ہے کہ کام تجربہ کار کو دی
پوچھا خوف کس سے چاہیی تا نجات ہو کہا نالایق سے پوچھا سخی زیادہ کون ہے
کہا جو دیکر خوش ہو پوچھا کہ مردون کو جان سے زیادہ کیا عزیز ہے

کہا تین چیزین کہ بیان اونکی لیی بالتی ہین دین اور علم اور عوض لیب
دشمن ہی کہ سختی سے چہوٹے پوچہا وہ کون سی چیز ہے کہ اوسکو سب
ڈہونڈتی ہین اور کوئی اوسکو پوری نہین پاتا کہا وہ تین چیزین ہین
تندرستی اور خوشی اور دوست خالص پوچہا نیکی کرنا بہتر ہے یا بچنا برائی
سے کہا برائی سے بچنا شروع سب بہلائیونکا ہے پوچہا کوئی ہنر ہے کہ جیسے
وقت مین عیب ہوجای کہا سخاوت بی احسان کی پوچہا کیا باعث کہ آدمی
حقیر شخص سے علم نہین سیکہتی کہا عالم کبہی حقیر اور حقیر شخص کبہی عالم نہین ہوتا
پوچہا کونسی چیز دلیری کی علامت ہی کہا عفو کرنا باوجود قدرت کی پوچہا
کونسی چیز مین کوئی عیب نہین کہا وہ ذات پاک خدا ہی تعالی کی ہے
پوچہا زندگانے مین کون سی ساعت ضایع زیادہ ہی کہا وہ گہڑی کہ
اوسمین کیسی سے بہلائی کرسکے اور نکرے پوچہا کونسے حکم کو خوار نجانے
کہا چار کو حکم الہے اور حکم عقلا اور حکم بادشاہ اور حکم ماباپ کا پوچہا کونسا ہیچ ہے
کہ ایک جا بووین اور دو جا اوگی کہا نیکی کہ دنیا مین عوض ملتا ہے اور آخرت
مین ثواب پاتا ہے پوچہا کونسے زندگی بہتر ہے کہا فقیر سے اور خوف مین
رہنا پوچہا تندرستی مین کیا بہتر ہے کہا رضامندیی اللہ تعالی کی پوچہا
کونسے چیز مروت کو تباہ کرتی ہے کہا وہ چار چیزین ہین بزرگونکو بخیلی
اور عقلمندون کو بڑائی اور عورتون کو بی شرمی اور مردون کو جہوٹ

پوچھا کون سی بات مرد پارسا کو خراب کرتی ہی کہا تعریف کرنا ظالمون کے
پوچھا جہان کو کس بات سی دریافت کری کہا دانائی اور شکر گذاری سے
پوچھا لوگوں مین کون عاقل ہے کہا جو کم بولی اور بہت سمجھے پوچھا کون شخص کم رنج
مین ہی کہا جو تنہا ہو پوچھا بی سامان کون زیادہ ہے کہا جسکے عیال بہت ہون
پوچھا ناموری کس بات سی ہوتی ہی کہا عدل اور سچ بولنی سی پوچھا شرم کہان سے
حاصل ہوتی ہے کہا نیکون کو خوف دین سے اور بی دینون کو نادانی سی پوچھا
کون سے چیز آبرو دور کرتی ہی کہا حرص طمع پوچھا دنیا مین کون سی چیز بہت بڑھے
کہا دین کی کام مین رنج اوٹہانا اور سخاوت کرنا بی غرض عوض کے پوچھا
کون سی چیز جہان بہت بری ہے کہا غصہ بادشاہ سے اور بخل امیر سے پوچھا
اصل تواضع کیا ہے کہا اپنی چہوٹی سے تازہ روئی اور ریا کا کام نکرنا پوچھا
صلاح کس سے لی کہ مصیبت مین نہ پڑی کہا تین خصلت والی سے جسکا دین پاک
اور صحبت نیک اور عقل پوری ہو پوچھا بادشاہ کس چیز کا بہت محتاج ہے
کہا عقلمند کا پوچھا اس جہان مین کون بہت بڑا کام ہے کہا جو نادان
زیادہ ہے پوچھا کون نیک بخت زیادہ ہے کہا جو شخص اپنی کام سخاوت سے
آراستہ کری اور سچی بات کہی پوچھا اچھی باتون سی کون سی اختیار کرون
تا تنہائی مین غریب نہون کہا تہمت کی باتون سے دور رہو اور کمینے کو آزار
مت دو اور ہر کسیکا ادب بجا لا پوچھا بڑی کا چہوٹی پر کیا حق ہی کہا یہہ

کہ اوسکی بہید کو نگاہ رکہی اور اوسکی صحبت سی الگ ہو اور اوسپر اور کسی بڑی کو
اختیار نکری پوچہا دوست کا کیا نشان ہے کہا یہ کہ تیری خطا چہپاوی
اور تجہکو نصیحت کرتا ہی اور تیرا عیب ظاہر نکری اور گذری ہوئی بات پر برائی
نکری پوچہا کیا کام کرون جس سے زندگی ساتہہ سلامتی کے گذری کہا بادشاہ
اور علما کی تعظیم کر اور سچا دوست ڈہونڈہ پوچہا نیکی کس سے کرنا چاہیی کہا
عاقل اور شریف سے پوچہا کتنی لوگون سے نیکی نکرنا چاہیی کہا احمق اور بدکار سے
پوچہا نیکی کتنی باتون سی پوری ہوتی ہے کہا ہر وقت کی تواضع اور بے
احسان کیے سخاوت اور خدمت سے بی غرض عوض کے پوچہا کتنی چیزین ہین
کہ اون سی زندگی آسان ہوتی ہی کہا عزم درست اور ہنر کامل پوچہا کتنی
چیزون سے انسان بی پروا نہین کہا عقل سے کہ انسان کتنا ہے سمجہدار ہو
مگر عقلمند دوسری کا محتاج ہوتا ہے اور ایسا ہے اگرچہ قوی ہو مگر حیلہ
اوسکو ضرور ہے اور مومن کتنی ہے عبادت کری مگر زیادتی کی طلب
کرتا ہے پوچہا کیا کرون جس سی لوگ میری دوست ہون کہا معاملہ مین ستم
نکر اور جہوٹ مت بول اور زبان سے کسی کو مت ستا پوچہا علم سے کیا
فائدہ ہوتا ہے کہا بزرگ کو نامورئ اور فقیر کو تونگری اور مشہور کو زیادتی
شہرت کی پوچہا مال کس کام آتا ہے کہا قریبون اور عزیزون کی آوارحق کو
اور ماباپ کی خدمت کو اور آخرت کی سفر کی تیاری کو اور دشمن کی طانیکو اور

دوست کی خوشی کرنی لوگ پوچھا کیا چیز ہے کہ ہمیں کہا ہی بدن کو فایدہ دے
کھانا نرم کپڑا اور حمام اور اچھونکا دیکھنا اور بزرگون کے صحبت اور بھلائے
دوستون کی اور تواضع کرنا دشمنون ہے

حکایت

ایکبار نوشیروان نے بزرجمہر کو قید کیا اور ہر روز دو روٹی جو کی اور ایک کوزہ
پانی کا مقرر کیا اور تنگ و تاریک پر وحشت جگہہ مین رکھا اور پاؤن زنجیرون سے
باندھے اور پہری والون سے کہا خوب خیال رکھنا کہ یہہ جو کچھ حرف بحرف
مجھسے کہا کرو کہ اسکی باتین حکمت آمیز ضایع نجاوین لیکن وہ کئی مہینہ قید رہا
اور خاموشی اختیار کیے کچھہ نبولا بادشاہ نے اپنی مصاحبون کو اوسکی پاس
بہیجا کہ اوس سے کچھہ باتین کر کے بعینہ میری آگی نقل کرنا اون لوگون نے اکر پوچھا
کہ ای حکیم تو ایسی سخت قید مین اور کمال تکلیف مین ہے لیکن تیرا رنگ رو اور قوت
جسم برقرار ہے کچھہ تغیر اور تبدل تجھمین نہین ہوا حکیم نے کہا مینی چہہ چیزون کے
معجون بنا رکھی ہے ہر روز اوسکا استعمال کرتا ہون اس سبب سی تندرست
ہون یارو نی کہا وہ معجون ہمکو بہی بتلا کہ اگر خدانخواستہ کبہی اس بلا مین
ہم بہی مبتلا ہون یا کسی یار کو کام پڑے تو بہی معجون استعمال کرین حکیم نے
کہا وہ چہہ چیزین یہہ ہین ایک تو اعتماد کرنا اللہ تعالے کے فضل پر کہ ہر حال مین
عاجزون کے دستگیری فرماتا ہے دوسری علم اس بات پر کہ جو تقدیر مین ہے

ہوگی رھیگا رونی دو ہونے سے کچھہ فائدہ نہین تیسری یہہ کہ صبر سب دوا ئین بہتر ہے پریشان کا وسیلہ شفا ہوتا ہے چوتھی یہہ کہ اگر صبر نکرون تو کہان مجکو طاقت تدبیر کی ہی کہ اس سے خلاصی ہو پانچوین یہہ کہ جانتا ہون اس سے بڑی بڑی بلائین اور تکلیفین اور بہی ہین شکر خدا کا ز انمین نہ ڈالا چھٹی مجکو امید ہے کہ ہر گہڑی ہیچ سے ساتہ میرا مالک اچہا کرتا ہے بس جو ان چہہ باتون کا ہمیشہ خیال رکہی گا اوسکو کبہی رنج و غم نہو گا

تمام شد ترجمہ تاریخ الوزرا

ترجمہ انتخاب خمسہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

اخلاق مین

صدق کا بیان مخزن اسرار سے

صدق سی رکھہ کام کہ ہو رستگار — دی ہی ظفر صدق سے پروردگار

ہوتی ہے سچ سے بھی کم و کاستی — غم نہیں اوسکو جو رکھی راستی

گل جو ہوا کج تو چھپا اوسکی خار — شیرین ہوا نیشکر راست کار

جسنے کری راستی اپنی عیان — بات سی اوسکی نہیں آتا زیان

تو بھی جو سچ بات کو لاوی بجا — تو ہو تیری بات کا ناصر خدا

ہوسکتے ہی سچ بات اگر جملہ دُر — کڑوی سمجھتے ہین کہ الحق مُر

شیرین خسرو

سچی سی بات کی بس قدر کم ہے — کہی جو سچ وہ دائم محتشم ہے

سکے جو راستی کو خرچ کرنا — نہیں جھوٹ اوسکو لایق درج کرنا

ہوئی جو صبح صادق راست گفتار — جہانکا اوس سی ہے بنتا سداکار

جو کوئی راستی دلسی بناوے — جہاں پاوی جہاں اوسکو نباوے

لیلے مجنون

ہے تیر کا راستی سی جو کار — رہتا کف شاہ میں ہے ہر بار

دل راست کر اور بلا سے مت ڈر — یاقوت تو کہا ہے پا سے مت ڈر

ہفت پیکر

چاہیے سب کجی سے ہو نہ بیرن | رستگاری کو راستی سے لین

بیان صبر شیرین خسرو سے

حق رہی صبر سے انسان سب کام | کہ ملنا صبر سے ہیگا دل آرام
ہتی عاقل کا گرمی سی نہ کچھہ کام | نہ بڑ ہو دوڑنے سی قسمہ بہ انداز
جو مطلب دیر سے ہووی تو بہتر | بہت کہانا ہی جلدی سستی آور
نکر تو مردہ پہ رونی سی بیداد | کہ مردہ صبر چاہی سے نہ فریاد
کری جو جیتہ کی گہوڑی کی تئین رام | بچہیری سے وہ لی نرمے سی سب کام
مقید صبر سے یا وہی رہائے | کہ کنجی سختیون کے صبر آیئے

لیلی مجنون

تو صبر اگر کری تو بلیتیک | دولت ملی تجہکو اندک اندک

ہفت پیکر

ہووی تا صبر جو بوقت شکار | اوسکا سید ما لگی نہ تیر ای یار

قناعت کا بیان مخزن اسرار سی

نان جوین کہا کی رہو با شکیب | گیہون سے آدم نے ہی کہایا فریب
تجکو جو ملجا ہی فقط نان و آب | غیرون کے کہانی نہ کر دل خراب

ساده خورش رکھه تو مثال پلنگ — ہنسی مین جبکہ نہ تیرا دل ہو تنگ

خون جگر اپنا تو سالن بنا — اور کباب اپنی ہی دلکا پکا

شمع جو اٹھی ہوئی آخر مین پست — چاند بڑھا تو ہوئی اوسپر شکست

شیرین خسرو

رہا گر تو خوشی مین ہر دم آزاد — کہ انسان خود پرستی سے ہو برباد

اگرچہ تاج اور کرسی کا محتاج — زمین کو تخت کر خورشید کو تاج

نہ زر سے غیر کے تو سیخ کر کاخ — کہ بگڑی دین و جہان ہوئی سوراخ

ہفت پیکر

جو ترازو کہ زر کے گرد پہرے — وہ ہر ایک در پہ سنگسار رہے

سر پہ مت گنج اوٹھا جو ابر سفید — گنج پر رکھہ قدم کو جون خورشید

زر مین دو حرف اور دونو جدا — فخر اوسپر نکر کہ ہو جو جدا

اپنی دیکھہ تو کہ انہی سنگ — ہوتی ہی دوستون مین باہم جنگ

جانہ روٹی کو غیر کے گھر پر — روزی حق پہ تو قناعت کر

اپنی دانہ پی جو کہ ہو خوشتر — وہ صدف کی طرح بنی سرور

روٹی غیرون کو جاکی دی تو اگر — حلوا غیرون کا کہا نہیں خوشتر

جو قناعت سے اپنا کام رکھے — سب مین اپنا وہ احتشام رکھے

آنسو جو کیا کرے دلمین — وہ رہیگا مدام مشکل مین

شیرین خسرو

کر اپنا جامہ جون خورشید او ماہ — کہ ہو ہی زندگی تک تیری ہمراہ

کھول آنکھہ اپنی تو غیرون کی جانپر — قناعت کر فقط اپنی تو نان پر

کہ مرنا پاؤ گے ہاتی کے بے شکر — خسیسون سی طلب کرنی ہین بہتر

جہان ہی سانپ کی مانند پر پیچ — نہین اس سے کسیکو فائدا ہیچ

ہے ہستی کو یہان کی نیستی زود — نہ ہست و نیست پر ہوا سکی خوشنود

سمجھہ تو رسم شادی کو زنجیر — کہ ہی طفل اور پستان سے وہ اوز شیر

لیلے مجنون

کم عمر ہے رکھہ تو کام سی کام — دلتنگ نہو ز دور ایام

سگ ہو نہ طمع مین تو بھی ناکا — بلی نہو دوسرون کے خوان کا

دل حرص سے کر نہ اپنا برباد — جو تجھکو ملی اوسی پہ ہو شاد

آزاد کو ہے ہمیشہ آرام — بی قید رہے مدام باکام

جب تجکو ملے گی سر بلندی — جو دل مین نہو نیاز مندی

نصیحت بادشاہونکو مخزن اسرار سے

رخنہ گر ملک سر افگندہ خوب — لشکر بد عہد پراگندہ خوب

شاخ نئی کا نہین ہوتا ظہور — پیڑ سے جبتک نہ پرانی ہو دور

شیرین خسرو

جہان اوسکو ہی جسمین ہے شتابی | امیرون کو ہی سستی ہی خرابی
عدم سے چیز جو دنیا مین آئے | تامل اوسمین کر جنبر بادشاہے
ریاست سی تو کر فتنہ کو باہر | کسی پر زور بھی ظاہر کیا کر
جو نیت نیک ہوی بادشاہ کے | تو پھر پھولون پھلے جا او گتی مین
جو پاسی ہاتھہ نا خوشنود ہووے | تو جرم پایا مین سر نا خوش ہووی
نگاہ تیز مت کر سوی درویش | عزیز وہ بھی ہے در خانہ خویش
بہت ڈرتا رہو دنیا مین اوس سے | کہ تجکو بد دعا گوشہ نشین دے
فجر کو جبکہ روتے ہی زن پیر | تو خالی اوسکا پھر جاتا نہین تیر
ہی بیہودہ سب اوسدم رنج و فریاد | کیا جب بد دعا نی اوسکو برباد
کہ آئینی بہت ہاتون کی اندر | ہوی کالی دعای بد سے اکثر
کوزتون کو اگر کوئی نہ پاوی | کمند چارہ سے قابو مین آوے
ہرن جنگل مین گرچہ خوب بھاگے | مگر چیتی سے وہ بازی نہ پاوے
اگر ہو ساری دنیا کا کوئی شاہ | اگر چیتی نہ پہنچہ کر سکے با ماہ
تنہائی پر بزرگون کو نہ پہلا | شکر پہنداہی طفل و طوطیو نکا

لیلی مجنون

جسکام مین ہو صلاح دولت | سستی کر ہی اوسمین تو ہو ذلت
جس کام سی ہووی جسم کو رنج | چہوڑ اوسکو اگرچہ ہووی وہ گنج

جو شخص کہ نیک خواہ ہووے | بخش اوسکو اگر گناہ ہووے

دشمن کری جو کہ عذر اظہار | بخش اوسکو ولی رہ اوس سے ہشیار

قادر کو بھلے ہے بردباری | غصے مین ہو کچھ تو ہوشیاری

رکھ اپنا جدا شراب سے دست | بدخواہ نہ تا ہووین مست

ہے عقل مین تو اگرچہ برتر | اوروں سے بھی مشورہ لیا کر

مت بھیج پیام داد جویان | لیکن بزبان راست گویان

کر قول مین اپنی استواری | تا ہووے امن مین زینہاری

مت عہد پہ تو کسے کی رکھ دل | جبتک نہو دل مین اوسکی منزل

وہ بھید کسی سے تو نہ کہنا | اظہار سے جسکے غم ہو دونا

دے جڑ سے گرا جسے گراوے | مت اوسکو گھٹا جسے بڑھاوے

سکندر نامہ

رکھی جسکی تو سر کی اوپر کلاہ | نکر پاؤن سے ملکی پھر خاک راہ

ستون تا ہی غیرت سے کار جہان | کہ پاوے حیا سے بلندی نشان

امیرونکا مت قتل کر زینہار | کہ فتنہ نہ عالم مین ہووے آشکار

کمینون کو اپنا مصاحب نکر | کہ دولت مین ہوتا ہے اون سے ضرر

بیان نصیحت عام کا مخزن اسرار سے

ہو کی ولی پیرو شیطان نہو | شیر خدا ہو سگ دربان نہو

لطف و کرم اپنا سدا کار کر — اپنی گناہون کا تو اقرار کر
شرم سے تو جب کرے ترک ہوس — رحمت حق ہو تیری فریاد رس
ہووی نہ دنیا مین اگر شرمسار — کیسے سنے تیرا قیامت مین کار
فکر کیا کر سیے اپنی نیک خو — تا تجھے پہنچے یہان سی نکل جاہی تو
عیب نکال اپنی طبیعت سے یار — آپ سے اور حق سے ہو شرمسار
سے کر اسمین کہ ہو آراستہ — نور الہی سے ہو پیراستہ
دانہ نہ شیطان کی شراکت سی بو — ایک سی کر سات سو اپنی نیک خو
سوچ لے جب تک نہ تو انجام مین — پاؤن نہ رکہہ کرنے کو اوس کام مین
سو نہ تو غفلت سے نہ ہرگز یہان — کار نہ غفلت سی رکہی کاروان

شیرین خسرو

برائی دیکہہ جو ہی تیری اندر — برائی پر نظر غیرون کی مت کر
جوان کرتی ہین جب شمشیر بازی — کٹی سر جو کرے گردن فرازی
کرامت غیر کو لاکہتا ہے — گدا اپنی کو جو جانے ہی شاہے
تجسس عیب کا نیکون کی مت کر — نظر ڈال اپنی اور اونکی ہنر پر
کہو باتین بجا لا کی و جستی — کہ سستی مین نہین ہی کچھہ درستی
رہا کر ہر گھڑی لوگون سے شاد — بہلائی سی کرین تا تجھکو سب یاد
نکہا دنیا کا اپنی دل مین تو غم — نہین ہے یہ بی وفا شایان ما تم

اسی مین نفع ہے تیرا حرز در
جو تجھسے مانگی وہ اوسکو دیا کر

اوٹھا اوس کام مین مت رنج بیہم
کہ ہو اوسکی نہونی سے تجھی غم

لیلی مجنون

کر کام وہ تو کہ جون نظامی ہے
شہرہ ہو تیرا بہ نیک نامی

عیسی کی طرح طبیب بن جا
ہو باعث عیش دوسرون کا

گلدستہ کہ ہو دماغ پرور
سو پہولون سی گہانس کی ہو بہتر

دل عشق سے اوسکی کر نہ برباد
پر سو برس کری نہ تجھکو جو یاد

وہ یار نہین ہے مرد چالاک
جو گنج کو چہوڑ اوڑے خاک

دولت کی سبب کا ہو طلبگار
مخلوق سے تو ادب نگہدار

صحبت سی کر اوس کسے کے پرہیز
جو ہو کبہی نرم اور کبہی تیز

احسان کو کر کے بہول جانا
نیکی کو کسے سے مت جتانا

جب تک تو جہان مین عمر پاوے
کر کام وہ تو کہ کام آوے

جب موت کہ تجھکو آدباوے
کون عذر سنی کسی سناوے

پہلے ہی سے فکر موت کی کر
تا موت کی وقت ہو نہ تجھکو ڈر

وہ رنج سے موت کی بچی گا
جو موت سی بیشتر مری گا

ہفت پیکر

جب تک صحبت و جوانی سے ہے
پاس اسباب کا مرا ہے

اسطرح جی کہ گر لگی کوئی خار طعن دشمن سے تو نہو بیزار
حق خدمت پہ جنکی ہوئی نظر دولت اوسکو زیادہ ہو آخر
جسنی کینہ کے تخم کو بویا اپنی رافت کو اوسنی ہی کھویا
چاہیی بادشہ کو بہیجی فوج اوسکی جائی مین گردکی ہی موج

سکندرنامہ

نصیحت بزرگون کی کرنا قبول سخن سے نہوتا تو اونکی ملول
جہان غم کی لائق نہین کر خوشی کہ دنیا نہین غم کے خاطر سے بنی
یہہ دنیا ہے شادی خوشی کے لیی نہ بیداد و محنت کشی کے سبب
نکر غم سے دنیا کے تو گریہ سخت اس اندہی کوہی سی نکال اپنا رخت
خوشی کے سوا تو نکر کوئی کام نہین یان پہ رہنا کا کوئی مدام
نہین لایق اس جان پہ کرنا ستم رہے عمر بہر تا مقید بغم
اگر رہزنون کا تجہے خوف ہو کہ غارت کرین وہ تیرے مال کو
تو درویش کو بانٹ دہی اپنا مال نہین گہر کو درویش کے کچھ زوال
نہین چند روزہ سی زاید جہان نکر گنج صد سالہ اسمین نہان
خوشی سی اب آنا کہ شادی کرین جہان مین لب کیقبادی کرین
خوشی سی رہین آج کی رات شاد کرین کل نہ کچھ اور بیرون کو یاد
کہ دل ہے جو سرمایہ زندگی دو کہانا اس کا نہ فرخندگی

حساب جہان مین نہ سخت گیر	کہ سختے سے مرتا ہی ظالم امیر
کر آسانے اورون سی تو ہشیار	کہ ہے نرم دل مرد آسان گذار

بیان اثر صحبت کا مخزن اسرار سی

ہوتی ہی خدمت صفت مردمی	ہی یہی ہر جا شرف آدمی
طالع فرخندہ ہی دوست پرست	بندۂ دولت ہو نکر خود کو مست
جو بڑونکا جو اوٹھایا کرے	رتبہ بزرگی کا وہ پایا کرے
خار کہ جو گل کا ہوا ہمنشین	سر پہ رہے گل کے طرح ہر کہین
جو کرے صحبت نیک اختیار	وقت ضرورت مین بنی اوسکا کار
صحبت نیکون سے نہ مونہ پھیر تو	دور ہوا جہون سے کچھہ دیر تو

ہفت پیکر

نیک جو ہوتی اوسکو دور نکر	مت بڑھا جو کہ ہو وہی بدگوہر
جو کمینہ ہو وہ وفا نکرے	اصل بد سے خطا خطا نکرے

لیلے و مجنون

وحشی سی جب مو انست ہو	عادت مین ہی پہر موافقت ہو

شیرین خسرو

نہ ذرہ سے کر سکے خورشید یاوری	نہ چیڑیا باز کو پہندی مین لاوے

شریفون سی شرافت سیکھتی ہو — اوسی رکھہ پاس جسکی نیک ہو خو

کہ سنبل کہا ہی جو آہو ہی تا تار — تو خون اوسکا ہی مشک آخر کار

مجھی یہہ باپ کی تہی نصیحت — کہ دایم ہو خدا کی اوسپہ رحمت

کہ تو بد دولتون سی بہاگ جون تیر — تہو ملنی کسی دولت ور کی دلگیر

گہر اسواسطی ہے بیش قیمت — بزرگون سے سدا ہے اسکو صحبت

ملی موتی جہان پر آب ہو پاک — جو ڈہونڈہی خاک کو اوسکو ملی خاک

عدل کا بیان مخزن اسرار سی

غیر کے ہو حق مین جو تو نیک خواہ — چاہی ترقی تیری شہر و سپاہ

ظلم سے ہو خانۂ دولت تباہ — رحم سی دولت کی ملی سبکو راہ

عدل سی جڑ نیک کی ہو پایدار — عدل سی ہو کام کو تیری قرار

بخیر ہون جس بات سی خوش کردگار — تا رہی خوش تجہسے بہی پروردگار

سایہ مین نیکون کی تو آرام سے — رنج اوٹہا یارون کو آرام دے

درد دل غیر کا کر تو علاج — تاکہ ملی حق سے تجہی تخت و تاج

جسنی کیا عدل یہان ایک رات — ہو وی گا محشر مین وہ عرش کے سات

عدل سمجھہ رات کا اپنی چراغ — کل کے لیے آج ہی کرلے فراغ

ہاتہہ غریبون کے نسر سی اوٹہا — آہ غریبون سی ہی ڈرنا بہلا

داد و دهش سے تو سدا کام رکھہ | اور دہ ویران پہ نہ تو دام رکھہ

شیرین خسرو

کری جو آدمی اپنی تئیں ستمع | تو غیروں کی اول اوس سی ہوئی ہین جمع
ستم ہرگز نہ سلطانکو روا ہو | ستمگر سی نہ دولت آشنا ہو

لیلے مجنون

احسان سی مطیع سب جہان ہو | آزاد غلام جان فشان ہو
نرمی کری اور دی جو انعام | آزاد ہون بندی اوسکی سنی دام
جو خوان پہ تیری ہو بادشہ نام | وہ تیرا غلام ہے بنا کام

ہفت پیکر

شہ جو عادل ہو تو نہ قحط سی ڈر | نیک سالی سی عدل ہے بہتر

سکندر نامہ

تو آ ظلم کو کر طبیعت سے دور | کہ ظالم پہ ہو ظلم آخر ضرور
بنایا خدا نی تجہی بہر داد | نہیں ظلم سلطان عادل سی یاد

تعریف عقل کی مخزن اسرار سی

اہل فراست کی یہی کام ہے | احمقونکو کیا غم ایام ہے
گر شرف عقل نہ ہوتا تجہے | نیک بہلا کو ئے نہ کہتا تجہے

مت نکر عقل ادب ساز کو | طعمہ کنجشک نکر باز کو

حق کہ نہیں اوسکی برائی کا کام | دشمنی عقل سے ہی وہ حرام

یہ شرف عقل معانی سی ہے | قدر نہ پیری نہ جوانی سی ہے

سیکھہ ہنر دعوی کاذب نکر | قید ہنر ہو یہی رکھہ تو نظر

دشمن دانا جو غنیم جان ہو | یار سے بہتر ہے جو نادان ہو

جسمین کہ ہی جوہر دانش عیان | اسکو ہی ہر چیز پہ تاب و توان

خاک زمین غیر ہنر ہو نہ پاک | شمع ہنر سے ہو جہان تابناک

شیرین خسرو

سمجھہ سے کام کر تا ملک پاوے | تجہہ دانش تجھکو دولت سی ملاوے

بہت باتین نکر بیہودگی سے | سمجھہ بڑہا کہ یہ آسودگی سے

جو دیکھی آپ کو وہ بی بصر ہے | ہنر کو دیکھہ خود بین بی ہنر ہے

سخن ہو جو بطرز ہوشمندی | سخن گو کو وہ بخشے ہی بلندی

کر اپنی دلکو تو دانش سے روشن | نہ مثل شمع کی سارا جلا تن

کہ دانا ہے ہر ایک جا پر سلامت | بہر نادان کو حاصل جز ہلاکت

لیلے مجنون

دانش کو ہمیشہ تو طلب کر | تا ہو تو تر قیدان سی محتشم

ہر روز بہ کر سعی مین کوشش | تا بادسی اوسکی ہی دانش

انسان شریف تو بنا ہے — شیطان کا یار کیون ہوا ہے

بادام کو دیکھہ تو آخر — ایک پوست مین ہین دو مغز آخر

ہفت پیکر

قدر اہل ہنر کی وہ جانی — علم ہے جو کتاب پہچانے

جو ہنر عیب سی جدا نکری — علم کچھہ اوسکو فائدا نکری

علم وہ ہے کہ اوس سے یاری ہو — سب ملی جسکو ہوشیاری ہو

عقل کیے جو کوئی ندیوی داد — آدمی شکل ہے وہ دیو نہاد

اور جسکو نہ عقل ہو روزی ہے — شرم جانی وہ دانش آموزی

اہل دانش کو ننگ ہی سستی — کاہلی چھوڑ تن مین رکھہ چستی

گندہ ذہنون کو ہو اگر تعلیم — ہون وہ قاضی قضات ہفت اقلیم

ہو سکہائی سے بادب گستاخ — اور انسان فرشتہ سی بالا

خضر کی طرح تو یہان بن جا — عقل سے آب زندگانی کہا

ہو وہی اہل ہنر کا یاور بخت — بی ہنر کو ملے نہ تاج و تخت

گر نہ نیکون کیے تو بھلائی سے — تو بدون کی بہی مت برائی لے

وہ ہنر آدمی کے آدمی نکام — جس سے اہل ہنر مین ہو وہی نام

سکندر نامہ

ہر ایک شی سی بہتر ہی کار آگہی — نہو اسکی دولت سی کوئی تہی

جهان مین اوسی رتبه بالا ملا	جو کار آگهون سی شناسا هوا

بیان تدبیر کا شیرین خسرو سی

نهین محتاج لشکر صاحب رای	که وه بی فوج کی هی عالم آرای
هزارون فوج کو تدبیر کے سات	که ماری تیغ سی دو تین چهه سات
که بوڑهی لومڑی گرگ جوان کے	فریبون سی سبب هووی زیان کے
ملی هی گرگ پر روبه کو شاهے	که روبه جال دیکهی گرگ ماهے
کری تدبیر گر دنیا مین انسان	تو کرے دیو کو بهی پا بجولان

لیلی مجنون

بی راهی نهو که مرد بی رای	بی مایه هی جیسی کرم نلے پای
روباه که بهتر بی سی کم هے	تدبیر مین اوس سے تیز دم هے
کم بختی یهان نفاق سی هے	اور فتح سب اتفاق سی هو

سکندر نامه

اگر گر پڑی هی طشت مین کوئی مور	تو تدبیر سے نکلی وه بی بزور
حقیقت مین دانش نهین رای بد	که هی راه دولت کی اوسکی وه سد
لڑائی سے مطلب جو حاصل نهو	تو تدبیر سے اوسکو حاصل کرو
که بنتا هے تدبیر سے کار سخت	بهت دن مین هووی بهار درخت

تواضع کا بیان مخزن اسرار سے

سب سی تو مانند زمین پست ہو — مثل ہوا سب سے تہیدست ہو
کام وہ کر جسمین ہو سبکی رضا — چوم تو ہر ایک کی اب دست و پا

شیرین خسرو

جہان ہی دیو آنکھہ اس سے چھپا لے — تواضع کرکے جان اپنی بچا لے
نہ گرد و زخمین اپنی خو ہی بد سے — تو لی جنت نکل شیطان کی حد سے
جو ہو نیکون کی خصلت تجہمین قایم — تو جنت بیچ ملی گہر اوسکو دایم

لیلے مجنون

خوارش سے وہ اپنا سر اوٹھاوے — الفت جو ہر ایک سی جتاوے
لوگو نکا اوٹھا تو بار سر پر — محنت سی نہ پھیر یو کبھی سر
جس سنگ سی تیر اپانو چور — چوم اوسکو کہ لعل ہووی پر نور

اپنا بھید چھپانی کی فائدہ مین مخزن اسرار سے

بات نہ اپنی کہو ہر یار سے — بہید کہو محرم اسرار سے
شمع نہیں تیغ زبانی نکر — ہر کہین تو راز عیانی نکر
اپنی زبان بند کر اے نیک نام — تیغ وہ بہتر جو رہی در نیام
راحت ہر رنج خموشی کو جان — آفت اسرار ہے کرنا بیان

موند مین سدا اپنی زبان رکهه نگاه
تا نکری رنج سے تو آه

کچهه نکهو لب سی اگرچه هو نوش
تا پس دیوار نهو کوئی گوش

کان سی مت سن تو بری باتکو
اور کسیے کو تو برا مت کهو

پانی کی مانند برائی کو دهو
آئینه سان دیکهه عیب اور چپ رهو

شیرین خسرو

امانت دار حق جو هین پیمبر
نهین کهتی کسیے سے راز داور

هی آئینه کی اندر یهه هنر بس
نهین کهتا کسیی سی عیب هر کس

سبه رو هوکی وه جون سایه بیٹهی
که پیچهی کهدی جو کچهه آگی دیکهی

مگر هر راز ظاهر پیش اغیار
که نا محرم هی اغیار اسمین ای یار

نه غیرون سی کهو خلوت مین باتین
که دشمن رکهتی هین پیرو مین گهاتین

لیلی مجنون

تو غیر سی راز وه نکهنا
جو سنکی خفا هو تجهسی دو تا

مجلس مین کهین جو تجکو هو راه
تو عیب سی رکهه زبان کو کوتاه

بیان دشمن کے حقیر نجاننی کا مخزن اسرار سی

بچهو کو بد تر سمجهه از اژدها
کیونکه وه پوشیده هی یهه برملا

خورد عدو بهی هی بلای بزرگ
اوس سی هی غفلت مین خطای بزرگ

شیرین خسرو

نہین لائق عدو کو دیکھنا خورد | کہ بازی مین نہین ہر بار گی برد
سمجھنا تو نہ کم پانی کو کمزور | کہ بڑہ جاتا ہی جلدی گرچہ ہو دور

ہر کام کی عوض کا بیان شیرین خسرو سی

کسی سی گر بدی کوئی کری گا | تو آخر وہ بھی اوسی مین گریگا
کری گا جو ستم چونٹی پہ ایکبار | وہ زہر مار سے دیکھی گا آزار
تماشا اپنی آنکھون سی یہہ دیکھا | کہ ایک چڑیا نی تھا چونٹی کو کھایا
ہنوز اوسکی گلی کی تھی وہ اندر | کہ شکرا لی گیا اوسکو پکڑ کر
بدی کرکے نہو بی خوف آفات | کہ ہووی گی ضرور اوسکی مکافات
بھلائی نیک کو بد کو بُرا ہے | جہان مین ہی یہی کار خدا ہے
سنی ہوگی مثل تونی کہ در راہ | گری ہے چاہ مین بنوائی جو چاہ
نہین ہی اس جہان مین سربسر کام | زمین و چرخ کو ہی داوری کام
سلامت وہ رہی جو ہو کم آزار | کہ ہی بھر عوض یہہ گرم بازار
سمجھ کر تو جہان مین کر ہر ایک کام | کہ تا تیرا نہووی ابتر انجام

مخزن الاسرار سے

تو جگر ہی تجھ سے الطاف و ناز | ہو وہی دروازہ تیری رخ پہ باز

نقش اگر دیوی تو بادی کلاہ   رنج ملی رنج جو دی سال و ماہ

لیلے مجنون

تجھی نہیں بد کری ہی بدکار   کرتا ہی وہ اپنی جان کا آزار

شربت نہ پی کہ ماری جو نیش   جو تو کری آوی لیس تہ ہی پیش

سکندر نامہ

نہ کانٹی بچھا تا نہو تو فگار   بھلائی کر اوروں سی ہو رستگار

کم اور نکو مت کر کہ تو ہو نہ کم   کسی کو نہ غم دی کہ ہو تجکو غم

دوسروں کی عیب نہ دیکھنی کا بیان مخزن اسرار سے

آنکھ برائی سی کر اوروں کی بند   خود میں برائی سمجھ اپنی ارجمند

ہیگا ہر ایک چیز میں عیب و ہنر   عیب سوا گر تو ہنر پر نظر

عیب نہ دیکھ اوروں کا احسان سے   سر نہ نکال اپنا گریبان سے

دیکھی جو دنیا میں سفید و سیاہ   جان نہ بیکار وسی اسی بارگاہ

چند کہ منحوس اوسی کہیں سب   گنج یہ ویرانہ میں ہی روز و شب

شیرین خسرو

نظر اگر عیب پہ نیکون کی کوتاہ   ہنر کا دیکھنا کر رسم اور راہ

برائی سیکڑوں ہیں تجھمیں پنہان   برائی غیر کی مت دیکھ نادان

نظر عیبوں پہ کر اپنی سدا تو ‏ برائی غیر کی مت کر سدا تو

ممانعت بہت کہانیکی مخزن اسرار سی

کہانیسی گریان کوئی رہتا بہت ‏ جیتا وہی جو کوئی کہاتا بہت
کم خور شونکو رہی راحت مدام ‏ کہائی بہت جو کہ رہی خستہ کام

شیرین خسرو

بہت کہانیسی دنیا مین نہ رکہہ کار ‏ کہ کم کہانیسی ہو سب دور آزار
جو کم کہاوی نہ دیکھی رنج تپ کا ‏ بہت کہانیسی ہی انسان مرتا
تو کم کہا پی نہو جبا مرد واہی ‏ کہ کہانی سی بہت ہوہی تباہی
نہ زائد حد سی ہو بسیار کم مین ‏ کہ تو بی اعتدالی سی ہو غم مین
سنا ہی مینی یون دو شخص کا حال ‏ کہ جاتی تہی کہین دونو وہ خوشحال
تو کہایا ایک نی کم رہ مین کہانا ‏ بہت اوس دوسری نی خوب جانا
مری پہر دونو جا نزدیک منزل ‏ وہ کمزوری سی یہ سیری سی جاہل
جہان بس سر بسر تلخی ہی اسی یار ‏ تو اوتنا کہا کہ ہو جینی کو درکار
اگر چاہی کہ تیرا سب جہان ہو ‏ تو کم کہانی مین تو سب پر عیان ہو

لیلی مجنون

پانی ہو اگرچہ صاف وشیرین ‏ پی لی جو بہت تو دل ہو غمگین

حلوا کہ طعام ہی مزی دار
کم کہانی میں ہی اگرچہ سستی
پرہیز کہ دلکو ہی نہ مرغوب

ہیضہ ہو بہت جو کہا وی ای یار
پیر ہضم میں دیا ہی تندرستی
ہی راحت و رنج دونون خوب

ممانعت بہت ہنسی کی مخزن اسرار سی

خندہ بی وقت سی ای ہوشیار
خندہ ہی لحظہ جو ہو برق وار
غیر نہ ہون تجہہ جو یان خندہ زن

گریہ ہی بہتر جو کری زار زار
کو تھی عمر ہے مثل شرار
بند ہنسی سے تو کر اپنا دہن

شیرین خسرو

سکہاتا ہون تجہی با الفت و درد
کہ ہو وی جس ہنسی کا گریہ انجام
نہ ہو دنیا مین ایسا شخص حیران

کہ ہنس کم رو بہت دنیا مین ای مرد
تو پہر ایسی ہنسی دنیا مین کس کام
کہ جو کم خندہ ہو بسیار گریان

لیلے مجنون

جو خندہ کہ بی مقام ہووی
کہتی ہین تجہی کہ تو منا کر
ہنستا ہی وہی کہ ہووی غافل

وہ باعث تخم مدام ہووی
ہر جا یہ مدام خوش رنا کر
روتا ہی وہی جو ہووی غافل

تمام شد خمسہ نظامی ع

ترجمہ انتخاب رقعات عالمگیری کہ خود بادشاہ عالمگیر نی لکھی ہین

[illegible]

رقعہ فرزند عالیجاہ ڈالی آمونکی بھیجی ہوئی اوس فرزندکی ذائقہ پذیر ہین
خوش گوار معلوم ہوئی اس آم کی نام کی واسطی جو تمنی خواہش کی ہی
تو خود تم تیز طبع باریک ذہن ہو روادار باب کی تکلیف کی کیون ہوتی ہو
بہرحال سدھارس اور رسنابلاس انکا نام رکھا گیا **رقعہ** فرزند
عالیجاہ مزہ تمہاری بریان کھچڑی کا جاڑون مین یاد آتا ہی سچ ہے
کہ قبولی اسلام خانکی اوسکو نہین پہنچتی مینی چاہاتہا کہ سلیمان بریانی
پکانی والی کو تمسی لی لون مگر محبت پدریے نی تقاضا نکیا اگر اوسکی شاگردون
سے کسی کو اس فن مین مہارت تمام ہو تو طلب کیا جاوی ورنہ کیا
خوش ہے وہ دن کہ تم آؤ اور کھاؤ اور کھلاؤ

خوشا وقتی و خرم روزگاری ✻ کہ یاری برخورد از وصل یاری

رقعہ فرزند عالیجاہ تمنی جو واسطی نصرت جنگ کی التماس
ماہی مراتب کی کیے تھی اگرچہ یہ قاعدہ نہین ہی کہ شش ہزاریے
منصب والی سے کم کو یہ مرحمت ہو لیکن اوس سے جو دو عمدہ کام برای

ہین اور لحاظ خوشنودی خاطر اوس فرزند کا علاوہ اوسکی آرزو سے زیادہ ہمنی عنایت کیا اون ہاہی مراتبو نہین سی کہ وہ لایق ہے ایک اپنی ساتھہ رکہے اور شکر اس نعمت عظمی کا کہ زاید اوسکی رتبہ سے ہی بجا لاوی

رقعہ فرزند عالیجاہ میرخان متصدی سے پرگنہ سکرہ کو منجملہ محالات حصہ سیاہ اوس فرزند کیسی چہوڑ دیا ہی اور عوض اوسکی اور پرگنہ چاہتا ہے یہان حضور مین آج کل قلت تنخواہ اور کثرت طلب دارون کی ہی گوشت و استخوان یہان جو کچھہ تہا برابر تقسیم ہو چکا عوض ملنا ممکن نہین اوسکو لکہہ بہیجو کہ تو فیر اور پرگنون سے کر کے اونہین مین تنخواہ نکالی اور اوسکو دے دی

رقعہ فرزند عالیجاہ تحریر اعتماد خان کی وجہ نہین کہ خواہ مخواہ اوسپر عمل کیا جاوی بعد تحقیق جو کچھہ کہ لازم ہے حکم کیا جاوی گا

رقعہ فرزند سعادت توام محمد اعظم حفظ اللہ تعالی وسلم معلوم ہوا کہ بیٹا تمہارے دیوانخانہ کی ناظر نقارخانہ بین جوا کہیلتا ہے افسوس صد افسوس باوصف دعوی بادشاہی کی اسقدر غفلت اور نسیان ہرگاہ تمکو کیا ہوا کہ تمکو خبر نہین کرتے وہ یار فروش ہین نئی مخبر مقرر کرو اور خوب تہدید کرو

رقعہ فرزند عالیجاہ محمد انور سوداگر واسطی محصول لینے بنادر کے مناسب نہین ہے یہہ وہی مثل ہوئی کہ چور کو چوکیدار کیا تمہارے خصم وذکا اور طبع رساسی کمال تعجب ہوا آیندہ ایسی تجویز بیجا ہرگز نہ

رقعہ فرزند عالیجاہ محمد بیگ کہ تمہاری نوکروں میں تہا اور دشمنون کی لشکر مین چلا گیا اسکو لوگ کہتی ہین کہ وہ گروہ سی معتمد خان کے ہی جو دیوان دکن اور تمہار ابخشی ہے بلاشک اوس قدیم کو نئی مصاحب نہین دیکہہ سکین گے اوس گئی ہوی کو بلوا کر ہماری پاس بہیجدو کہ مشہور ہے عمل مین نہ آوی

رقعہ کالاہی بدپرنیش خاوند ورنہ لکہہ بہیجو کہ بعد دریافت حال طلب کیا جاوی

رقعہ عالیجاہ شغل اور عمل محال جاگیر تمہاری کا دفتر بہیجی ہوی روزنامچہ نویسی سے معلوم ہوتا ہے اسقدر غفلت قیامت سی کسواسطی ہے مصرعہ داد داد از دست غفلت داد

رقعہ فرزند عالیجاہ گلشن ردان نام گہوڑا ابہلواری کہ تمنی ہماری سواری کی واسطی بہیجا تہا ہمنی اوسکو بہت پسند کیا چال اوسکی ایال وجمال سے تمام خوبین گہوڑی کی رکہتی ہی گہوڑا نیلوفر جوا چندن نام کہ اوسپر اکثر سوار ہوتی ہو ظاہر معلوم ہوا کہ اوسکی سواری سی بہت خوش ہو اسپ ترکی کہ بنام خوشخرام اور صبار فتار کی مشہور ہے پیشکش کیا ہوا امانت خان کا اور تیار کیا گیا اہتمام اللہ یار خان سی تمہاری تمہاری واسطی بہیجتی تہی لیکن آختہ بیگی ممسک ہے اوسکی جاتی سے رونی لگا کہ عمدہ گہوڑا کیون دیتی ہین لیکن مین بہر حال تمہاری واسطے بہیجون گا

رقعہ فرزند عالیجاہ سعادت توام محمد اعظم حفظ اللہ تعالے وسلم تمنی حال ہماری سواری کا دیکہا ہے

جہانگیر بادشاہ ایسی آختہ بیگی کو سیاست اور تنبیہ کیا کرتی تھی خطاب صف بیک خان کا اس نے جوہر کو بہت بیجا ہوا مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور قول اعلی حضرت بادشاہ شاہجہان کا ہی کہ بی شعور آدمی کام کو ضائع کرتا ہی کیا کیا جاوی کہ محنت و مشقت اور سفر و روان کے محنت اور کسی لائق کی تجویز نہین ہو سکتی تم کسی کو نوکرون مین سے اپنی سرکار کے تجویز کر کے ہمکو اطلاع دو بیت باہمین مردمان بباید ساخت چو توان کرد مردمان اینند رقعہ فرزند عالیجاہ اسپ ترکی کہ انکی بھیجا ہی صورت اور سیرت اچھی رکھتا ہی پہلے گھوڑی سے پیچھے بہت خوب نکلا یعنی اسکا نام سبک سیر رکھا کہ اسم با مسمی ہو رقعہ فرزند عالیجاہ سلمہ اللہ تعالی یعنی چاہا تہا کہ دیانت خان اور عبد القادر کو دیوان سرکار تمہاری لڑکی کا کرون لیکن وہ شخص برخلاف اپنی نام کے نکلا اوس سے امانت داری کے امید بیجا ہی رقعہ فرزند عالیجاہ میر جلال الدین کہ تمسے جدا ہو گئی ہین وہ بہانجی ہمت خان مرحوم کی ہین جو ہماری میر بخشی تھی سید زادہ کریم النسب اور صحیح الحسب ہے کس واسطی اوسکو جدا ہونی دیا رقعہ فرزند عالیجاہ فرزندان شمشیر خان کس واسطے چلے گئی استغفا دینکا بی سبب تھا قدیمونکو بی سبب جدا کرنا اور نئی نوکرون سی کام کے توقع رکھنا محض بیفائدہ ہی یعنی شام کے دھوپ

ہو رہا ہون اور تم ایسی خیالون مین ہو بہر حال اگر حضور مین آؤ اور منصب بادشاہے اختیار کرو تو مضائقہ نہین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فرمان کہ عالمگیر بادشاہ نی نزع کی حالمین خود لکہا ہی

بڑہاپا آیا اور کمزوری بڑہی اور قوت اعضا سی گئی تنہا آیا تہا اور بیگانہ جاتا ہون مجکو اپنی آپ سی خبر نہین کہ کون ہون اور کس کام کا ہون جو دم کہ بی محنت گیا افسوس اوسکا باقی رہا ملکداری اور رعیت پرور مجسے نہو سکی عمر عزیز مفت گئی حاکم سر پر رکہتا ہون اور انکہو مین بینائی نہین زندگی پر اعتماد نہین اور گئی ہوئی سانس کا نشان نہین آیندہ کی حال سے توقع کیا ہو اسوقت مین سبسی بیگانہ ہوکر جاتا ہون اور تمہاری بی سامانی پر مجکو رحم آتا ہے لیکن کیا فائدہ بہلا برا جو کچہہ کیا ثمرہ اوسکا اپنی ساتہہ لئی جاتا ہون عجب قدرت اللہ تعالی کی ہی کہ مین تنہا آیا اس قافلہ گناہون کی ساتہہ جاتا ہون اب جسطرف نظر کرتا ہون سوا ہی خداوند کریم کے نظر نہین **رقعہ**

امیر خان نی ایکی سال ڈالی تدریکے دیر مین بہیجی چنانچہ اکثر چیزین ضایع ہوگئین اوسکو لکہنہ بہیجو کہ جلد جلد بہیجا کری اگرچہ ہمکو درکار نہو **رقعہ** خجستہ خان کو اضافہ صدی کا مرحمت ہوا وہ فدوی

بخشی الملک کو حکم پہنچا وی کہ دیوانخانہ مین لا کر سلام عرض کرا وی مین
واسطی اعانت دیوان کے ناظم کو لکہہ بہیجون گا کہ دلگیر خان کو جہہ کراہی نگا
رقعہ معتمد خان سی یہہ کام خوب سرانجام نہوا اور جیسا کہ چاہیی تہا
اوسکی عہدی سی نہ برآیا ناکردہ کار ہے اور بیہودہ گفتار اوسکو تعلیم کیجاوے
اگرچہ مین ابہی تک لایق تربیت سیکہنی کی ہون ابو نصر خان نی لاہور
مین ہنگامہ برپا کیا ہے اور وہان کے لوگون کو جان سی تنگ کیا ہے
شاید سر اوسکا کہجلاتا ہے یا ملک کوبی بادشاہ کی دیکہا ہے مراتب اوسکی
بخشنے سی لکہوا منگواؤ اور آج کل مین میری پاس بہیجو تا اوسکی منصب
مین کمی کر کے ہوش اوس بیہوش کا زیادہ کیا جاوی شعر
گدہون کو سر پہ مار کے لکڑی سکہائی ❁ شوخی سی جبکہ راہ سی باہر رکہین قدم
زبردست خان سپاہی ہی اور بادشاہی کامون مین اپنی باپ سے
بہتر ہے دار السلطنت لاہور مین اچہی کام کیی ہین اور اکثر مفسدون کو
شہر اور اطراف کی خوب تنبیہ کی ہے رقعہ اجرای احکام مین
ابراہیم خان سے تاخیر بہت ہوتی ہے ہزار سوار اوسکی ہمراہیون مین سے
کم کیی جاوین اور اوسکی وکیل کو بہی چشم نمائی کرو کہ بہت حلم ہمارا
کام خراب کرتا ہے سچ ہے کہ خواجگی ساتہہ بندگی کے موافق نہین آتی
رقعہ خان جہان بہادر نے وفات پائی انا للہ وانا

وانّا الیه راجعون آدمی کسقدر غافل ہے اور نفس کتنا اوسپر غالب ہو نون صوبہ داری دکن کی چاہتاتہا اور کسقدر اوسکو اسباب کی آرزو تہی کام نفس کی اس سی زیادہ بدترین رقعہ جو خط کہ نضرت جنگ نے اوس مزاج دان کی پاس بہیجاتہا مطالعہ مین آیا داؤد خان کے واسطی لکہا ہے اور اوسمین اپنی خدمتگذاری کا اظہار کیا ہی اوسکی جواب مین کچہہ لکہنہ بہیجو اور فتح قلعہ پر امیدوار کرو بعد اوسکی چاہیی کہ بعض عرضین اوسکی قبول ہون اور اس درمیان مین امکان قبولیت کا نہین واسطے اسباب قلعہ گیری کے تربیت خانکو حکم بہیجاوکہ جو کچہہ ضرور ہو بہیج دی اور اوسطرف کی تعلقہ دار کو لکہہ بہیجو کہ سامان توپخانہ کا مثل جزائر اور ادوات جنگی و گولہ و باروت نضرت جنگ کی لشکر مین بہیجا ہے رقعہ عریضہ سے سپہدار خان کے واضح ہوا کہ نی مہمات سے سنر اکو پہنچا الحمد للّٰہ علی ذلک ہزاری ذات اور ہزار سوار اضافہ چاہیی کرنا اور خلعت اور شمشیر اور اسپ اور فیل روانہ کرکے واسطی ہمراہیون کے بہی تجویز اضافہ کی ضرور ہی اور اوسکو اس خوشخبری سی خوش کرنا چاہیی اور وکیل کو بہی اگر ضرور ہو تو اعانت کی جاوی رقعہ اخبار نویس اور زبردست خان نی سید میرک کی باب مین کچہہ باتین لکہی ہین اونکی کچہہ اصل ہے یا نہین وہ اپنی کو دیانتدارون مین

ظاہر کرتا ہے بہر حال عنایت اللہ خان سے دریافت کرو اور صالح خان کے
صوبہ داری اکبر آباد کی خوب انجام ہوئی گوپال سنگہ کو اوسکی مدد کے
واسطے لکہہ بہیجو اور صالح خان کو تسلیے نامہ روانہ کرو مصرعہ کب تک
چند عیب فقیری سی نہان کری رقعہ مہابت خان حیدر آبادی نے
لاہور مین وفات پائی اور سوا ایک نواسہ کی کہ اوسکا باپ بہی مر گیا ہی
اور کوئی نہین رکہتا وہان کی دیوان کی بیوتات کو لکہہ بہیجو کہ اوسکا اسباب
دیانت داری اور ہوشیاری سی رکہی کہ بیت المال حق بندگان الہی کا
ہے بادشاہ امین ہے اور نوکر گماشتہ بادشاہ کیے ہوتی ہین سو مستحق
اور ضعیفون کے اور ون کو دینا خرابی قیامت کی ہے رقعہ مرحمت خان
آج عمدہ لباس پہنکر حضور مین آیا تہا اور دامن جامہ کا اسقدر لنبا تہا کہ اوسکا
پاؤن نہین دکہتا تہا ہمنی محرم خان کو حکم کیا کہ دوگرہ دامن اوسکو تہ بغل
کے دور کردی آیندہ تم اوسسی کہدینا کہ دامن جس دستور سی حضور مین مقرر ہے
اوسی قدر رکہی زینت اور تکلف عورتون کا طریقہ ہے کہ اونہین پر زیبا ہے
سپاہی ہو تمکو ان باتون سی کیا کام اور چند حرف دوسری بہی بطریق
نصیحت کی اوسکی کان مین کہدو رقعہ خبر موت مخلص خان کے
سنی ہمو سینہ یعنی اوسکی شرافت النسانی اور جوہر خداداد نی سی کچہت
حصہ حاصل کیا اللہ تعالی اوسسی راضی ہو اس دنیا مین کہ انجام موت ہے

سراسر تکلیفین ہین اور فائدہ اسکا ناپائدار ہی دل دانا اور چشم بینا کہان ہے
کیسے ہی اسکی ہمسے شکایت کی تہی کہ یہ کیسے کو اپنی سی بہتر نہین جانتا ہمنی جواب دیا
کہ کیسے کو یہہ اپنی سے بہتر نہین پاتا ہے رقعہ کہ عالمگیر نے اپنی بیٹی کو
شاہجہان بادشاہ کا حال لکہا ہی فرزند سعادت توام حفظہ اللہ
تعالی وسلم اعلی حضرت یعنی شاہجہان فرماتی تہی کہ تمکار بیکارون کا کام ہے
آدمی اگر کام آخرت کی نکرے تو بنانا دنیا کی کامون کا کیا برا ہے کہ دنیا
آخرت کی کہیتی ہے خود بدولت بنفس نفیس چار گہڑی رات رہے خوابگاہ سے
اوٹہکر وضو کرتے تہی اور ورد وظائف سے فارغ ہو کر اول وقت صبح کے
نماز جماعت سے پڑہتی اوس جماعت مین علما اور فضلا ہوتی پہر جہروکہ
درشن مین تشریف لاتی کہ عام لوگ دیدار شاہی سی کامیاب ہون
اور چار گہڑی دن چڑہی دیوان عام فرماتے وہان سب منصبدار
چہوٹی بڑہی سلام کو آتی دیوان اعلی اور میر بخشی اوسوقت تجویز کام
والون کی اور خدمت گذاری ناظمون اور فوجدارون اور امینون
اور کرڑودیون صوبجات کی عرض کیا کرتے اور ہر کسی کو موافق اوسکی
کام و انعام سے خوش کیا کرتے پہر گہوڑون اور ہاتہیون کی حاضری
ہوتی اور جب ایک پہر پر دو گہڑی بجتین تو دیوان عام سے دیوان
خاص مین رونق افروز ہوتے وہان بڑی بڑی بخشی آکر احوال

نئی ملازموں کا کہ اعلی منصب ہوئی بیان کرتی اور جہرہی دوبارہ دکھلاکر
حکم ثانی لیا کرتی اور ہر صوبہ کی اخبار سناکر اوسکی موافق فرمان لکہنی کا
حکم یاتی قریب دو پہر تک یہہ معاملہ رہتا پہر خاصہ کہ حلال وجہ سے
ہوتا نوش فرماتی اور حال کہانی او رچندہی اور روزینہ داروں کا کہ
اکثر اون میں علما و فضلا طلبہ علم او رمسکین و غریب او یتیم و بیمار ہوا کرتے
تہی دریافت فرماتی اور ان لوگوں میں سی اکثروں کو کہ پہچانتی تہے
بزبانی کیسے کسی کے حال پوچہہ کر خواب گاہ میں جاتی اور تہوڑہی دیر قیلولہ
فرماکر جب دو پہر پر چار بجتیں تو اوٹہہ کر نماز ظہر پڑہتی اور تلاوت قران
مجید کے فرماتی اور ورد وظیفہ پڑہتی ہوی اور تسبیحات میں لیی ہوی
اسد برج میں تشریف لاتی اوسوقت دیوان اعلی تنہا حاضر ہوکر
عرض معروض مطالب مالی اور ملکی کرکے اکثر کاغذوں کو دستخط
بادشاہی سے مزین کراتا تہا اور جب چار گہڑی دن رہتا تو پہر دربار عام
فرماتی اسوقت بخشی کلان اور دیوان نئی منصب داروں اور
جاگیرداروں کے حاضری کراتا تہا اور شاہجہان بغور تمام احوال ہر ایک
کے حسب اور نسب کا اور لیاقت اور جوہر ذاتی کا فرماتی اور واسطے
تجویز منصب اور تنخواہ جاگیر کے حکم صادر ہوتا اور شام کو دربار عام سے
اوٹہہ کر نماز مغرب باجماعت پڑہتی اور خلوتکدہ خاص میں اکر قصہ

خوانون سی حالات اگلی سنتی پہر قوال خوش الحان اور سیاحان جہان اگر عورتین پردی مین اور مرد باہر موافق رغبت خاطر اقدس کے سناتی اور عجائب غرائب حالات بزرگون اور بادشاہون کی بیان کیا کرتی اور اسی درمیان مین نماز عشا با جماعت علما ہوا کرتی اور قریب نصف شب کی خاصہ شب کا نوش فرما کر آرام فرماتے غرض کہ اوقات رات دن کی اسطرح پر تقسیم فرمائی تہی اور مزہ زندگانی اور بادشاہی کی حاصل کرتی تہی جو شفقت میری اوس فرزند سی دلی ہے اسواسطی بہتر باتون سی مطلع کرتا ہون کہ اسپر ہمیشہ عمل کرین اور نیک نامی دونو جہانون کی اور مزہ حکومت اور سرداری کا حاصل کرین تا ہر کوئی خوش رہی اور تمکو خبر ہر کام کی رہے

قواعد خطوط نویسی اور انشا پردازی کے

معلوم ہو کہ منشیون کو رعایت چند امور کے ضروری اول یہہ کہ اللہ تعالے کی نام مبارک سی شروع کرین مگر یہہ رسم آج کل کے لوگون مین جاتی رہی ہی صرف ایک کہڑا الف ٹیڑہا اوپر لکہہ دیتی ہین دوسرے یہہ کہ حرفونکو پورا لکہین کسی کلمہ کو دو حرف پر مختصر نکرین تیسری یہہ کہ سطرین برابر لکہین اور سطرون کی درمیان صاف جگہہ رکہین

چوتھی یہہ کہ اگر مکتوب الیہ لکھنی والی سی بڑی مرتبہ والا ہو تو کاغذ بہت چوڑا لکیں اور سطرین برابر لکھین بازو یرٹیڑہی سطرین نہ لکھین اور اپنی سی چھوٹی کی واسطی چوڑا کاغذ لینا اور بازو واونیچ مین دو نون نمین لکھین **پانچوین** یہہ کہ القاب اور دعائین موافق مرتبہ مکتوب الیہ کی لکھین **چھٹی** یہہ کہ ایک لفظ کئی بار نہ لکھین **ساتوین** یہہ کہ لغات مشکل اور الفاظ بی محاورہ نہون کہ فصاحت بلاغت سے نکل جاوی **آٹھوین** یہہ کہ ایسا لفظ جسکی معنی تعریف اور برائی کے ہون نہ لکھین **نوین** یہہ کہ کوئی خط بی تاریخ نہو اکری کہ اس عادت مین بڑا فائدہ ہے **دسوین** یہہ کہ خط مین کسی کو گالی اور برائی نہ لکھین کہ اگر وہ نالش کری تو بچنا مشکل ہی

القاب جو ماباپ اور دوسرے بزرگونکو مثل چچاماموں کی لکھی جاتی ہین

ظاہر ہو کہ بڑی درجہ مین کوئی ماباپ کو نہین پہنچتا کہ رتبہ انکا خدا رسول کے رتبہ سے کم اور سب کے رتبہ سی بڑا ہے جسقدر انکا ادب فرمانبرداری اور اعتقاد سی ہو لائق ہے کہ دنیا کے نیک نامی اور آخرت کی نجات اسمین ہے اور انکی فرمان برداری مین دونون جہان کے فائدی ہین اور انکی متابعت سے خدای تعالے خوش ہوتا ہے

اور انسی محبت رکھنا باعث حصول مراد ونکا ہی غرضکہ انکا رتبہ بہت بڑا ہے
اور چونکہ لفظ قبلہ کا بہت بڑا القاب ہی اسیواسطی ہماری زمانہ مین فقط
قبلہ لکھنا ماباپ کو مشہور ہے اور دوسری معزز ہمسرونکو اور لفظ کی ساتھہ
لکھین گی جیسی قبلۂ من یا قبلۂ برادران یا قبلۂ مخلصان یا مستمندان اور
یہ نسبت سابق کے رواج اور رسم تحریر کی بہت بدل گئی ہین کہ جو الفاظ
پہلے ماباپ کو لکھتی تہی اس زمانہ مین برابر والون کو اونکا رواج ہوگیا ہے
بلکہ بعض اون الفاظونکی دوستان کم رتبہ والون کو بھی لکھتی ہین
جیسی مشفق کا لفظ کہ ابو الفضل اپنی ماباپ کو لکھتا تہا اور اب یہ والونکو
لکھتی ہین بلکہ اسوقت مین مشفق اور شفیق باپ یا چچا کو لکھنا بی ادبی
ہے مگر چونکہ قبلہ کعبہ والدین کو لکھنا ضرور ہے اسواسطی جو اور الفاظ انکی
ساتھہ ہون تو اس وسیلہ سے اونکا فرق اور برابر والون سی کہ لیتی ہین
جیسی قبلۂ کونین یا دارین اور قبلہ وکعبہ صورت ومعنی اور قبلۂ دین وکعبۂ
ارباب یقین اور قبلۂ برحق اور کعبۂ مطلق اور قبلۂ جان اور کعبۂ دوجہان
یا کعبۂ ایمان غرض ایسے لفظون مین دو تین کلمہ ملاکر لکھین اور علامت
کمال ادب کی کہینچنا ایک مد کا یہی القاب کی ہے عرضیون مین اور
ایسے عرضین بزرگون اور حاکمون کو ہوتی ہین کمال ادب کی لئے
اور باقی اشتیاقیہ مضمونون مین یون لکھی کہ کمترین فدوی سے

عاصی خاکسار وغیرہ اور القاب والدہ اور پھوپی اور خالہ اور باپ اور چچا کے ہم مرتبہ ذوات کو یونہی لکھی مگر عورتین ہون تو ادسکین علامت تانیث کی ظاہر کرد می جیسے یا کو لکھی تو قبلہ و کعبہ دونوجہانیہ لکھی کہ جہان کا لفظ مرد کو بھی اور یا ٹہ یا کر واسطی عورت کی جیسا نیبر مدظلہا اور مرشد کی جگہہ مرشدہ لازم ہی اور آداب مین رعایت القاب آداب کے باب کو ضرور ہی جیسی لفظ گذارش اور تسلیمات اور عقیدت اور فدویت اور غلامی اور بندگی اور سرافگندگی اور عجز وانکسار اور آستانہ بوسے کے اب ہم واسطی تصریح اور فائدون کی دوایک آداب لکھتی ہین

آداب ماں اور پھوپی وغیرہ کی

بعد ارادت ساتھہ لب ادب کے چوم کر بیچ عرض لونڈیون حضور قدس کے پہونچاتا ہے آداب غلامی پہلے آداکر کے ملتمس حضور عالیہ کے ہے لوازم گذارش اور پیرطریقون غلامون پاک اعتقاد کے آداکر کے التماس حال عقیدت اشتمال مین مشغول ہوتا ہے اور اگر آرزوی ملاقات کے تو لفظ قدمبوسیے یا شرف ملازمت یا آرزوی خاک بوسے قدم میمنت لزوم یا استحصال دولت حضوری یا استدراک شرف اشتراک تحقق کرامت منزل لکھا کری اور معلوم ہو کہ فارسیے لفظ مین عربے

لفظ کی علامت ملانا خلاف فصاحت ہی جیسی لفظ جہان کو عورت کی
واسطی جہانیہ لکھنا اسواسطی کہ جہان فارسی ہی اور یہ علامت تا کی واسطے
عربی کی ہی لیکن اگر وہ لفظ عربی ہو تو کچھہ مضائقہ نہین جیسی ملکہ ہین کرنا یا مرشد
ہین مرشدہ یا عالم ہین عالمہ مفرد القاب جو متوسط بزرگون کو
لکھتی ہین خواہ قریب ہون یا غیر مگر بزرگی کی صفات سی مشہور
ہون جیسی عالی مرتبت والا منزلت عالی تبار مخدوم معظم مصدر عنایت وغیرہ

مرکب القاب جو متوسط بزرگون کو لکھی خواہ قریب ہون یا غیر

میر صاحب جلیل المفاخر عالیشان والا مناقب زاد مجدکم برادر صاحب مخدوم
معظم افسر فرق نیازمندان ارادت توام دام رفعتکم عمو صاحب قبلہ
بندگان تاج تارک کمترینان مد عنایتہ خانصاحب ذوی المجد والاعتلا
نوازش و تفضل فرما افتخار افزای خاکنشینان بی سرو پا
ملجای مستمندان عقیدت انتما زاد حشمتہ آداب کہ جدا جدا الفاظ
نیاز عقیدت مستمندی عجز وغیرہ مرکب آداب متوسط بزرگونکی
بعد گذارش لوازم عجز و انکسار کے کہ طریقہ مستمندان خاکسار و نگاشتہ
میرہن ضمیر عطوفت تخمیر یہ کرتا ہے پس از تقدیم مراسم نیاز عقیدت
گزارش کرنیوالا مدعا کا تتمیم مراتب خاکساری ذریعہ بختیاری کا جانکر عرض کرتا ہے

جن الفاظ سے مکتوب الیہ مراد ہو بیہ ہیں
جناب حضور ذات عظامی جناب مستطاب جن الفاظ سی اپنی ذات
مراد ہو بیہ ہیں راقم نیاز مستمند فقیر حقیر احقر خادم بندہ راسم
اثم کمترین عاصی عقیدت گزین الفاظ اشارہ بزرگوں کی خطوں
کی نوازشنامہ نامے صحیفہ عطیے نامہ عطوفت شنامہ
الفاظ اشارہ طرف اپنی خط کے نیاز نامہ عریضہ عرضہ
رقیمۃ العجز

تمام شد ترجمۂ انتخاب رقعات عالمگیری

انتخاب رقعات نظام تصنیف نظام علیخان منشی محمد شاہ بادشاہ دہلی

رقعہ برخوردار زین العابدین سلامت باشند مدت گذری کہ عافیت نامہ جو
عبارت تمہاری خط مسرت نمط سی ہی مطلع کرتا الا تمہاری صحت پر
نہیں پہنچا چونکہ خاطر بمقتضا ہی درد فرزندے متعلق احوال وس فرزند کی جمع

واجب ہے کہ ہر ہفتہ مین خط بہیجتی رہو رقعہ برخوردار حسن علی
اور مہدی علی دراز کری اللہ تعالی عمر اون دونون کے تمنی لکہا تہا
کہ چہوٹی بہائی اور بہتیجی کو ہرگز رعایت محبت کی ساتہہ بہیجنے کسی چیز کی نہین
اسسے کمال تعجب ہوا کہ بہائی اور بہتیجا جو بجای فرزند کی ہین تمکو اونسے
محبت نہین رقعہ برخوردار نور الابصار نصیر الدین سلامت بہت
مدت گذری کہ تمنی حقیقت صحت اور عافیت اپنی سی باپ کی جان کو خوش کیا
چونکہ محبت پدری واسطی وصول اخبار خیریت تمہاری کے جوش مارتی ہے
تو غفلت عرائض بہیجنی مین خوب نہین چاہیی کہ ہمیشہ حالات لکہتی رہو
اور ہمکو مشتاق دیدار جانو والسلام رقعہ قبلہ حقیقی سلامت
مین جسطرح بہائی اور بہتیجی کو دوست رکہتا ہون مخلوق پر مہر و محبت
میری ظاہر ہے ان دونون کہ بسبب بعضی حالات کی اور حقیقیون کو کوئی
چیز نہین دیتا ہون تو اون سے یہہ شکایت بجا ہے عنقریب انکو راضی
کرکے راضی نامہ بہیجون گا امیدوار ہون کہ حقیقت اپنی حالات کی حوالہ
قلم عنایت رقم کے کرتی رہین رقعہ فرزند جان پدر سید
ثمر النبی سلامت بہت مدت گذری ہے کہ تمہارا خط باعث راحت دلکا
نہین ہوا خاطر متعلق ہے معلوم ہوا کہ اپنی بڑی بہائی یعنی غلام
زین العابدین کے طرح تمنی بہی مجکو فراموش کیا ہے اور واسطے شیرینی

برخوردار بخش علی کی ابوطالب سے کہدو کہ قاعدہ شروع کراوین اور یاد کرنی کی
بہت تاکید کرین اور اس بات مین کمال تاکید جانین اور بیچ باب نور چشم
مہدی علی کی کیا لکہا جاوی کہ ہرگز اوسکی طرف سے خاطر جمع نہین مبادا بسبب
ماں کی ابتر اور ضائع ہو اوسکا حال ہمیشہ لکہتی رہو رقعہ بہائی صاحب
سلامت محمد بخش علی بعد گذارش کے عرض رکہتا ہے کہ نوازشنامہ شریف متضمن
تاکید پڑہنی دو فرزند کے پہنچا موجب کمال تسلی کا ہوا قبلہ من حقیقت مین ظاہر ہے
کہ حکم سے سرمو تجاوز نہین کرسکتا ہون واقعی طرفداری لڑکون کی ایسی کام
مین دوستی نہین بلکہ دشمنی ہے انشاءاللہ تعالی بدستور والدہ مرحومہ کی تاکید
او تنبیہ کرتا رہونگا اور نادر علی عرض کرتا ہے کہ کیا طاقت جو آپکی حکم سے خلاف
کرسکون مین کون ہون جیسا چاہین اوستاد کو فرماوین اگر کوئی لکہے
کہ میری رعایت کی تو اوسوقت غصہ واجبی ہے زیادہ کیا عرض کری رقعہ
نور دیدہ راحت سینہ محمد مہدی علی در حمایت الہی باشند خط تمہارا کبہی
نہین آیا برخوردار نثر البنی وغیرہ کے لکہنی سے معلوم ہوا کہ تم اپنی پڑہنے اوسکے
جبتک کہ غافلون کی طرح تمکو سزا تمہاری کامون کے نہ پہنچی رقعہ
مشیخت وشرافت پناہ قدیم الخدمت شیخ ابوتراب محفوظ باشند بعد اسکی
کہ روانی ہون پور سے بہیجی گئی کوئی خط اون مشیخت پناہ کا نہین آیا اسواسطے
خاطر کو ملال اور پریشان رکہتا ہے نوکری اور غفلت کرنا اور پرورش پانا

پھر خلاف حکم کرنا اور خلاف مرضی دولت دوارو الا اور آقای نوکر پرور کی رہنا
کیسے مذھب میں درست نہیں اس مرتبہ بتنبیہ غفلت تمہاری گوش ہوش سے
نکال دیا گیا آیندہ کو اگر قصور نوکری میں کروگے موقوف ہو جاوگی رقعہ
یادگار شیخ مرحوم عزیز القدر برادر بہاؤ الدین سلمہ اللہ تعالی سنا گیا کہ واسطی خاطر
چند خصلت خفاش بصیرت بوم شوم عبد الرسول لاحول ولا قوۃ کی کہ جو مطیع
شیطان ہو کر عبد الرسول نام ہوا ہی منجم نے طالع اوسکا دیکھکر نیکی اور بدی فت
کیے اور کچھ نہ سمجھا جو کہ اوسکی کاموں سے ظاہر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ طالع اوسکا
عقرب ہوگا کہ ڈنک مارنا اوسکی خصلت ہے اور مردم آزاری کام اوسکا ہے تمنی شیخ
تراب قدیمی نوکر کو چوری کیے تہمت لگائی شکایت اوس فرزند کی جواب کیے
مرضی نہ منظور رکھی کیا لکھی جاوی جو توجہ کہ مجکو شیخ تراب پر ہی سب جانتی ہیں
اللہ تعالی جانتا ہے کہ یہہ سنکر کسقدر مجکو رنج ہوا اور نومیدی حاصل ہوئی کہ میرے
آگی بیٹی میری نوکروں سے کہ معتمد اور قدیم اور امین اون سے حساب لینا شرم جانتا ہوں
بی مرضی میری حساب طلب کریں اور مدعی کی کہنی پر کہ ضرور ہی ہزار در وارے
دیکھی ہیں اور نئی اگر اپنا بازار گرم کیا ہے ایسے شیخ کو ہانکا کیا رقعہ برخوردار
فرزند کامگار سید غلام رسول سلمہ اللہ تعالے حفاظت حافظ حقیقی میں رہیں
عرضیاں نہ بھیجنا کہ بمقتضای سعادت مندی کی تمیز واجب ہیں کسواسطے ہوا
جانتی ہو کہ محبت تمہاری نے اس تمہاری غفلت سی کسقدر میری دلکو

حیران و پریشان کیا دوسروں کی خطوں سی ارادہ تمہاری آنی کا معلوم ہوتا ہے جس صورت مین کہ ارادہ آنی کا رکھتی ہو ایک مرتبہ آؤ اور خاطر طالبان ملاقات اور خواہان دیدار کو خوش کرو زیادہ والسلام رقعہ جانمن محمد کاظم ہمیشہ حفاظت الٰہی مین رہیں جس دن سی جدا ہوا ہون آج کی دن تک کہ نوین رجب کی ہے تو مہینی جدا ہوی گذری کہ کبھی خط تمہاری باپ کا اور تمہارا اور سلام تمہاری ما کا نہین آیا فی الحقیقت جبکہ تمہاری باپنے مجکو دل سے بہلایا تو تمہارے بہولنی مین حق تمہاری طرف ہی لیکن بمقتضای درد فرزندی کے لاچار ہون تم یاد کرو خواہ بہولو مجکو یاد کرنا تمہارا ضرور ہے آجکی دن کہ پنجشنبہ تاریخ مذکور ماہ مسطور کی ہی برخوردار سید نجف علی دوپہر کو مع الخیر دار الخلافت شاہجہان آباد مین پہونچی الحمد للہ علی ذالک مناسب ہے کہ وہ برخوردار حالات لکہتی رہین زیادہ عمر باد رقعہ فرزند عزیز نجف علی سلمہ اللہ تعالےٰ تمہاری محبت کی شکوے اگر سو داستان لکہوں گنجایش ہے اور اگر ہزار دفتر تحریر کرون تو بجا ہے دوبارہ خط تمہارا آیا خط خوب اور عبارت درست ہی اسمین محبت فرزندی جوش مین تہی اور آداب پدری سی ہم آغوش تہا حق سبحانہ و تعالےٰ عمر و اقبال تمہارا زیادہ کرے کہ مجہی خوش رکہتی ہو قلمدان حسب فرمایش تمہارے چچی سے بہیجا جاتا ہے امید ہے کہ اسیطرح محبت کی خطوط لکہنی سی خوش کرتے رہوگے رقعہ عزیز القدر نور چشم سید امام الدین سلمہ اللہ تعالےٰ

اندنوں لکھنی سے صاحب مہربان میر محمد علی کی ظاہر ہوا کہ تم واسطی واپس لینے
روپیوں کے میری لکھنی کے موافق آگی رای مہربان لالہ سکھ لعل عامل پرگنہ
بجھور گئے تھی اونہوں نے بہت باتین دوستی کی کہین اور ابتک مقدمہ
فیصل نہین ہوا جو ہمکو منظور لالہ صاحب کے محبت بڑھے اور نہ کچھہ بڑی چیز نہین کہ انکو
آزردہ کیا جاوے اسواسطے مناسب ہے کہ جو کچھہ آسانی سے فیصلہ ہو اونکی رضامندی
سے فیصلہ کرانا بہت شور نکرانا چاہئی کہ ایک تو دوستی مین تجویز آزردگی کے ہوگی دوسرے
ایسی جگہہ سے توڑنا مصلحت نہین کم و زیادہ پر ہر طرح فیصلہ کر لینا رقعہ
برادر صاحب سید نظیر علی ہمیشہ جگہہ اونکے فضل الٰہی کے ہوں جس بات سے
کہ وہ کامگار تشریف خانپور کو لیگئی ہین محبت برادرے اور حق ہمسایگی
بالکل بھول گئی کبھی دو کلمہ کہ شامل تمہارے صحت کی ہوں نہین لکھے مصرعہ
عمرت دراز باد فراموش کار من ٭ عزیز من سید سلطان علی سلمہ اللہ تعالے
تمہارا خط نہ پہنچا موجب شکایت کا نہین اسواسطے کہ تمہارے حال سے مجکو کمال
اطلاع ہے ہر چند دوستی اور محبت ہو لیکن رسوم نیک دنیا کی نظر مین رکھنا
آپکو معزز اور ممتاز کرتا ہے طرفہ تر یہہ کہ تجکو دنیا سے بہت دوستی ہے اور غفلت بہی نہایت
لازم ہے کہ اچھا طریقہ انکو نکا چھوڑ دو اور محبت کے خطوط لکھنی مین خوش رکھو زیادہ کیا لکھا جاوے

تمام شد ترجمہ انتخاب رقعات نظامیہ

انتخاب انشا خلیفہ کا ترغیب علم کی باب میں رقعہ

بیت

ادب ایک تاج ہی فضل خدا کا | رکہہ اوسکو سرپر اور جا ہی جہان جا

مکتوب بہجت اسلوب اوس نادر العصر کا واسطے مشورت پوچہنی قصد طالب علمی کی قصبات
میں کہ بعد شتابات کی جاتا ہوگا آیا اور دلکو طرح طرح کی تشویش بہی قریب کیا اگرچہ میں
کہوئی پوچہی والا امتیاز سفید و سیاہ کا نہیں رکہتا ہون لیکن اوپر باتون
دوستی کی نظر کرکے جو اپنی عقل ناقص میں اچہا جانتا ہے بی تکلف زبان قلم سے
ظاہر کرتا ہے وہ یہہ ہی کہ سچا طالب علم کہ ظاہر اوسکا ہمرنگ باطن ہی بمقتضای
کلام اطلبوا العلم ولو کان بالصین کی یعنی علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہو
جب تک رنج سفر اپنی اوپر نہ پسند کری خزانہ مطلوب کا نہ پاویگا اور جب تک
غلام کی مانند پٹکہ خدمت کا کمر جان پر نہ باندہی دامن مقصود ہاتہہ میں نہ آویگا
سچ ہے کہ جب تک تلوار میان سی نہ نکلی میدان مردمی میں سرخروئی نہ ہو جو
زیر دست پائمال گوشہ گمنامی سی سر نکال کر سفر کی تکلیفیں کہ صورت
سقر رکہتا ہے اپنی اوپر اختیار نکری بی شک ساتہہ حاصل کرنے کمال کے
غلبہ اپنی برابر والون پر نہ دیکہی گا الحاصل اس بات کی کہ جب تک

تیر کی مانند گوشہ گھر سے نہ نکلی نشانہ مراد پر سر زدکے **بیت** نکو کر نا سفر مبارک ہو
جا کی پھر خیرت سی لوٹ آنا ✤ اللہ تعالی اوس یگانہ روزگار کو رنج فلک
دوار سے کہ دفتر اوسکی جمعیت کا ابتر ہے دور رکھکر ایسے علم سے کہ باوجود خرچ
کرنی کے زیادہ ہو پہنچاوی اور ساتھہ عمل کرنی کی اپنی مقبولون کی جماعت میں
کرے **مکتوب دوم** بخدمت سید مظفر امین پرگنہ الوپ نگر بمقدمہ معافی
محصول غلہ بیر و نخات کی **بیت** باغ سی کیا شکر تیرا ہو آ د ابر بہار ✤ تیرے
پرورده ہین سب گل ہون اگر یا ہون خار ✤ خیر اندیش فدویت کیش
خلیفہ طالب علم آداب تسلیمات معروض ضمیر صافی پذیر سعادت جمع کرنیوالون
حضور موفور السرور کی کرتا ہے اگرچہ یہہ فدوی بسبب سنی خوبیون ذاتی
اور صفاتی اوس مخدوم مہربان کے بن دیکھی آرزو حاصل کرنے ملازمت
سراسر خوبیئے کی سر مین رکھتا ہی لیکن بموجب اسکی کہ ہر شئی مقرر ہے
اپنی وقت پر حصول اس دولت فیض وصول کا موقوف وقت پر رکھکر
ساتھہ مقصود واجب العرض کے مشغول ہوتا ہے کہ جو پہلے اس سے رفعت
و امانت پناہ شیخ محمد امین نی بسبب نہونے گذر وجہ متعلقون اس کمترین کے
سند موازی تیس بگہ زمین کے موضع رسول آباد مین برضامندی مالکان
موضع مذکور مع مہر خاص اپنے کی مجکو عنایت کی تہے تو حاصل ایک فصل
اوس زمین کی اونکی ایام بحالی مین میری متعلقون کو ملا تہا بعد اوسکے

بعد اوسکی کہ مجھکو شوق تحصیل علم کا ہوا تو باعتماد کمال مہربانی عاملان
حال و استقبال کے خبر گیری میری متعلقون کی کرتے رہینگی تکلیفین سفر کے
کہ بصورت سفر ہی اپنی اوپر اختیار کین اونہین دنون مین وہ پرگنہ بقدوم
میمنت لزوم میر صاحب کے رشک چمن ہوا بعد اوسکی باوجود فیض عام ہونے
میر صاحب کے ایک دانہ حاصل اوس زمین سی اوس جماعت جان بلب اور لقمہ
طلب کو نہ پہنچا **بیت** ہر چہ ہست از قامت ناساز بی اندام ماست ٭
ورنہ تشریف تو بر بالای کس محتاج نیست ٭ ای فیض رسان بیکسان
اگر سنی سی حال فقر و فاقہ متعلقون کے دن میرا مانند شب جدائی کی جان
گکانی والا ہے اور رات مانند روز قیامت کی دراز ہے لیکن شکر اس بات کا
کہ اہلکاران سرکاری نے غلہ محاصل اوس زمین کا ابتک بحفاظت تمام رکھا ہے
بجالاتا ہون سچ ہے **بیت** چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ٭ اب امیدوار ہون کہ غلہ مرقومہ
حوالہ مالکان موضع مذکور کے کیا جاوی اور آیندہ کو ہی امیدوار توجہات کریمانہ
اور عنایات مربیانہ اون مہربان کا ہون **بیت** زمین و آسمان تا برقرار است
بدنیا نام نیکت یادگار است ٭ **رقعہ سوم** در باب ہدایت علم
ایزد تعالی نے ذات بی مثال اوس مصدر مکارم اخلاق اور یگانہ آفاق کو حوادثات
سے جدا اور خوشی سی ملا ہوا رکھے یہہ ناقص کم ظرف کہ نہایت محبت سے

حاضر و غائب اپنی کو جدا نہین سمجھتا اور نیچ ظاہر کرنے مراتب شوق کے
کہ نیاز و عقل صرافان محبت مین کہوتا اور نہ تا ہے پی مبالغہ جوش و خروش سے
دلکا لکھتا ہے لائق ہمت عالی فطرت کی یہہ ہے کہ اپنی دلکو خیالات باطلہ سے
بری باتون کی کہ راہ گمراہی کی ہے خالی کرکے مردانہ ہوکر الف الیسی قدکو
دلکی فرمانبرداری مین نون کیے مانند جھکا کر کمال تاکید سی پورا کرین
امور شریعت کے مشغول ہون اور اپنی کو حقیر جانکہ موجب حصول بقا صمدی کے
تمام حرکات و سکنات کو خداوند کریم کی طرف سی جانین بیت
گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ + تو در طریق ادب کوش گو گناہ منست
نیک کو طرف خدا کی اور بد کو اپنی طرف منسوب کرین تا نادانون کی طعنہ سے
کہ راہ خطا پر چلتی ہین بچا رہے اگرچہ عوض کئی دلون کا کہ اکثر بیفائدہ گذرا
محال ہے لیکن اگر طالب صادق بمددگاری توفیق باری اپنی کو نیچ گردہ
والا شکوہ عشق پذیرہ کے کہ تعلق دنیای سراپا درد سی جدا ہین اور وقتے
سے ذکر خدا مین مشغول رہتی ہین کری تو بحکم اس بات کی کہ محبت موثر ہوتی
ساتھہ حاصل کرلی عمدہ صفاتون بدخیالون کو دور کرکے زمانہ آیندہ کو گمراہی
مین نگذاری گا اور اس صورت مین شاید کوئی دروازہ ہدایت غیبی کا
اسپر کہلے بیت تکیہ بر حکمت جہان نکند + ہر کرا دل پذیر صفا باشد
زانکہ درویش صاحب دانش + طالب اقبال لا بقا باشد

مکتوب چہارم بنام جہان خان بمقدمہ عذر گستاخی درویش ہیں خان
بلند مکان سلامت دولت سریع الزوال پرکہ اول اوسکا درد اور آخرت سے
معزز ہونا و شکر ہیں اس جاہ و جلال کے کہ جلد جانی والا ہے غم دون کیے
دل ہی نکر تا آخر کو راہ ہدایت نابینا ہے اور دروازہ خیالات کا اپنی آگی کھولنا
اسواسطے کہ رنجیدہ دلون سی جسنی بدبختی کیے خودگرا مغرور اس جہت سی کیسرا پا
مرے ذائقہ صافی طبیعتون نکتہ گزین سے ناپسند ہوا اور دلیر بواسطی اس بات کے
کہ سراپا درمے ہیچ کان ہوشون زہرہ جبین کی ہمراز ہوا پس معلوم کر لیا چاہیی
کہ خوبی اور برائی ان دو شخصون کی ان دونون لفظون سی ظاہر ہے اب
مقتضای خواہش و اندیش کا یہہ ہے کہ اب دو تین شخصون کو واسطے ڈھونڈنے
اوس فقیر شکستہ کی مقرر فرماوین کہ اوسکو تسلی دیکر آپ کی روبرو لاوین اور
آپ عاجزی سے سراپا اوسکی قدم پر رکھیں اور قصور معاف کرانے کو باعث
فخر کے سمجھیں بیت گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز + خواندہ باشی
کہ ہم از غیرت درویشان ست + رقعہ پنجم بنام عبدالشکور کی مشتمل اوپر
رغبت دلانی تحصیل اچھی اخلاقون کے مصرعہ کجب تک ہوسکی روشن
دلون کی پاس رہ + سعادت آثار کامگار سلامت صحبت سے دانا دلون معنے
سنج کے دور رہنا راہ گمراہی کی نابینا ہے جو نہ آدمی کو کچھ سمجھ ہے چاہیی کہ
بقدر اپنی طاقت کے ہمیشہ اپنی سے بہتر کی محبت ڈھونڈے اور بری بات زبان سے

نہ کہی اب اوس عزیز پر تمیز کو نکتہ سمجہنی مین یہ لائق ہے کہ اپنی کو ایسے باتون
اور کامون سے روک کر کمال حاصل کرنیمین کوشش کرین اور دوستونکی
نصیحتون کو کہ بمقتضای دلسوزی حوالۂ قلم ہوتی ہین بہتر جانکر بجا لانے
ای بہائی بحکم اس بات کی کہ درست بات در ہے جسنی پایا گویا در پایا +

مکتوب ششم بیچ خدمت بہتر آب گوہر بینش اور تاب جوہر آفرینش کے
جو یگانۂ کارخانۂ تقدیر ہین سردار اوسید میری سید منیر ایک دوست کی سفارش
مین لکہا گیا مخلص صمیمی خلیفہ طالب علم بعد بنیاد کرنے رسمون صداقت و اخلاص
اور مضبوط کرنے بناء خلت اور اختصاص کے ظاہر اوپر دل روشن آفتاب کے
سے چمک والی باریک بین جان بی والی اوس امیدگاہ یاران دلریش
اور پشت و پناہ دوستان اتحاد کیش کے کرتا ہی کہ لیجانی والا اس نیازنامہ
کا کہ دستار سربلندی اور سر دستار ارجمندی ہی ان دنون نہایت
افلاس سے مقید زنجیر پریشانی کا ہے اور اوسکی خوان پر بجای نان کی قرص
آفتاب ہے لہذا بمقتضای مہربانی اوس طرہ عمامہ کامبخشی اور کامرانی کے
پٹکہ بندگی کا اوپر کمر جان کے باندہکر ارادہ کمر بستہ بزرگ خدمت کا ہوا ہے
اور اس جلوت مین مجکو آرزو ہے کہ اگر مشار الیہ آپ کی توجہات کریمانہ سے
پہول خوشی باغ امید سے چنی اور نقد مراد اپنی آستین مین دیکہی اور
الطاف مربیانہ اوس پشت و پناہ نیک لوگون کے سے دلجمعی حاصل کرکے

گریبان پریشانی کا دامن تنگ پہاڑ ڈالی اور چراغ مقصد کا روشن کر کے
درخت ناکامی کو جڑ سے اوکھاڑ دی تو اوس صورت مین بی شک بارِ احسان
بی نہایت وصد اس دوستدار اخلاص شعار پر ہوگا جب تک چاک زینت
دامان اور کنندہ زیب گریبان ہی تو امیدوار ہون کہ ہاتھ دوست کا دامن بخت
ارجمند کو آگی نچھوڑ ہی رقعۂ ہفتم طرف اوس دوست کی کہ یارون سے
رنجیدہ ہوگیا تہا لکھا گیا بیت آتش مزاج میری تو چھوڑ اس عتاب کو ٭
دیکھا نہین ہی چین بجبین آفتاب کو ٭ دل خیر اندیشون کا ناوک ملامت سی سیپار
اور سینہ اونکا آتش غم سی جلانا باعث ناکامی اور بی آرامی کا جانتا ہون اسواسطی
اوس سرمایہ جمعیت اور خوشی کو اس حال سی آگاہ کرتا ہون بیت
ہم تنگ ظرف اسقدر کی لائق سختی نہین ٭ دانہ آنسو بین ہی ایک گردش چشم آسیا ٭
زیادہ اس سی نمک زخم پر چھڑکنا جان بیدلون کو ستم کی چہری سی چھیلنا ہے
اس صورت مین اوس محبوب القلوب کو چاہیی کہ گذشتہ کی عوض مین مشغول
ہونا اور ان بیتون کو دستور العمل اپنا ٹہیرانا چاہیی بیت دل بدست
آور کہ حج اکبرست ٭ از ہزاران کعبہ یکدل بہترست ٭ دل گذرگاہ جلیل
اکبرست ٭ کعبہ بنگاہ خلیل آذرست ٭ خلق پسندیدہ ہمیشہ قرین روزگار
سعادت آثار ہو رقعۂ ہشتم طرف نونہال چمن اقبال سید جلال کے کہ خود کو
تحصیل کمال سے روکتی تھے اور آیات لہو و لعب کو اپنی صفحۂ حال پر لکھتی تھے

تحریر ہوا مصرعہ بندگی باید پیرزادگی منظور نیست اپنی لیاقت کی پناہ
نجابت کے دستگاہ والی ساتھہ بہکانی جیسے جو فروشانِ گندم نما کی شرافت پر کہ
مرکب شر و آفت ہے ہی نظر ڈالنا اور مال و منال کے غرور سے اپنی کو تو وہ کمال جہالت کا
کرنا مرتبۂ اعتبار ارباب حالت سے گرنا ہے اور دور وا سے خرابی اور افسوس کے اپنی
مونہ پر کہولنا ہے **بیت** مجردانِ طریقت بہ نیم جو نخرند ٭ قباے اطلس آنکس
کہ از ہنر عاریست ٭ برادر میری جب تک طالب صادق دلکو خیالات بد سے
خالی نکرے تو آپ کو ساتھہ بزرگی کے تحصیل دولتِ علوم فیض لزوم کی نہ پہنچاویگا
بیچ باب علم کے کہ مرکب عین اور لام سے ہی تعلیم اس بات کی ہی کہ جب تک
وہ شخص آنکہہ اوپر نفی کے نرکہیگا تو جوہر مقصود کو ہاتہہ مین نہ لاویگا مصرع
نجابت کافی کو جدا وہ علمی سے **بیت** میری طرف سے تاکہ نہ تجہکو ملال ہو
بہتر ہے تا دعا پہ کروں خط کو مختصر ٭ توفیق کسب علم اور حصول مرتبہ حلم
مددگار ہو اور عمر زائد برب المجید **رقعہ** اوس دوست کو کہ اوس نے
تہی لکہا گیا بعد تعداد شوق کے کہ زائد بیان سے ہی مشہود ضمیر صداقت
تخمیر کے ہو اشتہاے نغز سرا پا مغز کہ قوت روح کا چاہیے کہنا پہنچی ذائقہ کو حلاوت
شکر کے بخشی خانہ آباد ہو شکر مہربانی اوس دوست کا رگ و ریشۂ قلم خشک پوست سے
باہر ہے جو کہ تحفہ لائق اوس سرزمین کا یہی ہوتا ہے اگر کبہی کبہی ساتہہ اسکے بھیجنی اوس
رشک میوۂ بہشت کی ضیافت ذائقہ کی کرتے رہو گی تو بارگاہ محبت مین گنجایش

دیکہتا ہے عاقبت بالخیر **رقعہ نہم** اوس دوست کو کہ اپنا بہید ظاہر کرکے
موجب اپنی خرابی کا ہوا لکہا گیا **بیت** اگر اور جانی تیری راز کو ✤ تو اوس عقل
و دانش سے بیزار ہو جان من سلامت نامحرم کو محرم راز کرنا اور اپنا بہید ظاہر کر دینا
اور بازی اسرار کی اغیار سے کہیلنا سو گہوڑی جور و جفا کی اپنی اوپر دوڑانا ہے
خیر گذرا جو کچہ کہ گذرا آئندہ کو اگر اوس دوست کی دل مین آوی تو چاہیی کہ بموجب
اوس قول کے کہ بہید جب دو سی بڑہا تو ظاہر ہو جاتا ہے اسی **شعر** پر عمل کری **شعر**
بہید کو گر ہو سکی تو یار سی بہی بات کہہ ✤ یار کا ہی یار ہے اوس یار سے اندیشہ کر
توفیق رفیق باد **رقعہ دہم** یا نہم کسی کی سفارش مین لکہا گیا خط بہجت اثر
پہنچا جو کچہ کہ اوس مین شرح خوبیون اور نیک سلوکیون محبت پیرای لالہ سپررام کی لکہی
تہی معلوم ہوا چونکہ وہ مرد فہمیدہ کار اور سلیقہ شعار ہے انشاء اللہ تعالے
چند دنون مین جوہر معاملہ دانی اور کار شناسی کو کہ گمان حق شنو کا ہے
مرتبہ یقین کو پہنچاوی گا اور ساتہہ کامون اور باتون لایق کے اپنی مصاحبون
مین ممتاز کروگے چراغ قدر دانی اور مراتب شناسی کا روشن اور سینہ
پریشان غم کی انگیٹہی مین جلتی رہین **رقعہ دوازدہم** اوس دوست کو
کہ نہایت غریبی سے گرداب ہلاکت مین پڑا تہا لکہا گیا **بیت** مانند ابرق
چاہی ہنسا زمانہ مین ✤ نے مثل ابر گریہ و زاری تمام عمر ✤ تکلیف کشش
زمانہ سے گہبرا کر استقلال اور مضبوطی ترک کرنا مانند حروف رزق کے دلکو

پریشان کرتا ہے مقتضای عقل و دور اندیشی کا یہ ہے کہ ہر حال مین شکر و صبر کہ ہر ایک موجب حصول نعمت اور باعث وصول دولت ہی مشغول ہو اور ساتہہ چون و چرا کے لب نکہولین دلجمعی ظاہر اور باطن نصیب روزگار مبارک آثار کے ہو بالنون والصادر **رقعہ سیزدہم** جواب مین صداقت اور اتحاد آئین خلت و وداد تنزئین شیخ جمال الدین کی لکہا گیا **نظم** ای نامہ تیرا عطر فشان گلشن بی شک ہی وہی فیض دہ مشک ختن ✤ خورشید صفت دیتی ہی نور اوسکی بیاض ✤ اور مردم چشم اوسکی سیاہی سی ہی روشن ✤ بہت شگفتہ زمانہ مین آیا جو کچہہ کہ شمالی ہوا ساتہہ چمن کے اور کرامت مسیحا ساتہہ بدن کی کرے اوس خط نے میری ساتہہ کیا شرح خوبیون لطافت کلمات رنگین کے اور عمدہ عبارتون دلنشین کے کہ جیب و دامن آرزو کے اوسکی دیکہنے سے مالا مال نقد مراد ہوی بیان سے باہر ہے راہ عنایت اور مہربانی قدیم سے کہ بیچ مقدمہ مطلع کرنے صورت درستی مقصود کے لکہا گیا قلم نوازش آمود کا ہوا نہایت دو چندے راحت زیادہ کے ای نشست و پناہ میری حقیقت حال اس رباعی سی معلوم کرلو

رباعی ہر چند بی شوق کوشید دلم	وز محنت بی اثر خروشید دلم
ہرگز بسر کوی مرادی نرسید	جامی زمی فرح ننوشید دلم

اندنون کہ اوس وعدہ خلاف بیرلاف نی ترک طریقہ بزرگون کا کرکی بحضور خان والاشان خانصاحب سلمہ الرحمن کی پہنچا ہے تابع داری خانصاحب

حلم کو واسطی حصول کار مرجوعہ کی سر دفتر سعادتمندی اپنی کا جانتا ہے امید ہے
کہ وہ خود بدولت بہی متوجہ ہوکر حسب طریقہ کہ صورت انجام کام کے ممکن ہو سعی بیجا نہ
خرچ کرین مصرعہ ہنگام دستگیری وقت عنایت است ✤ آفتاب عمر و دولت
ہمیشہ چمکتا ہے بحرمت النبی و آلہ الامجاد رقعہ چہاردہم تعزیت مین ایک دوست
کے باپ کی لکہا گیا خبر حیرت اثر اور واقعہ خوفناک اوس گل گلزار انس سرو
باغستان قدس نے مرغ تازہ دلونپر رکہی اور چشمہ آنسو کا ہر آشنا اور بیگانہ کی آنکہہ
سے کہولا بلبل بیدل نے آہ و نالہ کو آسمان تک پہنچایا اور نرگس عاشقون کی طرح دیکہتا
رہگیا اور سوسن اودی لباس نے زبان باتون سے بند کی اور کلی ہزار تنگدلی سے
گوشہ تعزیت مین بیٹہی لالہ کمال غمسے غرق خون حسرت کا ہوا سنبل مانند زلف
معشوقون کے اوپر اپنی لیٹی پس کرکہ ان باتون کی لکہنی سے قلم جلتا ہے
اور بیان سی اس مقدمہ الم بہری کے زبان سے شعلہ نکلتی ہین اے بہائی بحکم
اس بات کی کہ غمگین لباس حیات دنیا کا چندروزہ ہے اور عیش و خوشی
اس پرانی سرای کی ناپائدار ہے وہ سعادتمند کامگار مضبوطی سے صبر کے پکڑ لیں
ساتہہ فریاد و نالہ کے نکرولین اور کمال بردباری سے دلبری اور تسلی اپنی اور متعلقون
کے کرین سے گرپیڑ گر پڑا تو رہے میوہ پائدار ✤ در یا جو ہگیا تو رہی دُر شاہوار

القاب اوستادکی

القاس قدسی اساس آنقبلہ ارباب فضائل اور کعبہ اصحاب فواضل مقتدا سے

کاروان منازل تحقیق پیشوای مراحل تدقیق مظہر آثار کمالات دینی مطلع انوار افاضات یقینی مخدومی و استادی حضرت میان جیو سلمہ اللہ تعالی معروف بارشاد مسترشدان واثق الانقیاد مستفیدان راسخ الاعتقاد باد ذرہ بمقدار بعد ادای آداب عجز و انکسار کے کہ طریقہ عبودیت کیشان عقیدت اندیش کا ہے بعرض فیض جمع کرنیوالون انجمن ہدایت موطن کے پہنچاتا ہے القاب پیر و مرشد رباعی ای ہادی ارباب طریقت قلمت ❊ وی مرشد اصحاب حقیقت کرمت کلکت جو خضر ز آب حیوان سیراب ❊ انفاس مسیح تازہ گشتہ بدمت ❊ میان اوقات فیض سمات قبلہ ارباب تحقیق کعبہ اصحاب تدقیق مجمع فیوض سبحانیہ منبع علوم روحانیہ مخزن لطافت قدسیہ معدن معارف انسیہ چہرہ پرداز عرائس مقامات وسمہ طراز ابروی کرامات قدوہ مسالک حقیقت و ارشاد پیشوای طریقت و سداد حضرت میان جیو مد اللہ ظلالہ و نوالہ و افضالہ بزرگوار مسترشدان راسخ الارادت مستفیضان واثق العقیدت متواصل باد بعد آدای بندگی و انکسار کہ طریقہ عقیدت مندان عبودیت و تارسیت خود افزایا

ضمیر صافی پذیر سعادت اندوزان محفل ہدایت منزل مبہد القاب

ای تجہسی مبارک ہوی آثار قلم	انشا و لطائف ہی تیرا کار قلم
عاجز ہے تیری مدح مین منشی زبان	قاصر ہی تیری وصف مین گفتار قلم

طغرای فرامین فضل و کمال و عنوان مناشیر دولت و اقبال بنام نامی و سیم گرامی

آنکه سر دفتر منشیان ارباب فصاحت و بلاغت سر حلقه مدعا نگاران اصحاب
صناعت و براعت مطرح انوار قوانین بینش افزا مظهر آثار مضامین روان آسا
مجمع لطف و کرم شیخ محمد اکرم که دبیر فلک از خامه تراشان بزم فیض سرشت است
همواره بعنایت ذوالمنن مزین و معنون باد بعد انشار صحائف محمدت و ثنا
و املای رسائل دعوات منزه از شائبه ریا مشهور رای عالم آرای که لطائف
عبارات را مخزن و بدائع استعارات معدن هست میگرداند ه رباعی

ای آنکه کلامت از حقایق مخبر	وز کلک تو اسرار دقایق ظاهر
زالفاظ تو انوار صفای روشن	وز خط تو نامه فضائل فاخر

نتایج قلم در ربار و خامه زیبا نگار آن قدوه سخن شناسان ارباب بدائع زبده
دقیقه یابان اصحاب صنایع شیرازه بند مجموعه عبارات و مخترع قوانین استعارات
تحلیه لسانین مضامین رنگین شیخ محمد امین زاد الله کماله و افضاله موجب
تفریح صغار و کبار باد بعد ابلاغ رسائل شوق و آرزوی وصول خدمت فیض
موصول مکشوف ضمیر ارشاد تخمیر که مظهر انوار ازل و مصدر آثار لم یزل است
میگرداند القاب باپ اور دادی سایه بلند پایه القبله حقیقی و کعبه
تحقیقی افتخار کونین استظهار دارین مشفقی مکرمی حضرت ولی النعمی جید بر سر اولاد
و احفاد الی یوم القیام مخلد و مستدام باد بعد ادای آداب لوازم آرزومندی
یاد داری دولت قدمبوسی که متکفل وصول سعادات جاودانی و متضمن حصول

مرادات دو جہانی ست معروض میدارد القاب چچا کی ایزد جان بخش جہان آفرین ذات عطوفت سمات القبلہ صوری و معنوی و کعبۂ دینی و دنیوی مجمع انواع شفقت منبع اصناف مرحمت اعتضادی مربی ام عم جیو را بپیوستہ بر فرق عبودیت کیشان سرا پا نیاز پرتو انداز دارد بعد ادای آداب تسلیمات عقیدت آیات کہ باعث حصول سعادات دارین و موجب وصول مرادات کونین ست عرض میدارد

القاب بڑے بھائی کے

جمعیت صوری و معنوی شامل حال فرخندہ مآل بندگان اخوت پناہ عطوفت دستگاہ ملاذ مہربان مشفق قدردان مربی ام جیو باد بعد تبلیغ رسائل آرزو بحصول خدمت سراپا سعادت معروضمیدارد القاب بیٹی کی باغبان قضا و قدر نہال آمال آن غرۂ ناصیۂ سعادت قرۂ باصرۂ دولت فرزند ارجمند را ہمیشہ بہ شحات سحاب الطاف خوش مثمر داشتہ بکمال صوری و معنوی رسیاناد بعد ترقیم دعوات مزید حیات کہ ورد دل و جان ست معلوم نمایند القاب بھتیجے کی صفحۂ حال بہجت اشتمال آن محمودۃ الخصائل و مجموعۃ الشمائل سعادت شعار خجستہ اطوار بر قوم انجاح مطالب کونین و مقاصد دارین مرقوم باد بعد ادعیۂ طول عمری و حصول ہنرمی اعلام

رای مسرت پیرای آن فرخندہ منش آنکہ

تمام شد ترجمہ انتخاب انشا خلیفہ کا

انتخاب تاریخ محامد عالیہ کا جو زمانہ حکومت نواب محمد علي خان صاحب بہادر مین اس خاندان عالیشان کے پیمانہ مین تصنیف ہوئی ہی

واضح ہو کہ شہر ٹونک اول مین سراسر جنگل ویران تہا سوا جانورون کے یہان آدمي نرہتی تہی دکن کے جانی والی قافلے ادہر سے گذرتی تیرہوین تاریخ ماگہہ کے مہینہ کے سمت ایکہزار تین مین سنیچر کی دن کہ مسلمانون کے تاریخ سے اسکو مدت نوسو پچیس ۲۵ سال کے گذرے آبادي قصبہ ٹونک کي ٹوجہ رام سنگہہ کے ہاتون ہوئي اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ اون دنون راجہ دہلي کا جو کہین بادشاہ تہا ٹوجہ رام سنگہہ کو فوج دیکر دکن کو بہیجا جب وہ یہان آکر اوترا اسمقام کو پسند کرکے اطراف سی لوگونکو بلاکر یہان ایک گانو بسایا اور ٹونکڑا نام رکہا اب وہ اصلی قصبہ مثل ایک محلہ کے ہی مشہور کوٹ کی نام سے اور دوبارہ زیادہ آبادي اس شہر کے سمت ایکہزار تین سو سینتیس ۳۷ مین واقع ہوئے ماہ سدیا پنچمین کو کہ جب سلطان علاؤالدین خلجي نے ماد ہوپور اور چتوڑ وغیرہ

بڑی بڑی اس ملک کی قلعون کو فتح کیا تو فوج جرار راجستان مین دباو کے
واسطے چھوڑنا چاہیی سو بسبب کثرت چرائی کی ٹونک مین دو سو ضرب توپ کلان
منجملہ نو سو نواسی توپون کے جو لشکر مین تہین مع ادن کی بیلون کے ہمراہ فوج
جرار یہان بندوبست کل راجستان کی واسطے چہوڑکر دہلی کو روانہ ہوا تو بخانہ کے
بیلون کا داروغہ مہیس نام قوم آہیر گیندڑوال گونڈہ بلام پور کا رہنی والا کہ ڈیڑسو
روپیہ کا نوکر تہا بیلون کے خبرداری کو موضع بیندواس مین کہ بڑی چرائی ہے
رہا اوس مہیس کا بیٹا سیس مل اور اوسکا بیٹا بیجان مل اور اوسکا بیٹا مادہو
اور اوسکا بیٹا نایا اور اوسکا بیٹا روڑو پشت بہ پشت مہدواس مین ہوی اور
جب نایا روڑو کا باپ مرگیا تو روڑو کے مابولی نام ٹونکڑہی کی تہی اپنی بیٹی روڑو کو
لیکر ٹونک مین آگئی اور اپنی بہائی کانا کی پاس رہی لیکن یہہ کانا بڑا بہادر خونریز
تہا جو قافلے ادہر سے جاتی اونکو لوٹتا تہا لوگون نے اوسکی ظلم کے فریاد دہلی مین
ہمایون بادشاہ سے ظاہر کیے تب بادشاہ نے فوج اوسکی قتل کو آئی کانا خوف سے اپنی
گہربار کے ہمراہ مارواڑ کی ملک مین بہاگ گیا اور اوسکی بہن مع روڑو یہین رہ گئی
بادشاہی فوج نے جو شہر مین ان دو کی سوا کسی کو نہ دیکہا تو فقط لڑکے کو گرفتار
کرکے لی گئی اور دہلی کے محبس مین قید کردیا تو بولی روڑو کے ماہی پیچہی پیچہے
چلی گئی اور نو برس تک اپنی لڑکی کے رہائی مین پہرتی رہی آخر کو بادشاہ سے
ایک چہوکری سے کہ قوم گوجر کے تہی کیسر نام بہنا پانکلکر موافقت کی اوس کیسر نے

محل مین سفارش کیے تو حکم ہوا کہ کل سب قیدی انصاف کی واسطے دربار مین
آوین جب صبح ہوئی ہمایون انصاف کو تخت پر بیٹھی تو بوپے کو حکم دیا کہ تو اپنی
بیٹی کو قیدیون مین سی نکال کر لے جا چونکہ ہزارہا لوگ سال گئے قید کی واسطی بیچارے
تجاتی تہی روڑو کے باپو پے ایک ایک کو پاس جا کر دیکھنی لگے تقدیر آلہی سے جب
بولی کیے نظر ایک نوجوان پر پڑی تو بہ ہاتہون سے دود اور آنکہون سی آنسو نکل پڑے
اسنی دیکھی الفت سے معلوم کیا کہ یہی میرا بیٹا ہے اوسکو نکال لائی جب بادشاہ نی یہ ماجرا
سنا تو کمال متعجب ہوا اور رحمت شاہی کا دریا جوش مین آیا فرمایا بوپے سی کہ جو تیرے
آرزو ہو ظاہر کر اوسنی عرض کیے کہ جہان پناہ جب لونڈی اس دولت کو پہنچی کہ بادشاہ
عالم سے دربار مین باتین کین تو چاہتی ہون کہ ایک گاؤن کی آبادی کا حکم ہو اور
وہان کے چودہرات اور پٹیلاپے میری بیٹی کی واسطے ہو جاوی اور اوس ضلع
مین جو گاؤن پہلے پیپلو سے علاقہ تحصیل کا رکہتی ہین اونکی تحصیل اور مقدمات
میری نوآباد گاؤن مین ہوا کرین اور پیپلو سے صدر موقوف ہو کر وہان رہے
ہمایون بادشاہ نے اوسکی خوشی کی موافق اوسیوقت فرمان اس بات کا صوبہ
اجمیر کو لکھوا دیا کہ موافق خواہش بوپے کی کردی اور روڑو کو خلعت اور سند دیکر
رخصت کیا اوسنی یہان آکر بارہ مزرع کہ ٹونک کی طرح قریب آباد تہے
اون سبکو ویران کرکے اونکی سب آسامیونکو اپنی ہمراہ ٹونکہ میں بسایا اور یہ اپنی
طرف سے پرگنہ مین پٹیل و پٹواری مقرر کئے پہر تمام پرگنہ کی تحصیل یہان ہونی لگی

اوسوقت رقبہ خاص قصبہ کا پچیس ہزار بیگہ تہا لیکن پہر روڈو جی جو حبیب بادشاہی کے
سے چک بندی کیے تو ایک لاکہہ نوہی ہزار کا رقبہ مقرر کیا جب رفتہ رفتہ دہلی کے
سلطنت مین خلل آ ہی گیا تو طوائف الملوکی شروع ہوئی جی سنگہ سوائی ٹونک
پر قابض ہوا اور تمام بادشاہون کی جاگیرین دی ہوئی ضبط کر کے خالصہ کرلین
تو ہمایون بادشاہ کی وقت مین ٹونک کوتوالی تک بڑہا تہا کہ ایک دروازہ اوسوقت
کا کوتوالی سے ملا ہوا ابتک موجود ہی اور دوسری دروازہ کا کچہی مومنا منصور کے
کچہہ نشان باقی ہے اور تیسری کا میان بہادر محمد خان کی چوک کی پاس پہر جیپور
کے راجون کی وقت مین تیسری بار ٹونک کی آبادی پہر بڑہی اور اوس کے
تیسری شہر پناہ بنی جو فی الحال موجود ہے اخیر مین مادہو سنگہ راجہ جیپور نے
ٹونک راجہ ہولکر کو دی اور جب ہولکر دکن کو گیا تو جی پوریون نے ٹونک کو اوسکی لوگو
سے پہر چہین لیا ہولکر نی دوبارہ آکر قلعہ بہوم گڈہ سی تین مہینی تک لڑکر ٹہاکر ون سے
لیا پہر پیرو صاحب فرانسیس نے مہاراجہ سیندیہ کیطرف سی آکر ٹونک مین عمل کیا
اور یہین رہنی لگا جب پہر بوندیل کہنڈ سے راجہ ہولکر اور نواب امیر الدولہ بہادر
اسطرف پہری تو یہہ پیرو فرنگی ٹونک کو چہوڑ کر علی گڈہ کی قلعہ مین چلا گیا جب
نواب صاحب مرحوم اور مہاراجہ ہولکر کے درمیان ممالک مفتوحہ تقسیم ہوا تو مہاراجہ
ہولکر نے راجی واتا رام کے ہاتہہ مین سند ٹونک اور پڑاپہ کیے لکہوا کر دی ہی وے
اور چونکہ انگریزون سے بہی صلح ہوگئی تہی اسواسطی انگریز بہی اس بات پر راضی ہوئے

اور سنہ ایکہزار دوسو اکیس ہجری مین امیر الدولہ بہادر کا عمل ہوا اور اب تک اسی
خاندان مین ہی خداوند کریم اس ملک کو قیامت تک اسی خاندان عالیشان میں رکھے
سید امیر الدولہ بہادر نی قلعہ بہوم گڈہ کو بڑہا کر نئی سر سی بنوایا اور امیر گنج اور وزیر گنج
بسائی یہہ امیر الدولہ بڑی عقلمند اور دلاور تھی بزور شمشیر او متابعت تدبیر اس مرتبہ عالی
کو پہنچی عمر بھر کبھی ایسا حکم نہین دیا کہ جس سے کوئی ناراض یا رنجیدہ ہو اور کیسا ہی قصوروار
جب روبرو آکر عذر کرتا تو معاف کر دیا کرتی تھی لاکہون روپی للہ بانٹ دی کبھی اتنا
نرکہا کہ زکوۃ فرض آدکرین تعظیم علما اور سادات اور فقرا کی بی نہایت کیا کرتی تھے
اور اپنی آرایش بہت کم کرتے تھی اور فرمایا کرتے کہ مرد کی زیب و زینت ہتیار گھوڑا اور
دینداری و تقوی ہے عورتون کی سی کنگھی چوٹی سے سپاہیون کو کیا کام راجہ
ناگپور اور فوج حیدر آباد اور انگریزی سپاہ اور تمام راجون سے لڑے اور ہر جگہ اپنی
دلاوری اور بہادری اور مروت بتاتی رہے بڑے بڑی راجہ اون سے دبتی تھی ؎

حکایت

خلاصہ خاندان سیادت حضرت سید عبد الرحمن صاحب کہ قریب عزیزون مین جناب
ہدایت انتساب حضرت سید احمد صاحب مرحوم مغفور کے ہین ایک دن فرماتی تہی کہ نواب
امیر الدولہ امیر الملک محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم نے خود مجہسے اپنا یہہ حال
بیان کیا کہ میان صاحب مینی بہت چاہا کہ زکوۃ فرض ادا کرون باوجودیکہ
خداوند کریم نے لاکہون کروڑون روپی عنایت کیی مگر کبھی یہہ سعادت

نصیب ہوئی اہل حاجت جب سوال کرتے ہین تو جسے بن پڑی رہا ہین جاتا ایکبار زکوٰۃ کی روپی نیت سی بالا قلعہ مین ملینی پانچ ہزار روپی دفن کرا دیتے چند مہینی کے بعد ایک سید کی رخصت کی ضرورت ہوئی او سوقت کچھ بہم نہ پہنچا وہی دفینہ نکالکر دی دیا سخاوت کا یہہ حال تہا امور ریاست فقط توکل بر کرم الٰہی کے تہے اور مروت اور حلم اور تقوے اس رتبہ کا تہا

یا قاسم	حکایت	یا فتاح

ایکبار کسی شہر کی لڑائی مین ایک امیر کو پکڑ لاءی اور زر معاملہ لاکہہ روپی کا اوس سے مقرر کیا شب کو اوسکی بوڑہی مائی اگر نواب مرحوم سے کہا کہ ای امیر مین سیدانی ہون میرا بہی ایک بیٹا ہے اور زر اندال نہین یہہ نقد و زیور اور سامان پچیس ہزار کا ہے لیکن میری بیٹی کو رہا کرو امیر نے جب نام سیدانی کا سنا اور اوسکی یہہ عاجزی دیکہی تو وہ سب روپیہ معاف کیا اور اونکی لڑکی کو قید سے چہوڑ کر ہمراہ کر دیا اور کچہہ خرچ اپنی پاس سے زیادہ عنایت کیا اور یہہ حال تہا کہ جس سپاہی کا گہوڑہ تیار اور عمدہ ہتیار ہوتی تو اوس سے کمال راضی ہوتی اور جو کپڑی اچہی رکہتا اور آرام طلب ہوتا اوسکو اپنی ساتہہ نرکہتی اور ہمیشہ فرصت کے وقت تاریخین اگلی بادشاہون کے سنا کرتے کبہی قضا نفرماتے اونکی سننی سے کمال تجربہ لڑائیون کا اور تدبیر ملک داری کی حاصل ہوئی تہی عہد کے ایسی پوری تہے کہ جب سرکار انگریزی سے موافقت ہوئی تو کبہی کوئی کام اونکی خلاف مرضی کے ہونی دیا

اور قدیم حرم اور تاج محمد خان اور سید مسعود الدین مرحوم وغیرہ ہین اور بخشی
ہوتی کہ اور مقام شید علی ہوی کہیر بخشی کل ریاست
سے اگر گہوڑون کی آنگارہی
ابت حاجی اللہ بخش اور افسر کلان
واختلاط فرماتے کہ وہ بندہ ناخریدہ ہو
نا محمد عباد اللہ خان کو عامل
مقرر کر رکہا تہا اپنی اکثر اولاد کو قرآن شریف حفظ
ن خان کو کام عدالت شریعت
وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ تہی فرمایا کہ اوسمین خود روق
اون کے ثانی شاہجہان کہا چاہیی اور صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان اور
حافظ عبد الکریم خان وحافظ محمد جمال خان وحافظ محمد کمال خان وحافظ نجف بلند خان
واحمد علیخان وحافظ محمد جلال خان ومنیر خان وحافظ محمد اکرم خان واحمد یار خان
متخلص بارغبے اور یہہ سب صاحبزادی خلق ومروت مین ممتاز ہین سوا اکہہ قرآن مجید
اس امیر نے پند دی ہین اور اپنی ولی عہد صاحبزادہ وزیر الدولہ کو نصیحت فرمایا
کرتے تہی کہ کبہی تکبر اور بڑائی نکرنا ہماری واسطی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے ہمکو
لوگون کا امیر اور حاکم کیا ہے ہماری بڑائی داد رسے اور عدالت اور سخاوت ہی سے ہے
اور دانائی اس امیر کے اس مرتبہ تہے کہ جب کوئی نیا شخص نوکری کو آتا تو اوسکو
ایک نگاہ دیکہکر کہہ دیتی کہ یہہ شخص اس صفت کا ہی وہ ویسا ہی نکلتا اول مین نائب
غلام خان نام ساکن کنجپورہ کے تہی پہر رای دانا رام ہوی اور منشیخانہ مین پہر رای
پرشاد میر منشی ہوی اون کے بعد لبہا دن لعل کہ مصنف امیر نامہ قابہی کی جسمین

میر منشی ہوے اور درمیان حکام انگریزی کے نرنجن لعل پہلے وکیل بعہد محمد عمر خان
رامپوری ہوے اونکی رزیڈنٹی مین سید تفضل حسین خان اور سید ارشاد حسین خان
خیر آبادی اس عہدہ جلیلہ پر رہے اور منجملہ نامی امرا کے صالح محمد خان اور محمود خان
اور میان اکبر محمد خان کہ جنکی جانشین بہادر محمد خان ہین اور محمد منور خان اور داود
خان اور میان ہمت خان اور فتح محمد خان ہین اور نام عالمون اور علما اور اطبا کے
بسبب طول کے نہین لکھی عمر شریف امیر دریادل کی سات اوپر ساٹھ برس کے ہوئے
اور ایکہزار دوسو پچاس مین وفات پائی بعد وفات کی امرانی بڑی صاحبزادہ کو
جو ولیعہد تھے یعنی صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو مسند حکومت پر بیٹھایا اور
ستائیسوین تاریخ ماہ جمادی الاول کے تیس برس کے عمر مین مسندنشین ہوے یہ امیر
صفات رحم و کرم اور عدالت اور سخاوت اور دین داری مین یگانہ روزگار ہوے
علما اور سادات اور مشایخ اور قدیم لوگون سے خاطر اور تواضع زیادہ اپنی والد امجد
مرحوم سے کی انکی وقت مین افسر منشی خانہ کے حضرت سید حمید الدین صاحب
برادر کلان حضرت سید عبد الرحمن صاحب کے ہوے اور اون کی بعد مولوی علی احمد
اور پیر امین الدین اور نیابت مین مولانا حضرت سید حیدر علی صاحب اور منشی
ظہور علی اور صاحبزادہ احمد یار خان اور کار دیوانی مین شمبوناتھہ اور حاجی
شمس الدین احمد بعد ایک دوسری کے اس خدمت پر ممتاز رہے اہلکارون مین
صاحبزادہ وزیر محمد خان اور حضرت سید عبد الرحمن اور جناب حضرت سید زین العابدین

صاحب مرحوم اور تاج محمد خان اور سید مسعود الدین مرحوم وغیرہ ہین اور بخشی توشیخانہ اول لالہ چھیدی لعل تھے پہر شیخ خورشید علی ہوی پہر بخشی کل ریاست سید نور الہدی اس عالی خدمت پر مقرر ہوی اور میر عمارات حاجی اللہ بخش اور افسر کلان شاگرد پیشہ حاجی علی تھی اور اپنی بہائی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان کو عامل ٹونک کہ مقام صدر ہے فرمایا اور دوسری بہائی حافظ محمد جمال خان کو کام عدالت شریعت اطہر تفویض کیا اور ایک محکمہ مرافعہ کا موسوم بعدالت خاص فرمایا کہ اوسمین خود رونق افروز ہوکر فریادیونکا انصاف فرمایا کرتے تہی اور منتظم اس محکمہ کے مولوی سید انعام اللہ بریلوی کو کیا تہا اور ہر کام موافق حکم شریعت غرا کی کیا کرتے اور تمام امور مالی او ملکی مین عادت شریف یون تہی کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی تو دربار خاص مین اپنی دونون بہائیون کو صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان اور صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان تہی بلواکر اوس امر مین مشورت کرتی پہر دربار عام مین سب اہلکارون اور نائب اور دیوان کے روبرو صلاح اوسکی پوچہتی اور بعد کمال تحقیق جب ہر کوئی اپنی صلاح بیان کرتا تو تنہائی مین خود بدولت اپنی فکر صائب سے اوس بات کو تولتی پہر جو بات ان سب مرتبون مین بہتر معلوم ہوتی اوسکو دوبارہ دربار عام کرکے بعد دعا و شکر گذاری آلہی کی حکم اجرا کا فرماتی تہے مدت العمر کبہی کسی بات مین بی تامل اور بی مشورت حکم نہین دیا اسی کی برکت سے یہ نیک نامی اور ترقی ہوئی کہ عرب اور روم اور خراسان مین یہہ ریاست مشہور ہوگئے

رباعی لہ

اگر سپهر ندارد سر وفا با من
مرا چه شوق که با چرخ آشنا باشم
جهان بگشتم و هر کس بکام خود دیدم
همین بس است ازین پس با خدا باشم

خاتمة الطبع

منن فراوان و سپاس بی پایان بحضرت صانع بیمثال
و مبدع بیهمال مستحاب باد که حسب ارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب امین الدوله
وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر صولت جنگ
دام اقباله کتاب گلدستهٔ حرز تالیف مولوی سید احمد علی سحاب مع
قصائد دیگر مولوی ممدوح از اهتمام و خان والا شان
عالی جناب علیخان بقلم شکسته رقم احقر العباد
اصغر الافراد خاکسار محمد عبدالغفار خان
در مطبع محمدی محمد آباد عرف ٹونک
بتاریخ بست و هشتم ۲۸ ماه شوال سنه ۱۲۹۶ھ
قدسی روح افزای کتابید
انطباع گردید
بحمد الله [illegible]
حسن انجام گردید